خزینۃ الامثال

188997

(اُردو زبان کے ۲۳ سو امثال کا مجموعہ)

مؤلّفہٴ

جناب مولوی حافظ جلال الدین احمد جعفری

۸۹۱٫۴۳۸
ج

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188997

UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. U-2:/٨٩١٥٤٣٨ Accession No. ١٦٨٢٦

Author جلال الدین احمد جعفری

Title ضرب الامثال

This book should be returned on or before the date last marked below.

خزینۃ الامثال

مؤلفہ

جناب مولوی حافظ جلال الدین احمد جعفری

سابق مدرس گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج الہ آباد

جس میں ۲۳۰۰ اردو زبان کے امثال معہ سند

جمع کئے گئے ہیں

عبدالواسع جعفری کے اہتمام سے

مطبع انوار احمدی الہ آباد میں چھپی

قیمت فی جلد عہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الف ممدودہ

آب آب کر مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی - یہ مثل دیس کی بول چال کے خلاف بولنے والے کی نسبت طنز سے بولی جاتی ہے۔

نوٹ: - ایک بنیا کمائی کے واسطے کابل گیا۔ وہاں فارسی زبان سیکھی - گھر آیا بیمار پڑا نزع کے وقت پیاس کی شدت میں پانی مانگتا تھا - چونکہ فارسی بولنے کی عادت ہو گئی تھی پانی پانی کی جگہ آب آب کہتا تھا گھر والے نہ سمجھے یہاں تک کہ پیاسا مر گیا اور پانی سرہانے رکھا رہا اس کے مرنے کے بعد لوگوں کو معلوم ہوا کہ پانی کو فارسی میں آب کہتے ہیں اور یہ دوہے بنائے گئے - دوہا - کابل گئے بنیا سیکھے مغل کے بانی - آب آب کر مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی کابل گئے مغل بن آئے بھرے سونڈ بسانی - آب آب کر مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی -

آب آمد تیمم برخاست - اصل آیا تو فرع کی کیا حاجت رہی - اعلےٰ آیا تو ادنیٰ کی کیا ضرورت رہی - اور کبھی مذاق میں بغیر لحاظ اصلیت کے بھی بولتے ہیں -

آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست - جب پانی سر سے گزر گیا تو چاہے ہاتھ بھر اونچا ہو چاہے بانس بھر سب برابر ہے یعنی جب مصیبت یا بدنامی حد سے بڑھ گئی تو اب اسکا اتنا ہی رہنا یا اس سے بھی بڑھ جانا دونوں برابر ہے -

آب ندیدہ موزہ کشیدہ یا آب ندیدہ موزہ از پا کشیدہ - پانی یا کیچڑ کا کہیں نام نہیں اور لگے موزہ اتارنے۔ کسی آفت یا مشکل سے پہلے اس کی تدبیر اور اندیشے میں پڑنے کی جگہ بولتے ہیں -

آبرو جگ میں رہے تو بادشاہی جانیئے - عزت و حرمت دنیا میں رہے تو بادشاہی سمجھنا چاہیئے - یہ مثل آبرو کی کمال تعریف میں بولی جاتی ہے -

آ بلا گلے پڑ - جہاں کوئی جان بوجھ کر

جھگڑے میں پڑنا یا مصیبت میں پھنسنا
ہے وہاں بولتے ہیں ۔

آ بنی سر آپنے چھوڑ پرائی آس ۔ جب
اپنے اوپر مصیبت پڑے تو چاہیئے کہ انسان
خود اپنی تدبیر کرے دوسرے کا آسرا نہ
رکھے مثل میں آپنے الف ممدودہ سے ہے
مگر فصحا الف مقصورہ کے ساتھ بولتے ہیں ۔

آ رے سونٹے تیری باری کان چھوڑ
کنپٹی ماری ۔ کسی کام کے کرنے میں جب
بار بار ناکامی ہوتی ہے تو اس کی آخر تدبیر
کے وقت کہتے ہیں یہ مثل فصحا کے استعمال
میں نہیں ہے ۔

نوٹ ۔ مشہور ہے کہ شیخ چلی (ہندوستان
کے ظریفوں میں تھے) ماں کے کہنے سے
چار روٹیاں لیکر گھر سے کمانے کو نکلے ۔ جب
بھوک لگی تو ایک درخت کے نیچے بیٹھکر
کہنے لگے کہ ایک کھاؤں دو کھاؤں تین
کھاؤں یا چار کھاؤں ۔ اتفاقاً اس درخت
پر چار پریاں رہتی تھیں ۔ وہ سنکر بہت
پریشان ہوئیں اور سمجھیں کہ ہمارے
کھانے کا قصد ہے ۔ اُن میں سے ایک
گھبرا کر بولی کہ اے شیخ تو ہمارے کھانے کا
ارادہ نہ کر ۔ ہم تجھکو ایسا توا دیں کہ جب تو
اس سے روٹی مانگے وہ فوراً دے
شیخ چلی یہ سنکر نہایت خوش ہوئے اور
توا لیکر سرا میں آئے اور بھٹیاری سے اس کے
اوصاف بیان کر کے کہا کہ خبردار اس کو
بدلنا نہیں بھٹیاری نے امتحان کیا تو واقعی
بات صحیح تھی ۔ اُس نے بدل لیا ۔ شیخ چلی
بھٹیاری کے فریب سے غافل وہاں سے
اپنے گھر آئے اور ماں سے توے کے اوصاف
بیان کئے ماں نے امتحان کیا تو بالکل
خلاف پایا ۔ اُن کو بہت لعنت ملامت
کی شیخ چلی بہت پشیمان ہوئے اور پھر
چار روٹیاں لیکر اُسی درخت کے پاس
پہنچے اور اسی تدبیر اول سے ایک کڑاہی
پریوں سے حاصل کی لیکن اُن کی
بیوقوفی سے وہ کڑاہی بھی بھٹیاری کے
نیگ لگی اس مرتبہ بھی شیخ چلی امتحان کے
وقت اپنی ماں سے پشیمان ہوئے تیسری
مرتبہ پھر چار روٹیاں لیکر اُسی درخت
کے پاس پہنچے اور پریوں کو بہت دھمکا کر
کہا کہ تم نے مجھکو دو مرتبہ فریب دیا ہے
اب کے مرتبہ تمکو ضرور کھاؤں گا ۔ جب
پریوں نے بھٹیاری کا حال سنا تو تاڑ گئیں
کہ اُسی کا فساد ہے اس مرتبہ پریوں نے
اُن کو ایک رسی اور ایک سونٹا دیا اور کہا
کہ اس سرا میں پہلے رسی کو چھوڑ دینا اس کے
بعد سونٹے سے کہنا ۔ آ رے سونٹے تیری
باری کان چھوڑ کنپٹی ماری ۔ شیخ چلی

سرا میں پہونچے پہلے تو رسی کو چھوڑ دیا اس نے
بھٹیاری کو باندھ لیا۔ اس پر سونٹے سے
کہا۔ سونٹے نے مارنا شروع کیا بھٹیاری
جب پٹی تو بہت پریشان ہوئی۔ اور توا
کپڑا اپنی دیگ سمیت چلی سے پیچھا چھڑایا یہ
خوش خوش اپنے گھر آئے اور تمام عمر چین
سے گزاری اس وقت سے مشہور ہو کر یہ
جملہ مثل ہو گیا۔

آ بیل مجھے مار۔ یہ مثل وہاں بولی جاتی ہے
جہاں کوئی اپنے ہاتھوں آپ مصیبت میں
پڑے اور یوں بھی بولتے ہیں۔ آ بیل مجھے
بھکوس تو میں تجھے بھکوسوں۔

آپ آئے بھاگ آئے۔ آپ آئے ہمارے
دن پھرے نصیب جاگے۔

آپ بھلے اپنا گھر بھلا۔ جس مقام پر
لوگوں سے ملنے جلنے میں خرابیاں بیان کرکے
گھر میں بیٹھے رہنے کی تعریف کرتے ہیں وہاں
بولی جاتی ہے۔

آپ بھولے استاد کو لگائے۔ جب
کوئی لڑکا پڑھنے میں غلطی کرتا ہے کچھ کا کچھ
کہتا ہے تو عذر کرتا ہے کہ استاد نے مجھے
یوں ہی بتایا ہے۔ اس جگہ کہتے ہیں۔ اور اسی
محل پر فارسی کا یہ مصرع ہے (ع)
خود فراموشی کند تہمت نہد استاد را

آپ بیتی۔ اپنی سرگزشت۔ انشا ؎
جان صدقے اس پری کے جس نے انشا سے کہا
آپ بیتی کہہ کہانی کچھ کسی کی مت چلا
اور اپنی بیتی بھی کہتے ہیں۔ رنگین ؎
اپنی بیتی ہی کہا کرتی ہوں میں راتوں کو
دھیان قصے کا مجھے ہے نہ کہانی کی ہوس

آپ بیتی کہوں یا جگ بیتی
اپنی سرگزشت کہوں یا پرائی

آپ تو گرم کرکے شربت پلاتے ہیں
آپ کو آگ بھڑکا کر بجھانا خوب آتا ہے
آپ کو بھڑکا کر دیکھا کرنے کا خوب سلیقہ ہے
اس مثل میں گرم کرنا شربت سے علاقہ نہیں
رکھتا بلکہ شربت پینے والے سے متعلق ہے۔
ذوق ؎
لطف بوسہ نہ رہا ہم پہ ہوا جب تو گرم
شربتِ قند دیا کرتے ہیں پر آتشخو گرم

آپ خورادے آپ فرادے۔ وہ
شخص جو افلاس کی حالت میں امیرانہ ٹھاٹھ
بنا کر جی خوش کرے اس کی نسبت یہ مثل
بولی جاتی ہے مگر فصحا نہیں بولتے۔

نوٹ۔ مشہور ہے کہ ایک شہزادہ فلک زدہ
نے اپنے ہمراہ ہمیشہ آفتابہ سلفچی چاندنی
دسترخوان اور چنبہ اور ظروف اور بستر
استراحت لیکر سفر کیا جب منزل پر پہنچتے
تو فرماتے کوئی حاضر ہے آپ ہی جواب
دیتے صاحب عالم حاضر حکم دیتے کہ پلنگ

کسو خاصہ تیار کرو آپ ہی جواب دیتے بہت خوب
پلنگ کہو کسو۔ اور کھانا پکا کر دسترخوان بچھاتے
اور عرض کرتے صاحب عالم خاصہ نوش
فرمائیے اور خود ہی جواب دیتے اچھا۔ جب
کھانے سے فراغت کر کے ہاتھ دھونے
بیٹھتے تو کہتے کوئی حاضر ہے اور آپ ہی کہتے غریب
پرور حاضر پھر ہاتھ دھوتے اور کہتے کہ پان
لاؤ حقہ بھرو اور آپ ہی اس کی تعمیل کرتے
ان کی شان میں یہ فقرہ کسی نے کہا تھا
جب سے مشہور ہو گیا۔

آپ ڈال ہیں تو میں پات پات ہوں۔ یہ مثل وہاں بولی جاتی ہے جہاں
کسی کو یہ جتانا منظور ہوتا ہے کہ میں تم سے
زیادہ چالیا یا عقلمند ہوں۔ جانصاحب ؎

کیا ہوگا گل ہزار پھیلائے ہوا بہار
میں پات پات ہوں وہ اگر ڈال ڈال ہے

نوٹ۔ چونکہ درخت میں ڈالیاں کم ہوتی
ہیں اور پتیاں زیادہ اس خیال سے کہا جاتا
ہے کہ تمہاری فکر اگر درخت کی شاخوں تک
پہنچتی ہے تو میری فکر پتی پتی تک پہنچتی ہے
اور آپ کی جگہ تم اور وہ بھی بول سکتے ہیں
آپ کی تخصیص نہیں ہے۔

آپ ڈوبے تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈوبے۔ جب کوئی اپنے ساتھ دوسرے
کو مصیبت میں پھنسائے اس وقت یہ مثل
بولتے ہیں۔

نوٹ۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص دریا میں ڈوبتا
تھا آدمیوں کو کنارے پر دیکھ کر پکارنے لگا
یارو مجھے نکالو نہیں تو جگ ڈوبا۔ لوگوں
نے اسے دریا سے نکال کر پوچھا کہ بتاؤ
جہان کیونکر ڈوبتا۔ اس نے جواب میں
یہی فقرہ کہا۔ جب سے یہ مثل بن گئی۔

آپ راہ راہ دُم گھسیٹ گھسیٹ۔
اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو بظاہر
نیک ہو اور باطن میں بدی مکاری
عیاری سے باز نہ آئے۔

آپ زندہ جہان زندہ آپ مردہ جہان مردہ۔ اپنے ہی دم کا سارا کارخانہ
ہے جب اپنی آنکھ بند ہو گئی تو ہوا نہ ہوا
سب برابر ہے اور ظرافت کے طور پر
یوں بھی بولتے ہیں آپ زندم جہان زندم
آپ مردم جہان مردم۔

آپ سے آئے تو آنے دے۔
یہ مثل جہاں کسی کا مال بغیر اپنے قصد کے
ہاتھ لگے اور لینے والا طمع سے لینے کا ارادہ
کرے وہاں بولی جاتی ہے۔

نوٹ۔ مشہور ہے کہ کسی قاضی کے گھر
میں ہمسائے کی مرغی چلی آئی تھی۔ گھر
والوں نے ذبح کر کے پکائی جب قاضی
گھر میں آئے تو اس ماجرے کو سنکر

بہت گرمائے - بی بی بولیں اب تو قصور ہو گیا
کہو تو پھینک دوں مگر میرا گھی مسالا یوں نہیں
جائے گا - قاضی صاحب گھر کا نقصان
گوارا نہ کر سکے فرمایا ہم تو فقط شوربے سے
روٹی کھالیں گے بوٹی سے کچھ کام نہیں -
جب لونڈی نے پیالے میں شوربا انڈیلا
تو اس کے ساتھ بوٹیاں بھی آنے لگیں
اُس نے روکنے کا قصد کیا - قاضی صاحب
نے کہا او کمبخت آپ سے آتی ہیں تو آنے
دے بی بی بولیں صاحب مرغی بھی تو
آپ سے آئی تھی - اُنھوں نے کہا -
اس صورت میں تو مباح ہے -

آپ سے اچھا خدا - اپنی ذات سے
بہتر خدا ہے یہ مثل عورتیں اُس جگہ
بولتی ہیں جہاں یہ مقصود ہوتا ہے کہ
اپنی ذات سے زیادہ محبوب اور عزیز
سوا خدا کے کوئی نہیں -

آپ سے چار برساتیں میں نے زیادہ دیکھی ہیں - آپ نے آڑائیں ہم نے بھٹوں بھٹوں کھائیں -
یہ جملے وہاں بولے جاتے ہیں جہاں یہ
کہنا مقصود ہوتا ہے کہ میں آپ سے
زیادہ ان چالوں کو سمجھتا ہوں - میں
آپ سے زیادہ تجربہ کار ہوں -

آپ سے گیا جگ سے گیا - جو چیز
اپنے ہاتھ سے گئی وہ دنیا میں نہ رہی -

آپ سے ملے سو دودھ برابر - مانگے ملے سو پانی - یہ مثل طمع اور
سوال کی مذمت اور استغنا کی تعریف
میں بولی جاتی ہے - اصل میں یہ نانک
کا ایک دوہا یوں ہے " آپ سے ملے
سو دودھ برابر مانگ ملے سو پانی - کہیں نانک
وہ رکت برابر جس میں کھینچا تانی " اب
اول ٹکڑا اسکا زبانوں پر مثل کے طور پر
ہو گیا ہے -

آپ صوبیدار جورو جھونکے بھاڑ -
یہ مثل بے غیرت آدمی کے واسطے بولتے ہیں

آپ فضیحت اوروں کو نصیحت -
یہ اس جگہ بولتے ہیں جہاں کوئی آپ تو
برا کام کرے اور دوسرے کو مانع ہو یہ
مثل فارسی کی مثل "خود را فضیحت و
دیگراں را نصیحت" کا ترجمہ ہے -

آپ کاج مہا کاج - یہ مثل دو جگہ بولی
جاتی ہے اول جہاں اپنے کام میں دوسرے
سے کچھ خرابی واقع ہو - مطلب یہ ہوتا
ہے کہ اپنا کام جیسا اپنی ذات سے ہوتا
ہے ویسا دوسرے سے نہیں ہوتا -
دوسرے جہاں اپنے کام کو اوروں کے
کام پر ترجیح دیجائے اور اپنا کام مقدم
رکھا جائے -

آپ کا نوکر ہوں کچھ بینگنوں کا نوکر نہیں ہوں - امیروں کی خوشامد کرنے والے اور ہاں میں ہاں ملانے والے کی نسبت ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جہاں یہ کہنا مقصود ہو کہ آپ کے قول کی تائید اور خوشی سے مطلب ہے جھوٹ سچ سے کام نہیں -

آپ کھائے بلی کو بتائے - یہ مثل اُس کی نسبت کہتے ہیں جو خود کوئی قصور کرے اور الزام دوسرے پر رکھے -

آپ کے مُنہ کا اُگال ہمارے پیٹ کا آدھار - مالدار کی ادنیٰ توجہ سے مفلس کا بھلا ہو جاتا ہے -

آپ مُوئے تو جگ مُوا - خود مر گئے تو گویا تمام دنیا مر گئی - کسی بات سے کچھ غرض نہیں -

آپ میاں صوبہ دار گھر میں بیوی جھونکے بھاڑ - جہاں کوئی مفلسی کی حالت میں امیرانہ ٹھاٹھ بنائے اور شیخی بگھارے وہاں طنزاً بولتے ہیں -

آپ میاں منگتے باہر کھڑے درویش - یعنی جب خود ہی محتاج ہیں تو اوروں کو کیا دیں گے - فصحا منگتے کی جگہ مانگتے بولتے ہیں -

آپ ہارے بہو کو مارے - یہ مثل جب کوئی دوسرے پر الزام رکھ کر اپنی شرمندگی مٹاتا ہے تو بولی جاتی ہے -

آپ ہی مارے آپ ہی چلائے - یہ جملہ اس جگہ بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی پر خود ہی ظلم کرے اور خود ہی مظلومانہ فریاد کرے -

آپا تجے سو ہر کو بھجے - جو خود کو ترک کرے اور اپنے آپ کو مٹا دے - وہ خدا کی پوری پرستش کر سکتا ہے -

آپ ڈُوبن مُجھسی ہو - (عو) اپنے ساتھ دوسرے کو بھی بلا میں پھنسانے اور خرابی میں ڈالنے کی جگہ بولتے ہیں -

آتا تو سبھی بھلا تھوڑا بہت کچھ جاتا تو دہی بھلے دلدر اور دُکھ - آتی ہوئی چیز تھوڑی ہو یا بہت سب کا آنا اچھا اور جانے والی چیزوں میں دلدر اور دکھ کے سوا کسی کا جانا بھلا نہیں معلوم ہوتا -

آتا نہ چھوڑئے جاتے کا غم نہ کیجئے - جو چیز ملنے والی ہو اُسے چھوڑنا نہ چاہئے - جو ہاتھ سے جا رہی ہو اُس پر افسوس نہ کرنا چاہئے اس مثل کے ساتھ گلزار نسیم کا یہ شعر بھی پڑھ لینا چاہئے ؂

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجے
جاتا ہو تو اُس کا غم نہ کیجے

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجئے جاتا ہو تو اُسکا غم نہ کیجئے - ملتی ہوئی چیز کو نہ چھوڑئے اور جو کچھ جا رہا ہے اسکا افسوس نہ کیجئے -

آتے کا مُنھ دیکھتی تھی جاتے کی پیٹھ۔
یہ جملہ اکثر کسی کے سفر سے آنے کی بیتابی و انتظار ظاہر کرنے کے وقت عورتیں بولتی ہیں۔

آتے کو روکتے نہیں جاتے کو ٹوکتے نہیں۔
استغنا کے طور پر بولتے ہیں کہ جسکا جی چاہے آئے جسکا جی چاہے جائے۔

آتی ہے ہاتھی کے پاؤں جاتی ہے چیونٹی کے پاؤں۔
بیماری کی نسبت بولتے ہیں کہ آتی ہے تو آناً فاناً ہاتھی کی طرح اور جاتی ہے تو آہستہ آہستہ چیونٹی کی طرح۔ یعنی بیماری کے آنے اور ترقی کرنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی اور جاتی ہے اکثر رفتہ رفتہ۔

آ تماہیں پڑے تو پرتما کی سوجھے پیٹ کچھ بھرے تو عبادت کی طرف توجہ کرے۔

آٹا دال اُلو بھی ہے۔ جہاں اچھائیوں کے ساتھ کوئی بُرائی بھی ہو وہاں بولتے ہیں۔

نوٹ۔ ایک سپاہی کسی بنئے کا قرضدار تھا اور سبکدوشی کی کوئی صورت نہ نکلتی تھی ایک دن بیٹھے بیٹھے ذہن لڑ گیا اور ایک اُلو پکڑ کے اُس کو باز کی سی ٹوپی پہنائی اور ہاتھ پر بٹھا کے عمداً بنئے کے دوکان کی طرف سے نکلا بنئے نے جو دیکھا بلا کر پوچھا یہ کونسا جانور ہے۔ سپاہی نے کہا باز ہے اور اس کے اوصاف بیان کئے۔ بنیا لوٹ ہوگیا اور سب سے باز کی قیمت دریافت کرتا رہا۔ باز کی جو قیمت ہوتی ہے وہی سب نے بتائی۔ بنیا اپنی جورو سے صلاح کر کے دوسرے دن سپاہی کے دروازے پر تقاضے کو آپہنچا سپاہی نے کہا۔ ابھی روپیہ کہاں ہے۔ باز اگر بک جائے گا تو تمھارا قرض ادا کر دوں گا بنئے کو تو اُس باز ہی کا لینا منظور تھا بولا اگر روپیہ نہیں ہے تو باز ہی دیدو سپاہی جتنے کا قرضدار تھا اوس سے کچھ فاضل دام طے ہوئے۔ اپنا قرضہ مجرا کر کے جو فاضل نکلا بنئے نے سپاہی کو دیدیا اور باز لیکر گھر آیا۔ جورو نے اس کو جو دیکھا گالیاں دینے اور کہنے لگی کہ یہ تو اُلو ہے۔ نہایت ہی منحوس ہوتا ہے جاؤ ابھی پھیر آؤ بنئے نے بہت دوڑ دھوپ کی مگر سپاہی کا پتا کب ملتا ہے۔ مجبور ہو کر جورو اور خاوند کی صلاح سے وہ اُلو دوکان پر رکھا گیا کہ شاید کوئی بے وقوف اس کی بھی خریداری کرے اور اس وقت سے جو شخص دوکان پر آ کر پوچھتا کہ تمھاری دوکان پر کیا کیا ہے تو بنیا کہتا تھا۔ آٹا دال اُلو بھی ہے اس سے یہ فقرہ مشہور ہوگیا۔

آٹا بنٹر اُلو چاسنٹکا۔ جب مالدار مفلس ہوگیا تو خوشامد کرنے والے چلدئے۔

نوٹ۔ بوچا کنکٹے کو کہتے ہیں۔ یہاں کُتّے سے مراد ہے اس لئے کہ کُتّے کے اکثر کان کاٹ ڈالتے ہیں اور خوشامدیوں کو کُتّے

سے تشبیہ دی ہے۔

آٹا نہ باٹا مرغ کا سے پڑکا ٹا - مقدور یا سامان نہیں تھا تو یہ ہنگامہ کیوں برپا کیا۔

آٹا نہیں تو دلیا جب بھی ہو جائیگا تھوڑا بہت فائدہ ہو ہی رہے گا۔

آٹے کا چراغ گھر رکھوں تو چوہا کھائے باہر رکھوں تو کوّا لیجائے۔

یہ مثل عورتیں وہاں بولتی ہیں جہاں کسی بات میں ہر طرح اور ہر پہلو سے نقصان نظر آئے۔

آٹے کے ساتھ گھن نہ پس جائے

وہاں بولتے ہیں جہاں اعلیٰ کے ساتھ ادنیٰ کو نقصان پہنچے یا مجرم کے ساتھ بیخطا کے سزا پانے کا اندیشہ ہو - اور آٹے کی جگہ گیہوں بھی بولتے ہیں۔

آٹھ بار نو تیوہار - آرام طلبی اور عیش پسندی جب حد سے زیادہ ہو تو اس وقت کہتے ہیں۔ مقصود یہ ہوتا ہے کہ اب عیش و آرام کا شوق ایسا بڑھا ہوا ہے کہ زمانہ اور وقت اس کو کفایت نہیں کرتا - اس مثل میں بار کے معنی دن کے ہیں۔

آٹھ چولا ہے نو حقا نیسر بھی تھکم ٹھکا۔

جہاں سامان ضرورت سے بڑھکر ہو پھر بھی جھگڑا باقی رہے وہاں بولی جاتی ہے یہ عوام کی زبان پر ہے۔ فصحا کبھی استہزاءً بول جاتے ہیں۔

نوٹ - مشہور ہے کہ ایک جگہ آٹھ چولا ہے تھے اور نو حقے۔ پھر بھی ایک دوسرے سے حقہ لینے میں جھگڑتا تھا۔

آٹھ گاؤں کا چودھری اور بارہ گاؤں کا راوا پنے کام نہ آئے تو اپنی ایسی تیسی میں جاؤ - مطلب یہ ہے کہ کوئی کیسا ہی دولتمند یا امیر ہو جب اپنا کام اس سے نہ نکلے تو امارت سے کیا فائدہ - اسکا ہونا نہونا برابر ہے۔

آٹھوں گانٹھ کمیت - وہ کمیت گھوڑا جس کے آٹھوں جوڑ مضبوط ہوں - مجازاً شریر - حرامزادہ - عیبوں کا پتلا - اردو میں کمیت کا میم بہ تشدید بھی اس محاورے میں زبانوں پر ہے۔

نوٹ - گھوڑے کی مضبوطی چاروں ٹخنوں اور چاروں گھٹنوں سے سمجھی جاتی ہے اور کمیت گھوڑا مضبوط زیادہ ہوتا ہے - اس لئے اس کے معنی مضبوط اور چالاک کے ہو گئے ہیں۔

آجتک پڑے ہینگ ہگ رہے ہیں - اس مقام پر بولتے ہیں جب اپنے کئے کو کوئی بھگت رہا ہو اپنے کئے کی سزا پا رہا ہو - اور آجتک کی جگہ ابتک بھی بولتے ہیں - چونکہ اس مثل میں کریہ الفاظ بھی ہیں اس لئے فصحا اس کے استعمال سے

سمجھتے ہیں۔

آج سے کل نزدیک ہے - یعنی موجودہ دن سے آنے والا دن قریب ہے۔ اس لئے کہ ہر آن یہ موجودہ زمانہ بعید ہو جائے گا اور آئندہ زمانہ نزدیک۔ اسکا استعمال اس جگہ ہے جہاں کوئی آئندہ زمانے کو دور سمجھکر اچھے کاموں میں غفلت اور تساہل کرتا ہے۔

آج کرے گا کل پائے گا - یعنی زندگی میں جو کام برا بھلا کرے گا اس کی جزا سزا قیامت کے دن پائے گا۔ دردمند (رباعی)

جو کوئی کسی کو یار کلپائے گا
یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پائے گا۔
اس دار مکافات میں سن اے غافل۔ جو آج
کرے گا تو وہ کل پائے گا۔

آج کل تمہارے نام کمان چڑھتی ہے - کسی کی ترقی دولت اور منصب کے دور میں بولتے ہیں اور تمہارے جگہ کل ضمیروں کے ساتھ مستعمل ہے۔

نوٹ - اصل میں یہاں ناؤں ہے مگر صحا نام ہی بولتے ہیں۔

آج کیا جاتی دنیا دیکھی - جب کوئی دوست مدت کے بعد ملنے آئے یا التفات کرے تو یہ مثل کہتے ہیں۔ اسیر؎

نبض بیمار جو اے رشک مسیحا دیکھی
آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی

آج گئے نئے کل کے سیٹھ - یہ مثل اس جگہ بولتے ہیں جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ زمانے کا انقلاب ہوتا ہی رہتا ہے جو کل امیر تھا آج فقیر ہے جو آج غریب ہے ممکن ہے کہ کل امیر ہو جائے۔

آج کے تھپے آج ہی نہیں جلتے - یہ مثل اس جگہ بولتے ہیں جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ جس کام میں تدریج ضرور ہے وہ فوراً نہیں ہو سکتا آہستہ آہستہ ہو گا اس کے قریب قریب فارسی میں یہ مثل ہے۔ سگے آمدی کے پیر شدی

نوٹ - یعنی گیلے اپلے نہیں جلتے۔

آج ہے سو کل نہیں - یعنی روز بروز ابتری ہے زمانہ برا آتا جاتا ہے۔ اسیر؎

انقلاب دہر ظاہر ہے عیاں تغیر حال
آج جو ہے کل نہ تھا جو آج ہے وہ کل نہیں

آخر الدواء الکی - جہاں تنگ آ کے بنا چاری کسی دفع ضرر کے واسطے کوئی سخت تدبیر کرنی ہوتی ہے وہاں ذی علم اور اہل استعداد بولتے ہیں۔

آ دلدر کاندھے چڑھ بیٹھ - کاہل کے نسبت کہتے ہیں کہ نیز یہ تو وہ مثل ہے کہ آ دلدر کاندھے چڑھ بیٹھ۔ یعنی خود دلدر کو بلاتا ہے اس لئے کہ کاہلی ادبار

و نحوست کی نشانی ہے۔

آدم بآدم مے رسد۔ بہار عجم میں ہے کہ فارسی میں اُس جگہ بولتے ہیں جب کوئی مفلس ہوکر مالدار کے پاس جائے اور وہ اُس پر مہربانی کرے تو مفلس یہ مثل استعمال کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ شاید کل میں مقدور والا ہو جاؤں اور تم میرے پاس حاجت لیکر آؤ۔ مولف کہتا ہے کہ صاحب بہار عجم نے یہ معنی لکھکر سند میں شفیع اثر کا یہ شعر دیا ہے ؎

قہر زنگیں را بہر ناقابلے دیگر مخواں
بشت کن در دل اثر آدم بآدم میرسد

اس شعر سے محل استعمال جو صاحب بہار عجم لکھا ہے پیدا نہیں۔ اور اردو میں وہاں اس مثل کا استعمال ہے جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ آدمی آدمی ہی سے رجوع کرتا ہے۔ آدمی کا کام آدمی ہی سے نکلتا ہے۔ اور آدم بآدم میرسد کو بکوہ نا میرسد بھی فارسی میں مثل ہے جو خال خال اردو میں بھی مستعمل ہے اور محل استعمال ایک ہی ہے۔

آدم را گندم بہشت نہ سازد۔ یہ مثل وہاں بولتے ہیں جہاں کوئی نعمت کی قدر نہ کرے اور اس وجہ سے وہ نعمت اُس سے چھین لیجائے۔

آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر۔ سب آدمی یکساں نہیں ہوتے کوئی اچھا ہوتا ہے کوئی بُرا۔

آدمی اپنے مطلب کے لیئے پہاڑ کے پتھر ڈھوتا ہے۔ یہ مثل وہاں بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ آدمی اپنی غرض اور نفع کے لیئے کون سی مصیبت نہیں جھیلتا۔ کیا کچھ نہیں کرتا ہے۔

آدمی اپنے مطلب میں اندھا ہوتا ہے۔ آدمی کو اپنا مطلب حاصل کرنے میں بُرے بھلے کی تمیز نہیں ہوتی۔ چاہتا ہے کہ کچھ ہی ہو مگر مطلب حاصل ہو جائے۔

آدمی اناج کا کیڑا ہے۔ انسان کی زندگی کا مدار کھانے پر ہے۔

آدمیاں گم شدند ملک خدا خر گرفت۔ یہ اُس محل پر بولتے ہیں جب کوئی نالائق ذی اقتدار و صاحب اختیار ہو جاتا ہے۔

آدمی پانی کا بلبلا ہے۔ بے ثباتی جہان کی جگہ کہتے ہیں۔ یعنی جس طرح پانی کے بلبلے کو فنا ہوتے دیر نہیں ہوتی یہی حال آدمی کا ہے۔

آدمی پر جیسی پڑتی ہے ویسا سہتا ہے۔ غایت جفاکشی یا صبر و تحمل کی جگہ بولتے ہیں۔ یعنی انسان پر کیسی ہی

سخت مصیبت پڑے جھیل لیجاتا ہے۔ اسی جگہ فارسی بیتن ہے۔ بر سر فرزند آدم
ہر چہ آید بگذرد

آدمی پیٹ کا کتا ہے۔ رزق کے لئے آدمی نہیں معلوم کہاں کہاں دوڑتا پھرتا ہے۔ آدمی کو کھانے کو دئے جاؤ پھر جو کام چاہو اس سے لے لو۔

آدمی ٹھوکریں کھا کر سنبھلتا ہے۔ آدمی مصیبت اٹھا کر تجربہ کار ہوتا ہے۔ داغ

ـ پڑا ہوں سنگ راہ دوست بنکے دشمن میں
سنا ہے آدمی کچھ ٹھوکریں کھا کر سنبھلتا ہے

آدمی جانے بسنے سونا جانے کسے۔ اچھائی برائی بغیر امتحان کے نہیں معلوم ہوتی جیسے سونے کا کھرا کھوٹا ہونا کسوٹی پر کسنے سے معلوم ہوتا ہے اسی طرح آدمی کا نیک و بد ہونا صحبت اور یکجائی سے کھلتا ہے۔ اور اس مثل کو یوں بھی بولتے ہیں۔ سونا جانے کسے آدمی جانے بسے۔

آدمی را آدمیت لازم است۔ آدمی کو انسانیت ضرور ہے۔ یہ مصرع شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا ہے کثرت استعمال سے مثل ہو گیا ہے۔

آدمی کا آدمی ہی سے کام نکلتا ہے۔ دیکھو آدم با آدم میسر شد۔

آدمی کا شیطان آدمی ہے۔ آدمی کا بھکانے والا آدمی ہے۔ نیک آدمی کو بد آدمی کی صحبت بد کر دیتی ہے۔

آدمی کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہے۔ جب کوئی کسی سے کسی بات میں رجوع کرنے سے انکار کرتا ہے تو اس جگہ کہتے ہیں یعنی تمہارا انکار چل نہیں سکتا آدمی کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہے۔

آدمی کو ڈھائی گز زمین کافی ہے۔ جب کوئی عمارت بنانے کا ارادہ کرتا ہے اور ہوس ہوتی ہے کہ جہاں تک زمین ملے گھیرتے چلے جائے تو نصیحتاً یہ جملہ کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ جہاں قیامت تک رہنا ہے وہ انتہا ڈھائی گز زمین ہے۔ یعنی قبر کی زمین اس سے زیادہ نہیں ہوتی پھر اس حرص و ہوس سے کیا حاصل۔

آدمی کی قدر مرے پر ہوتی ہے۔ (اس جگہ آدمی سے مراد اچھا آدمی ہے) جس طرح ہر ایک نعمت کی قدر اس کے زائل ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ اسی طرح آدمی کی قدر بھی بعد مرنے کے ہوتی ہے بیشتر اس وقت کہتے ہیں جب کسی دنیا سے گزرے ہوئے کی اچھی بات یاد آتی ہے۔

آدمی کی کسوٹی معاملہ ہے۔ آدمی کے اچھے برے ہونے کا حال اس وقت کھلتا ہے جب اس سے کوئی معاملہ پڑے۔

آدمی نے کچا دودھ پیا ہے۔ انسان سے خطا ہو ہی جاتی ہے۔ جب کسی شخص سے اس کی شان کے خلاف کوئی بات ہو تو اس وقت اس کے عذر کے لئے یہ مثل بولی جاتی ہے۔ اور یوں بھی بولتے ہیں۔ آخر آدمی نے کچا دودھ پیا ہے۔

آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ اس مقام پر بولتے ہیں جب کوئی بات یا کام ایک طور پر اور ایک قاعدے اور انتظام کے ساتھ نہ ہو۔

آدھ پاؤ آٹا چوپال میں رسوئی۔ یہ مثل اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جس کو مقدور کم ہو اور شیخی بہت بگھارے۔

آدھے اساڑھ تو بجری کے بھی بُرے۔ چونکہ موسم گرما کی انتہا جیٹھ تک ہے۔ اور جیٹھ کے بعد اساڑھ برسات کا پہلا مہینہ ہے جب آدھا اساڑھ تک نہیں برستا تو گرمی کی شدت اور پانی برسنے کی آرزو میں یہ مثل کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب تو پانی نہ برسنے کی ایسی مصیبت ہے کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔

آدھی دنیا آباد آدھی ویران۔ کھیتی کے طور کمانے کی نسبت بولتے ہیں۔

آدھی رات اور گھر کا بروسنے والا۔ تا خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے محل پر یہ مثل بولتے ہیں۔ یعنی آدھی رات کا وقت اور اپنا آدمی حصہ بانٹنے والا پھر کیوں بھرپور فائدہ نہ ہو۔

آدھی رات کو جماہی آئے شام سے منہ پھیلائے۔ وہاں بولتے ہیں جب کوئی وقت سے بہت پہلے کسی کام کی تیاری کرے۔

آدھے قاضی قدوہ آدھے باوا آدم۔ جب کوئی اپنے آپ کو سب سے بڑھکر سمجھے اور بڑے حصے کا مستحق جانے وہاں بولتے ہیں۔

نوٹ۔ مشہور ہے کہ قاضی قدوہ کے نشتر یا چوراسی بیٹے تھے۔ اس واسطے مبالغے کے طور پر یہ کہتے ہیں کہ آدھے میں کل اولاد آدم اور آدھے میں قاضی قدوہ۔

آدھی کا ساجھی برابر کی چوٹ۔ چونکہ آدھے کا ساجھی مد مقابل ہوتا ہے اس واسطے جہاں کہیں مد مقابل کہنا ہوتا ہے وہاں یہ مثل بولی جاتی ہے۔

فقرہ۔ ہم اس سے کیوں دبنے لگے برابر کے شریک ہیں۔ سنا نہیں آدھے کے ساجھی برابر کی چوٹ۔

آدھی کو چھوڑ ساری کو دوڑے آدھی رہے نہ ساری۔ جو شخص موجودہ چیز کو چھوڑ کر اس سے زیادہ کو دوڑتا ہے وہ اتنی بھی ہاتھ سے کھو بیٹھتا ہے۔ مذمت حرص کی جگہ بولتے ہیں۔

آدھے گاؤں دیوالی آدھے گاؤں ہولی
اس جگہ بولتے ہیں جہاں کسی صفت یا کسی کیفیت میں تضاد ہو یا ایک جماعت میں بہت سے آدمی ایک رائے کی طرف ہوں اور بہت سے دوسری رائے کی طرف۔ اور آدھے گاؤں دوالی۔ آدھے گاؤں پھاگ بھی بولتے ہیں۔

آدھے ماگھے کملی کاندھے۔ مقولہ۔
نصف ماگھ سے سردی گھٹنے لگتی ہے اور دن کو سرمائی ناگوار ہوتی ہے۔ بیشتر مسافر غریب کملی جو اوڑھتے ہیں وہ اتار کے کاندھے پر ڈال لیتے ہیں۔ اسی بنا پر یہ کہاوت مشہور ہوگئی ہے۔

آرے سر پہ چل گئے تو بھی مدار ہی مدار۔
آفت اور مصیبت میں بھی اپنے اعتقاد اپنی بات پر مستقل رہنے کی جگہ یہ مثل بولتے ہیں۔
نوٹ - شیخ بدیع الدین مدار ایک ولی گزرے ہیں ان کے گروہ کے فقیر مدار مدار پکارتے ہیں۔

آرتی کے وقت سو گئے مال بھوگ کے وقت جاگ اٹھے۔ اس شخص کی نسبت یہ مثل کہتے ہیں جو اپنے مطلب کے وقت موجود ہو جائے اور کام کے وقت کنارے ہو جائے۔ فصحا۔ اس جگہ کام چور نوالے حاضر کہتے ہیں۔
نوٹ - آرتی ہندؤں میں اصل میں ایک میل کا گھی [illegible] کا چراغ ہوتا ہے جو مندر میں لوگ بتوں کے گرد پھیرتے ہیں۔ اب وہ بھجن بھی جو اس وقت گائے جاتے ہیں آرتی کہلانے لگے ہیں۔

آرے طرق دولت چالاکی ست
وحیثیتی سستی تو چھوڑنے اور چالاکی و حیثیتی اختیار کرنے کے لئے نصیحتاً یہ مصرع مثل کے طور پر مستعمل ہوگیا ہے۔

آزمودہ را آزمودن جہل است۔
جس کو ایک مرتبہ آزما چکے پھر اس کو بار بار آزمانا جہالت ہے۔

آس پرائی جوت کے وہ جیوت ہی مر جائے۔
پرایا بھروسا کرنا زندہ درگور ہونے کے برابر ہے۔ فصحا یوں کہیں گے "آس پرائی جوت کے وہ جیتا ہی مر جائے"۔

آس کا نام دنیا ہے۔
امید سے کارخانہ دنیا کا جاری ہے۔ فارسی میں اس کی جگہ یہ مثل ہے "دنیا بامید قائم است"۔

آسا جیئے نراسا مرے۔
امیدوار امید کے سہارے جیتا ہے اور مایوس مرتا ہے۔

آسا مرے نراسا جیئے۔
امیدوار کی زندگی صدمۂ انتظار سے تلخ ہوتی ہے۔ اس سے تو نومید اچھا کہ اس کو صدمۂ انتظار نہیں اٹھانا پڑتا۔

آسکی گھر اکنوں میں کہے ابھی کون اٹھے
آسکی گھر اکنوئیں میں کہے یہیں بھلے
سست اور کاہل کی مذمت کرنے کے وقت

طنزاً ان جملوں کا استعمال ہوتا ہے۔

آسمان پھاڑے تھگلی لگائے۔ بڑی عیار اور چالاک عورت کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ مکاری اور عیاری میں ایسی طاق ہے کہ آسمان پھاڑے تھگلی لگائے۔

آسمان دور ہے زمین سخت ہے۔ بے بسی کے مقام پر بولتے ہیں اور یوں بھی مستعمل ہے۔ زمین سخت ہے آسمان دور ہے۔ نواب مرزا شوق سے

پر میں اب اس کو کیا کروں کمبخت
آسماں دور ہے زمیں ہے سخت

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ جہاں سے کار برآری مشکل ہو وہاں سے کام نکل کے اس جگہ اٹک جائے جہاں پھنساوے کا گمان نہ ہو اس جگہ بولتے ہیں اور اب اس کی تخصیص نہیں رہی۔ عموماً ایک جگہ سے کام نکلکر دوسری جگہ اٹک جانے پر کہتے ہیں۔

آسمان کا تھوکا اپنے ہی منھ پر آتا ہے۔ پاک دامن بہتان اور طوفان سے بدنام نہیں ہوتا طوفان جوڑنے والا ہی رسوا ہوتا ہے بڑے کی اہانت چھوٹے کے لئے باعث ذلت ہے اور اعلیٰ کا مقابلہ ادنیٰ کے لئے سبب خفت۔ کیف سے

الحمد ہے نگہبان اُس کی آبرو کا
منھ پر پڑا اُسی کے جس نے فلک پہ تھوکا

آغا میر کی ذاتی سب سیکھی سکھائی۔ جو عورت سب گنوں پوری نہایت چالاک و عیار ہو اُس کی نسبت کہتے ہیں۔

آگ پھوس میں بیر ہے یعنی اجتماع ضدین ممکن نہیں جہاں جوان مرد اور جوان عورت ایک جگہ رہکر پاک نیتی کا اظہار کریں وہاں اکثر یہ مثل بولی جاتی ہے۔ اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسی صورت میں عصمت کہاں رہ سکتی ہے۔ اور یہ مثل مختلف صورتوں سے بولی جاتی ہے مثلاً آگ پھوس کا ساتھ کیسا۔ آگ پھوس کی دوستی کیسی۔ آگ پھوس ایک جگہ کب رہ سکتے ہیں۔

آگ جانے لہار جانے دھونکنے والے کی بلا جانے۔ جہاں کوئی کسی کے حکم سے کچھ کام کرتا ہے اور دوسرا شخص کارکن پر اعتراض کرتا ہے یا اُس میں نقصان بتاتا ہے تو اُس جگہ کارکن یہ مثل کہتا ہے۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ اچھائی بُرائی سے ہمیں کیا کام جو حکم ملا اُس کی تعمیل کی۔ نتیجہ جو ہو گا وہ کار فرما بھگتے گا۔

آگ کا جلا آگ سے اچھا ہوتا ہے۔ چونکہ آگ کے جلے کو سینکنا مفید ہوتا ہے اُس لئے یہ مثل وہاں بھی بولتے ہیں جہاں

یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ جس نے ایذا دی ہے
اُسی سے رجوع کرنا چاہئے - امیر ؎

داغِ غم اس دلِ سوزاں کا مداوا ہوگا
آگ کا ہے جو جلا آگ سے اچھا ہوگا

رشک ؎

سچ ہے کہ جلا آگ کا ہو آگ سے اچھا
آزار مٹے گا جو دل آزار ملے گا

آگ کو آگ مارتی ہے - شریر شریر ہی سے دبتا ہے -
فقرہ - شہدے کے ساتھ شہدپن ہی چاہئے -
آگ کو آگ ہی مارتی ہے -

آگ کھائے گا تو انگار سے ہگے گا - شراب خواری قمار بازی وغیرہ - بدکاریوں کے حق میں کہتے ہیں - یعنی جو برا کام کرے گا اسکا نتیجہ برا ہی ہوگا - بدی کا انجام بد ہے - جیسا کرے گا ویسا بھرے گا -

آگ کھائے منھ جلے اُدھار کھائے پیٹ - آگ سے زیادہ قرض سے ڈرنا چاہئے کہ اسکا ضرر زیادہ ہے -

آگ کہنے سے منھ نہیں جلتا - گُڑ کہنے سے منھ میٹھا نہیں ہوتا - فقط باتوں سے کام نہیں چلتا - جب تک اصل نہ ہو - اس لئے کہ آگ منھ میں لو گے یا گُڑ کھاؤ گے تو بیشک اثر ظاہر ہوگا - ایسے ہی خرچ کرنے کی جگہ وعدہ وعید سے کام نہیں ہوتا -

آگ کے آگے سب بھسم ہیں - آگ جس چیز کو پاتی ہے جلا دیتی ہے - اسکا استعمال بیشتر غصے کی حالت بیان کرنے میں ہوتا ہے - یعنی غصہ ایسی بد بلا ہے کہ اس حالت میں کچھ کسی بڑے بوڑھے کا بھی لحاظ نہیں رہتا -

آگ لگائے تماشا دیکھے - جہاں کوئی فتنہ و فساد برپا یا لڑائی جھگڑا پیدا کر کے خوش ہو وہاں بولی جاتی ہے -

آگ لگے پر پانی کہاں - یعنی غضب کے وقت مروت اور محبت غرض کے وقت حیا اور عزت نہیں رہتی ہے -

آگ لگے تو بجھے جل سے - جل میں لگے تو بجھے کہو کیسے - یہ مثل اکثر وہاں بولی جاتی ہے جہاں وہ شخص جس سے فریاد رسی کی امید ہو - ظلم کرے اور اسی کے قریب فارسی میں یہ مصرع ہے - ع -

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

آگ میں جو چیز پڑی وہ آگ ہے - یہ مثل تاثیر صحبت کے اظہار میں بولی جاتی ہے - ناسخ ؎

عشق جب کامل ہوا ہے عین حسن
آگ میں پڑ جائے جو شے آگ ہے

اس جگہ فارسی کی یہ مثل اُردو میں زیادہ مستعمل ہے۔ ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد۔

آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا۔ جہاں کسی اچھے بُرے کام میں کوئی اپنے بزرگ یا عزیز دوست کی پیروی کرتا ہے تو کہتے ہیں آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا یعنی اُن کے بزرگ ہی ایسا کرتے ہیں تو یہ کیوں نہ ایسا کریں۔

آگے بڑے کو شیر بھی نہیں کھاتا۔ تواضع اور انکسار بہت کام آتا ہے۔ زبردست کا غصہ دور کرتا ہے۔ متواضع کو زبردست ظالم بھی نہیں ستاتا۔

آگے پیچھے سب چل بسیں گے۔ یعنی ایک دن سب کو مرنا ہے۔ دنیا کی بے ثباتی کے بیان میں کہتے ہیں۔

آگے جاوے گھٹنے ٹوٹیں پیچھے دیکھے آنکھیں پھوٹیں۔ (عو) جہاں کسی کام کے کرنے میں بھی خرابی ہو اور نہ کرنے میں بھی اُس جگہ بولتی ہیں۔

آگے چلتے ہیں پیچھے کی خبر نہیں۔ جہاں کوئی ناعاقبت اندیش ظاہری نفع دیکھ کر کسی کام کا ارادہ کرے اور اُس میں انجام کو جو نقصانات ہوں اسکا خیال نہ رکھے۔ اُس جگہ یہ مثل کہتے ہیں۔

آگے دوڑ پیچھے چھوڑ۔ جہاں کوئی ایک کام کو ناتمام چھوڑ کے دوسرے کی طرف دوڑتا ہے وہاں یہ مثل بولی جاتی ہے۔

آگے کنواں پیچھے کھائی۔ دیکھو آگے جاوے گھٹنے ٹوٹیں پیچھے دیکھے آنکھیں پھوٹیں۔ مگر اس میں عورتوں کی بول چال کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

آگے کے دن پیچھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ جو کام وقت پر نہ ہو سکا اُس کے لئے افسوس کرنا بیفائدہ ہے۔ یہ اصل میں کبیر کا دوہا ہے کثرت استعمال سے مثل ہو گیا۔ اور کبھی صرف دوسرا مصرع کہا جاتا ہے۔

آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا۔ (عو) لاولد لاوارث کی نسبت بولتی ہیں جسکا کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ فقرہ۔ تم اُن کی طرح فضول خرچی پر کمر نہ باندھو اُن کا کیا ہے آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا۔

آگے ہاتھ پیچھے پات۔ اُس مفلس کی نسبت بولتے ہیں جسے ستر پوشی کے لئے کپڑا بھی میسر نہ ہو۔

آلا دے نوالا۔ وہاں بولتے ہیں جہاں کوئی دنی الطبع اعلیٰ درجے کو پہنچے۔ مگر فطرتی دنائت اُس کی نہ جائے۔

نوٹ۔ مشہور ہے کہ ایک حسینہ دختر

فقیر سے ایک بادشاہ نے شادی کی ۔ وہ باوجود
ثروت حسب عادت طاقوں میں روٹی کے ٹکڑے
الا دیے نوالا کہہ کر مانگتی تھی ۔ اس وقت سے
یہ مثل نکلی ۔

آم توڑو آم کھاؤ املی توڑو املی کھاؤ ۔
جو بوؤ گے وہی کاٹو گے ۔ یعنی جیسا کرو گے
ویسا پاؤ گے ۔

آم پھلے نیچو جلے ارنڈ پھلے اترائے ۔
شریف دولتمند ہو کر اور بھی منکسر المزاج ہو جاتا
ہے اور رذیل مالدار ہو کر سرکش اور مغرور
ہو جاتا ہے ۔

آم کھانے سے کام یا پیڑ گننے سے ۔
یعنی مطلب سے مطلب رکھو بیفائدہ
باتوں سے کیا کام ۔

آم کھائے پال کا خربوزہ کھائے ڈال کا پانی پیئے تال کا ۔ یہ جملے بطور
کلیئے کے ضرب المثل کی طرح زبانوں پر
ہیں ۔ یعنی آم پال کا اور خربوزہ تازہ ٹوٹا
ہوا ڈال کا اچھا ہوتا ہے اور پانی دریا کا
خوشگوار ہوتا ہے ۔

آم کے آم گٹھلی کے دام ۔ جس تجارت
یا جس کام میں ہر صورت سے نفع یا دوہرا
فائدہ ہو وہاں بولتے ہیں ۔ یعنی آم نفع میں
رہے اور گٹھلیاں دام دے گئیں ۔ مشہور

شعر

اس تجارت میں فائدہ ہے تمام
دام گٹھلی کے اور آم کے آم

آمدن بارادت و رفتن باجازت ۔
لفظی معنی ارادے سے آنا ۔ اجازت سے
جانا ۔ مطلب یہ کہ آنا اپنے ارادے سے ہوا
کرتا ہے ۔ اور رخصت ہونا دوسرے کی
مرضی پر موقوف ہے ۔ جب کوئی کہیں مہمان
جاتا ہے اور کوئی پوچھتا ہے کہ آپ وہاں
سے کب پھریں گے اور مہمان کو یہ کہنا ہوتا
ہے کہ میرا کیا اختیار ہے میزبان کی مرضی
اور رخصت دینے پر موقوف ہے تو وہ یہ
مثل زبان پر لاتا ہے ۔

آمدنی کے سر سہرا ہے ۔ کسی کے سر
سہرا ہونا دار و مدار ہونا کے معنوں میں اس
وجہ سے ہے کہ سہرا دولہا کے سر پر ہوتا ہے
اور برات کا مدار دولہا ہی پر ہے ۔ مثل کا
مطلب یہ ہے کہ آمدنی ہی سے سارا ٹھاٹھ
درست ہوتا ہے عیش و آرام کا مدار اسی پر
ہے ۔ آمدنی نہ ہو تو کچھ نہ ہو ۔

آملہ کا کھایا بزرگ کا فرمایا پیچھے معلوم ہوتا ہے ۔ یہ دونوں ابتدا میں
بدمزہ خلاف طبع معلوم ہوتے ہیں آخر
کو نتیجہ نیک ہوتا ہے ۔

آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے ۔
گھڑی بھر میں کچھ ہے گھڑی بھر میں کچھ ہے

متلون مزاج آدمی کی نسبت کہتے ہیں کہ اُن کے قول فعل کا کچھ اعتبار نہیں ہے آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے۔

آنا نہ پائی بڑی پاؤں گھسائی۔ یہ مثل اُس جگہ بولتے ہیں جہاں کچھ فائدہ نہ ہو بیکار دوڑ دھوپ اور محنت و مشقت کرنا پڑے۔

آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند۔ یہ مصرع زبانوں پر بہت ہے اور معنی سے محل استعمال ظاہر ہے کہ اغنیا غربا سے بسبب آسایش طلبی اور تکلفات کے زیادہ حاجتمند ہوتے ہیں۔ غربا جو کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے ہیں اغنیا اُس میں بھی اوروں کے محتاج ہوتے ہیں۔

آنت بھاری تو ماتھ بھاری۔ یعنی معدے کے فساد سے درد سر (ماتھا) ہوتا ہے۔ پیٹ کے بگاڑ سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔

آنچہ مادر کار داریم اکثرش در کار نیست۔ یعنی اکثر چیزیں بیفائدہ فضول بے ضرورت ہیں بغیر اُن کے گزر ہو سکتی ہے۔

آں دفتر را گاؤ خورد۔ یہ مثل اس جگہ بولتے ہیں جب کسی ایسی چیز کا ذکر کرتے ہیں جسکا نام و نشان نہ باقی رہا ہو اور پورا فقرہ بھی کہتے ہیں جیسا اس مثال سے ظاہر ہے۔ قصہ تھا جلال الدین اکبر کے حالات لکھنے کا کہ امیر تیمور تک کا نام و نشان مٹ گیا آں دفتر را گاؤ خورد و گاؤ را قصاب برد و قصاب در راہ مرد (خود ہندی)۔

آندھی آئے بیٹھ جائے مینہ آئے بھاگ جائے۔ یعنی تھوڑی سی مصیبت جس کو جھیل سکے اُس کو جھیل لے اور زیادہ ہو تو الگ ہو جائے۔

آندھی آئے یا مینہ بڑھیا بیٹھی رہے نڑ رہے۔ یہ مثل وہاں بولتے ہیں جہاں کوئی شخص اپنی عادت اپنے کام سے کسی حال میں باز نہ رہے۔

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔ جسکا معاملہ ٹھیک ٹھیک ہے اور کچھ دغا فریب نہیں اُس کو مواخذہ کا کیا خوف ہے۔

آنسو ایک نہیں کلیجا ٹوک ٹوک۔ یہ مثل اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کسی رنج و غم کو زبان سے بہت کچھ ظاہر کرے مگر کسی قسم کا اثر نہ پایا جائے۔

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند۔ یہ مصرع بھی قریب قریب ضرب المثل کے ہو گیا ہے۔ اکثر گزری ہوئی صحبتوں کو حسرت سے یاد کرنے کے وقت پڑھتے ہیں۔

آنکس کہ بداند و بداند کہ نداند۔ اسپ

طلب خویش بافلاک جهاند- باوجود علم کے جو اپنے آپ کو نادان سمجھتا ہے اُس کو تلاش اور جستجو رہے گی اور اُسکا علم خواہ مخواہ بڑھے گا-

آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند-
اسپ خرد کی لنگ بمنزل برساند-

جب کسی نے اپنے کو عالم سمجھ لیا تو تلاش نہ رہی جو پڑھ لیا سو پڑھ لیا ترقی آئندہ نہ ہوگی-

آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند-
در جہل مرکب ابدالدہر بماند-

جب کوئی جاہل ہو کر عالم بنتا ہے تو ہمیشہ جاہل ہی رہتا ہے-

آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ- آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل- جو چیز آنکھ سے آڑ میں ہے یعنی جو چیز آنکھ کے سامنے نہیں ہے وہ اگر قریب بھی ہو تو دور ہے-

آنکھ ایک نہیں کجلوٹیاں نو نو- بدصورت کو جب آرائش کا شوق بہت ہوتا ہے تو اس کی نسبت یہ مثل کہی جاتی ہے-

آنکھ بچی مال دوستوں کا- ذرا نظر چوکی یار لوگوں نے چیز اُڑا لی- یہ مثل ذرا سی چوک میں مال تلف ہو جانے کی جگہ بولتے ہیں کبھی مال تلف ہو جانے کے بعد اور کبھی آگاہ کر دینے کے وقت کہ ذرا ہوشیار رہنا- یہاں کا یہ حال ہے کہ آنکھ بچی مال دوستوں کا- ناصر؎

کچھ انقلاب سے دنیا کا اب یہ حال ہوا
ذرا جو آنکھ بچی دوستوں کا مال ہوا

آنکھ پھڑکے بائیں بیر ملے یا سائیں
آنکھ پھڑکے دہنی ماں ملے یا بہنی-

مشہور ہے کہ عورت کی بائیں آنکھ اور مرد کی داہنی آنکھ پھڑکتی ہے تو کسی عزیز یا دوست سے ملاقات ہونے کا شگون لیا جاتا ہے-

آنکھ پھوٹی پیر گئی- یعنی درد کا صدمہ اُٹھانے سے اندھا ہونا اچھا- یہ مثل وہاں بولتے ہیں جہاں یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ بلا سے نقصان ہوا تو ہوا مگر جھگڑا تو مٹ گیا- میر؎

اس ستانے سے دے تو صاف جواب
آنکھ پھوٹی بلا سے پیر گئی

آنکھ پھوٹے گی تو بھوں سے دیکھیں گے- یہ مثل وہاں بولتے ہیں جہاں یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ جو چیز جس بات کے لئے موضوع ہے وہ کام اُسی سے نکلتا ہے-

آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا اُس شخص کو کہتے ہیں جو بے سوچے سمجھے روپیہ پیسہ خرچ کرے-

آنکھ کی بدی بھوں کے آگے

یا آنکھ کی برائی بھوؤں سے۔ عزیز
دوست کی برائی عزیز دوست کے سامنے
بیخود ؎
یہ مثل وہ ہے بدی آنکھ کی بھوؤں کے آگے
مجھ سے کرتی ہیں شکایت تری اے یار آنکھیں
خلیل ؎
آسماں سے یار کا شکوہ کبھی اے دل نہ کر
آنکھ کا بھوؤں سے گلہ ایسی خطا اچھی نہیں
آنکھ لجائی دھی پرائی۔ یہ مثل وہاں
بولتے ہیں جب کہیں سے نسبت آنے کے
وقت لڑکی کے وارث اور عزیز لڑکے کے
عزیزوں کے سامنے شرم سے سر جھکا لیتے
ہیں جس سے رضامندی ظاہر ہوتی ہے۔
آنکھ مندی اندھیرا پاک۔ آنکھ بند
ہوتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہے یعنی زندگی
ہی تک یہ ساری باتیں ہیں۔ مرنے کے
بعد دنیا اندھیر اور ہیچ ہے۔ میر ؎
مند گئی آنکھ ہے اندھیرا پاک
روشنی ہے سو یاں مرے دم سے
مصحفی ؎
زندگی کے بعد سب کچھ خاک ہے
مند گئی جب آنکھ اندھیرا پاک ہے
آنکھ میں آنسو نہیں اور کلیجا
ٹوک ٹوک۔ یعنی ظاہر میں بہت کچھ
رنج اور افسوس ہے اور دل پر ذرا اثر نہیں

آنکھ میں تھی شرم دل کی تھی نرم۔
یہ مثل عورتیں وہاں بولتی ہیں جہاں
مروت سے نہ ماننے والی بات کوئی مان لے۔
آنکھ میں شرم ہو تو جہاز سے
بھاری ہے۔ شرم و حیا سے بہت
وقار ہوتا ہے۔ میر ؎
ہو شرم آنکھ میں تو بھاری جہاز سے ہے
مت کر کے شوخ چشمی آشوب سا اٹھاؤ
ناصر ؎
طوفان جوڑنے سے کسی کے نہ ہو سبک
بھاری جہاز سے ہے جو آنکھوں میں شرم ہے
آنکھ میں میل ہے اور اس میں
میل نہیں۔ کسی چیز کی صفائی کی
تعریف میں مبالغے کے طور پر کہتے ہیں۔
آنکھ نہ دیدہ کاڑھے کشیدہ۔ (عو)۔
سلیقہ کچھ بھی نہیں حوصلے بہت کچھ۔
لیاقت کچھ نہیں دعوے بڑے بڑے۔
آنکھ نہ ناک بنّو چاند سی۔ یہ مثل طنز
سے عورتیں اس کی نسبت بولتی ہیں جو
بدصورت ہو اور آپ کو خوبصورت جانے۔
آنکھ نہیں جس کی ساکھ نہیں اس کی۔
آنکھوں کے لحاظ سے عزت ہوتی ہے۔
آنکھوں پر پلکوں کا بوجھ نہیں ہوتا۔
یعنی جس سے محبت ہوتی ہے وہ دل پر
گراں نہیں گزرتا۔ ہندی (آغا بیجو صاحب)

سہ
چشم دلکو ہیں خار غم مرغوب
کب ہوا آنکھوں پہ بوجھ پلکوں کا

سہ
قدم رکھے بے تکلف نازنیں آنکھوں پہ نکہت کی
سر مو چشم پر ہوتا نہیں ہے بار مژگاں کا

آنکھوں دیکھا پھٹ پڑا کہ میں کانوں سنا ۔ (یا آنکھوں دیکھا پھٹ پڑا مجھے کانوں سننے دے) یہ مثل عورتیں وہاں بولتی ہیں جہاں کوئی ہٹ دھرمی سے سچے کو جھوٹا بنائے اور اس کی دیکھی ہوئی بات سے اپنی سنی ہوئی بات کو ترجیح دے ۔

آنکھوں دیکھا سو جاتا کانوں سنا نہ ماتا ۔ یہ مثل عورتیں وہاں بولتی ہیں جہاں سنی ہوئی بات پر دیکھی ہوئی بات کی ترجیح مقصود ہوتی ہے ۔ یعنی انسان جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھے اس پر یقین لائے سنی سنائی بات کا کیا اعتبار ۔

آنکھوں دیکھتے (یا آنکھوں دیکھے) مکھی نہیں نگلی جاتی ۔ یہ مثل عورتیں وہاں بولتی ہیں جہاں یہ کہنا منظور ہو کہ جان بوجھ کر کسی مصیبت میں نہیں پڑا جاتا ۔ اور بیشتر اولاد کی نسبت سے انکار کے وقت کہتے ہیں جب فریق ثانی میں کھلا ہوا کوئی عیب ہوتا ہے ۔

آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک ۔ اصل میں یہ عورتوں کی زبان ہے ۔ چشم ما روشن دل ماشاد کی جگہ بولتی ہیں ۔ یعنی بہت خوشی سے منظور ہے ہماری عین راحت ہے ۔

فقرہ ۔ تو اتم جم جم آؤ تمھارا آنا میری آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک ۔

آنکھوں کا دیکھا جانے دے پچھلے مانس کا کہنا مان لے ۔ یہ مثل بطور نصیحت بولی جاتی ہے ۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ تجربہ کار کی بات پر عمل کرنا بہت ہی ضرور ہے ۔ حتے کہ اپنی آنکھ سے دیکھے ہوئے پر بھی اس کی بات کو ترجیح دینا چاہیئے ۔

آنکھوں کے آگے پلکوں کی برائی ۔ دیکھوں آنکھ کی بدی بھوں کے آگے ۔

نکہت سہ
یار کی یارو بیاں تم بیوفائی مت کرو
روبرو آنکھوں کے پلکوں کی برائی مت کرو

ہندی (آغا ہجو صاحب) سہ
تیر جاناں جو لگا دل میں نہ کرنا شکوہ
آگے آنکھوں کے نہیں کرتے بدی پلکوں کی

آنکھوں کے آگے ناک سوجھے کیا خاک ۔ یہ مثل طنز سے اس کی نسبت بولی جاتی ہے جسے سامنے کی چیز نہ سوجھے ۔

ناسخ سہ
ہے عیاں جلوہ خدا کا ان بتان ہند میں
سوجھے کیا زاہد تجھے آنکھوں کے آگے ناک ہے

آنکھوں کے اندھے نام شیخ روشن۔
دیکھو آنکھوں کے اندھے نام نین سُکھ۔

آنکھوں کے اندھے نام نین سُکھ۔
جو نادان دانا بنے اُس کی نسبت یہ مثل کہتے ہیں۔ اور اُس کی نسبت بھی کہتے ہیں جو ایسی صفت سے مشہور ہو کہ اس میں پائی نہ جائے۔ اس کی قریب قریب فارسی کی یہ مثل ہے۔ ع۔ برعکس نہند نام زنگی کافور
جانصاحب ؎

آنکھوں کی اندھی ہے وہ شل نام نین سُکھ
نرگس کو دن کو اونٹ بھی آتا نہیں نظر

ہندی (آغا حجو صاحب) ؎

اچھی پوشاک کو وہ کیا جانیں
نین سُکھ نام اندھے آنکھوں کے

آنکھوں کی سوئیاں نکالنی رہ گئی ہیں۔
یہ مثل اس جگہ بولتے ہیں جہاں کسی کام میں بہت کچھ محنت و مشقت ہو چکے۔ داغ ؎

جو مُندھیں آنکھیں تو پلکیں بھی کوئی پل کی ہیں
رہی ہیں بس یہی آنکھوں کی سوئیاں باقی

نوٹ۔ اس مثل کے نسبت ایک کہانی مشہور ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ کسی عورت نے ایک شخص کو دیکھا کہ مردہ سا پڑا ہے اور تمام بدن میں سوئیاں چبھی ہوئی ہیں سمجھی کہ کسی نے اس پر جادو کیا ہے۔ اس لئے کہ بقول مشہور ایک قسم کے جادو میں سوئیاں چبھوتے ہیں۔ وہ سوئیاں نکالنے لگی۔ سارے بدن کی سوئیاں نکال لیں صرف آنکھوں کی باقی رہ گئی تھیں کہ ایک عورت وہاں اور آ گئی اس نے اُس سے کہا کہ اب آنکھوں کی سوئیاں نکالنی باقی ہیں تو یہاں ٹھہری رہ میں ابھی آتی ہوں یہ کہکر وہ کسی ضرورت کو گئی اس عورت نے اس کے آنکھوں کی سوئیاں نکال لیں اور وہ شخص سحر سے نجات پا کر اُٹھ بیٹھا اور محبت اور ہمدردی اسی کی ثابت ہوئی جس نے آنکھوں کی سوئیاں نکالیں تھیں۔

آنکھوں میں شرم نہ ہو تو ڈھیلے اچھے۔
یہ مثل بیحیائی پر ملامت کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔ ناسخ ؎

حلم اگر دل میں نہ ہووے کہیں بہتر پتھر
ڈھیلے اچھے ہیں حیا ہو نہ اگر آنکھوں میں

آنکھیں پھیرے توتے کی سی۔ باتیں کرے مینا کی سی۔
یہ مثل اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو دراصل ہو تو بیمروت اور ظاہر داری سے لگاوٹ کی باتیں کرے۔

آنکھیں ہوئیں چار دل میں آیا پیار۔

آنکھیں ہوئیں اوٹ دل میں آئی کھوٹ۔

یہ مثل وہاں کہتے ہیں جہاں کوئی سامنے محبت ظاہر کرے اور پیٹھ پیچھے کچھ اسکا اثر نہ ہو۔

رنگین ؎

جہاں ہوتی ہیں آنکھیں چار باہم
تو آجاتا ہے دل میں پیار باہم
پھر ایک ذرہ جو آنکھیں ہو گئیں اوٹ
تو آجاتی ہے دل میں وہیں کھوٹ

آؤ بوا لڑیں۔ لڑے ہماری بلا۔ جب کوئی چھیڑ کر لڑنا چاہے تو عورتیں کہتی ہیں کہ یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک نے کہا آؤ بوا لڑیں دوسری نے جواب دیا۔ لڑے ہماری بلا۔ اُس پر جھگڑا بڑھا اور لڑائی ہونے لگی۔ بوا کی جگہ خالہ اور بہن بھی بولتی ہیں۔

آؤ پڑوسن گھر کا بھی لیجاؤ۔ کسی نفع کی اُمید پر اپنی گرہ سے بھی کچھ کھو بیٹھنے اور فائدے کی امید پر نقصان اُٹھانے کی جگہ عورتیں بولتی ہیں۔

آؤ پڑوسن لڑیں۔ زبردستی اور بے سبب لڑنے جھگڑنے کے محل پر عورتیں بولتی ہیں کہ یہ وہی مثل ہے آ پڑوسن لڑیں۔

آؤ بیر گھر کا بھی لیجاؤ۔ دیکھو آؤ پڑوسن گھر کا بھی لیجاؤ۔ مگر اس جگہ عورتوں کی بول چال کی تخصیص نہیں ہے۔

آؤ جاؤ گھر تمھارا کھانا مانگے دشمن ہمارا۔ بخیل کی نسبت کہتے ہیں اور اس جگہ فارسی کا شعر مستعمل ہے۔ ؎

گر جان طلبد مضایقہ نیست
زر مے طلبد سخن درنیست

آوے کا آوا خراب۔ پورا خاندان یا جتھے کا جتھا خراب ہے۔ جب کسی گھر میں یا کسی صحبت کے بہت سے لوگ کسی بُرائی میں مبتلا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آوے کا آوا خراب ہے۔ آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے۔

آوے میں ناند کھو گئی۔ ناند چونکہ ایک بڑی چیز ہوتی ہے رکابی پیالی کے مثل نہیں ہوتی لہذا یہ مثل اُس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی صریح خیانت کرے اور تاویلات سے چاہے کہ الزام اپنے سر سے دفع ہو یعنی کہا جاتا ہے کہ بھلا یہ کہیں ہو سکتا ہے کہ اس عذر کو کوئی مان لے یہ تو وہی مثل ہوئی کہ آوے میں ناند کھو گئی۔

آیا بندہ آئی روزی گیا بندہ گئی روزی۔ یعنی رزق ہر شخص کا اُس کے ساتھ ہے۔ جس گھر میں جتنے لوگ ہیں۔ پروردگار نے رزق بھی اتنا ہی اُتارا ہے اور آدمیوں کی کمی بیشی کے ساتھ رزق کی بھی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

نوٹ۔ افواہ ہے کہ ایک بادشاہ نے

خزانہ بڑھانے کے خیال میں تخفیف شروع کر دی اُسی دن رات کو خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ خزانے سے توڑے اُٹھائے لئے جاتے ہیں پوچھا کہ یہ روپیہ تم لوگ کیوں اور کہاں لئے جاتے ہو جواب دیا کہ جہاں ملازمان تخفیف شدہ جائیں اب جس جگہ وہ لوگ جائیں گے اُن کا رزق وہاں اُن کو پہنچایا جائے گا۔ بادشاہ نے صبح اُٹھتے ہی تخفیف موقوف کر دی۔

آیا رمضان بھاگا شیطان۔ چونکہ روزے کی حالت میں نفس مضمحل ہو جاتا ہے اور شرارت سے باز رہتا ہے اس واسطے اس مثل کا وہاں استعمال کرتے ہیں جہاں کسی عمدہ اور نیک آدمی کے آنے سے بد اور شریر اُٹھنے لگتا ہے اور بیشتر مذاق سے جب کسی بے تکلف دوست کے آنے پر دوسرا صحبت سے اُٹھتا ہے تو کہتے ہیں۔

آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا۔ (عو) غافل اور بے فکر عورت کی نسبت بولتی ہیں کہ چیز ضائع اور برباد ہوگئی مگر اس کو کچھ خبر نہیں اپنے حال میں مست ہے

نوٹ۔ نقل ہے کہ حضرت امیر خسرو ایک روز کہیں جاتے تھے راہ میں پیاسے ہوئے ایک کنوئیں پر پنہاریوں کو پانی بھرتے دیکھا اُن کے پاس گئے اور اُن سے پانی مانگا اُن میں سے ایک اُنھیں پہچانتی تھی اس لئے ساتھ والیوں سے کہا یہ خسرو ہے جس کے گیت سب گاتے ہیں پھر آپس میں صلاح کر کے اُن سے ایک نے کہا کہ ایسی انمل کہہ دے جس میں کھیر کا ذکر ہو تو پانی پلاؤں۔ دوسری نے چرخے کو کہا۔ تیسری نے ڈھول کو۔ چوتھی نے کتے کو اُنھوں نے یہ انمل کہہ دی۔

کھیر پکائی جتن سے چرخا دیا جلا
آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا

یہ آخر مصرع اپنے معنی کی مناسبت سے مثل کی طرح مشہور ہو گیا۔

آئے بیر بھاگے پیر۔ یعنی بدوں سے نیک ہمیشہ الگ رہتے ہیں اور ان کی صحبت سے پرہیز کرتے ہیں۔

آئے پیر بھاگے بیر۔ یعنی نیکوں کے سامنے بدوں کی کچھ نہیں چلتی ہمیشہ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

آئی تو رمائی نہیں تو خالی چارپائی۔ بدچلن اور اوباش لوگ بولتے ہیں معنی ظاہر ہیں

نوٹ۔ رمانا مزے اڑانا۔ استعمال میں لانا۔

آئی تو روزی نہیں تو روزہ۔

آیا تو نوش نہیں تو فراموش۔

یہ مثلیں متوکل اور صابر کی نسبت بولی جاتی ہیں یعنی توکل برگزیدگان ہے کچھ

مل گیا تو کھا پی لیا نہیں تو صبر و شکر کئے بیٹھے رہے۔

آئے تھے ہر بھجنے کو اور اوٹنے لگے کپاس ۔ یہ مثل اس محل پر بولتے ہیں کہ آدمی قصد تو کسی اچھے کام کا کرے اور ہو کوئی ذلیل سا واہیات کام کرنے لگے۔

آئے کی خوشی نہ جائے کا غم۔ بے پروائی اور استغنا کے محل پر بولتے ہیں یعنی نہ کسی چیز کے حاصل ہونے کی خوشی ہوتی ہے نہ کسی چیز کے جاتے رہنے کا ملال ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسی بے حقیقت اور حقیر چیز کی نسبت بھی کہتے ہیں جس کے ملنے سے کوئی نفع ہو نہ جاتے رہنے سے ضرر۔

آئے گا کتنا تو پائے گا ٹکا ۔ یعنی بے دوڑ دھوپ اور کوشش و محنت کے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

آئی موج فقیر کی دیا جھونپڑا جلا۔ یہ اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی بے پروا اور آزاد منش اپنی چیز ضائع کر دینے کی کچھ پروا نہ کرے۔

آئے میر بھانگے پیر ۔ جہاں اعلیٰ پہنچا پھر ادنیٰ اس کے آگے نہیں ٹھہر سکتا۔

آئی نہ گئی کون ماسی بہن ۔ (عو) جب کوئی بغیر جان پہچان کے اپنا رسوخ ظاہر کرے اس جگہ کہتی ہیں۔ اور فصحا کون ناتے کی جگہ کس رشتے سے بولتے ہیں

آئے ہاتھی کی چال جائے چیونٹی کی چال ۔ بیماری آئے جلد جائے بدیر۔

آئی ہے جان کے ساتھ جائیگی جنازے کے ساتھ ۔ جس شخص کی عادت نہ بدلے اس کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ بھلا اپنی یہ عادت کاہے کو چھوڑیں گے آئی ہے جان کے ساتھ جائے گی جنازے کے ساتھ۔

آئیں بی عاقلہ سب کاموں میں داخلہ ۔ (عو) اس جگہ بولتی ہیں جب کوئی کسی ایسے کام میں دخل دے۔ جس سے ناواقف ہو۔

الف مقصورہ

اب بھی میرا مُردہ تیرے زندے پر بھاری ہے۔ (مثل) اس سے کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں باوجود گئی گزری حالت کے اپنی طاقت وقدرت زیادہ جتانا منظور ہو۔

اتنو ہوں میں اَونی اَونی جب ہونگی سب سے دُونی۔ مثل (عو) اس وقت بولتی ہیں جب کسی عورت کی نسبت یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ ابھی کیا ہے ابھی تو تھوڑے گُن ہیں آگے چل کے اور کھل کھیلے گی۔

نوٹ۔ یہاں گُن طنزاً آیا ہے مطلب ابتری اور نخراہوں سے ہوتا ہے۔

اب رنگ لائی گلہری۔ اب گُن کھلے اب شرارتیں ظاہر ہونے لگیں جب کسی کی چھپی ہوئی شوخیاں اور چالاکیاں ظاہر ہوں تو اس جگہ کہتے ہیں۔

اب ستو تتی ہوکر بیٹھی لوٹ کھایا سنسار۔ (مثل) (عو) اس عورت کی نسبت کہتی ہیں جو بہت سی بدکاریوں کے بعد نیک بنے۔

اب سے آئے گھر سے آئے۔

پہلے جو کچھ نادانستگی میں کر چکے وہ کر چکے اب ایسا نہ کریں گے۔

اب کی بات اب کے ہاتھ جب کی بات جب کے ہاتھ۔ یعنی پہلے جو کچھ تھا وہ تھا اب جو رنگ زمانے کا ہے اُس کے موافق کرنا چاہیئے۔

اپنا اپنا گھولو اپنا اپنا پیو۔ مثل۔ یعنی اپنے کام کے لئے اپنے گرہ سے صرف کرو۔ پرائی چیز میں حصہ نہ لگاؤ۔

اپنا اپنا لہنا ہے۔ جب کوئی دو شخصوں میں سے ایک کے ساتھ سلوک کرتا ہے اور دوسرے کے ساتھ نہیں یا کم سلوک کرتا ہے تو کہتا ہے اپنا اپنا لہنا ہے۔ رباعی

کسکا ہے کون کیا کسو سے کہنا
اپنا اپنا ہر ایک کا ہے لہنا
گزرے ہے اب اس طرح اپنی اے درد
رونا چپکے پڑے اکیلے رہنا

اپنا اپنا ہی ہے پرایا پرایا ہی ہے۔ مقولہ۔ یعنی عزیز سے لاکھ بگڑی ہو پھر بھی عزیز ہے اور غیر ہزار دوستی کا دم بھرے مگر عزیز کے برابر نہیں ہوسکتا۔ یا اپنے مال اپنی چیز سے جو کام نکلتا ہے

اور اُس پر جیسا بس ہوتا ہے وہ بات پرائی چیز سے حاصل نہیں ہو سکتی چاہے اچھی سے اچھی کیوں نہ ہو۔

اپنا آم لو کہیں نہیں گیا ہے - میرا مطلب ہر طرح حاصل ہے میرا نفع کہیں نہیں گیا ہے اُس سے نہ سہی اِس سے سہی ایک نہ ایک سے ضرور کچھ نہ کچھ مل رہے گا اور کچھ اپنا کی خصوصیت نہیں ہے میرا ہمارا اُنکا تمھارا سب کے ساتھ استعمال ہے۔

اپنا بالا اور کا ڈھینگرا - مثل (عو) جب کسی قصور پر اپنے بچے کی نسبت کہا جائے کہ نادان ناسمجھ ہے اور اُسی قصور پر دوسرے کے بچے کو بُرا کہیں اُس جگہ بولتے ہیں - اور اب عام طور پر متعلقین اور متوسلین کی نسبت بھی کہتی ہیں اولاد کی تخصیص نہیں ہے۔

اپنا پیٹ تو کتا بھی پالتا ہے - تن پرور کی نسبت ملامت کے طور پر کہتے ہیں - فقرہ - وہ انسان کیا جو آپ چین کرے اور اپنے متعلقین کی خبر نہ لے اپنا پیٹ تو کتا بھی پالتا ہے۔

اپنا تو تن پہلے ڈھانکو دوسرے کو ننگا پیچھے کہنا - مثل - تم میں جو بُرائیاں ہیں اُن کو دور کرو پھر دوسرے کو بُرا کہنا۔

اپنا توشہ اپنا بھروسا - مقولہ - سفر میں اپنے پاس ناشتا ضرور ہو سا تھیوں کی چیز پر بھروسا نہ کرنا چاہئے۔

اپنا ٹھینگ نہیں اور کا ٹینک نہیں - مثل - (عو) بے وقوف اور ناسمجھ کی نسبت کہتی ہیں کہ نہ اپنے آپ کو عقل ہے نہ دوسرے کی رائے پسند آتی ہے

اپنا ٹینٹ نہیں نہارتے اور کی پھُلی دیکھتے ہیں - مثل - (عوام) یعنی اپنے عیب پر نظر نہیں دوسرے کے عیب بکھانتے ہیں۔

اپنا رکھ پرایا چکھ - مثل - اُس جگہ بولتے ہیں جہاں کوئی اپنی چیز رکھ چھوڑے اور دوسرے کی چیز اپنے استعمال میں لائے۔

اپنا دھولنسا آپ لیجاؤ اپنے ہاتھ بچاؤ - اپنا کام آپ کرو۔

اپنا سوپ مجھے دے تو ہاتھوں بچھوڑ - مثل (عو) جب کوئی کام کی چیز مانگے اور اُس کے دینے میں ہرج ہو تو اُس جگہ بولتی ہیں - یعنی تمھیں دیدیں تو ہمارا کام کیونکر چلے۔

اپنا قلّہ شجرہ رکھ چھوڑئے یا **اپنا قلّہ شجرہ لیجئے** - یعنی اب آپ سے مجھے کوئی تعلق نہیں رہا پیر مرید کو بیعت

کے وقت شجرہ اور خلافت دینے پر ٹوپی دیتا ہے۔ یہاں کلاہ سے بدل بدلا کے قلہ ہوگیا۔ مرید پیر سے جب کسی بات پر روٹھتا ہے تو ڈھٹائی اور بے تمیزی سے کہتا ہے اپنا قلہ شجرہ رکھ چھوڑیئے اور اب عام طور پر کسی سے رنجش ہو جانے کی حالت میں اُس کی دی ہوئی چیزوں کو واپس دیتے اور یہ کہتے ہیں ہیں۔

اپنا کتا باندھو ہم بھیک سے باز آئے مثل۔ یعنی یہی غنیمت ہے کہ آپ ہمکو ضرر نہ پہنچائیے ہم فائدے سے درگذرے اُس شخص سے کہتے ہیں جس سے تھوڑے نفع کے ساتھ بہت بڑے نقصان کا اندیشہ ہو۔

اپنا گھر ہگ بھرا یا گھر تھوک کا ڈر۔ مثل (عوام) اپنے گھر میں جو آرام آزادی ہوتی ہے وہ غیر کے گھر میں کہاں وہاں تو زرا زرا سی بات میں احتیاط کرنا پڑتی ہے۔

اپنا مال گنوا کے در در مانگیں بھیک مثل۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو اپنا مال و متاع بیہودہ مصارف میں اڑا کر محتاج بن بیٹھے اور بھیک مانگتا پھرے۔

اپنا لینا کیا پرایا دینا کیا۔ مقولہ اُس جگہ بولتے ہیں جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ اپنا روپیہ جس کسی پر آتا ہے اُسکا لینا کیا مشکل ہے وہ تو ملنے ہی گا اور دوسرے کا روپیہ جو اپنے اوپر آتا ہے وہ دینا ہی پڑے گا۔

اپنا مارے گا تو پھر چھاؤں میں بٹھائے گا۔ یعنی عزیز لاکھ ناخوش ہو آخر رحم آہی جاتا ہے۔

اپنا مال اپنی چھاتی تلے۔ اپنی چیز کی آپ پوری پوری حفاظت کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔ اسی جگہ مال عرب پیش عرب بھی کہتے ہیں۔

اپنا مرن جگت کی ہنسی۔ (عو) جب کوئی کام نہایت جانکاہی یا بہت کچھ خرچ کر کے کیا جائے اور اُس کا انجام سوا خلق خدا کی ہنسی اور طعنہ زنی کے کچھ نہ ہو تو اُس جگہ یہ مثل بولتی ہیں۔

اپنا وہی جو اپنے کام آئے۔ مقولہ یعنی عزیز اور دوست وہی ہے جو کسی مشکل میں دستگیری اور امداد کرے۔ اور اسی جگہ فارسی کا یہ شعر ہے ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی

اپنا ہاتھ اپنے سر پر۔ یعنی کوئی والی وارث نہیں جو کچھ ہے وہ آپ ہی ہے

میر ؎ کوئی نہ اس پر سایہ گستر
اپنا ہاتھ اپنے ہی سر پر

اپنا ہی مال جائے آپ ہی چور کہلائے
مثل ہے۔ اپنا ہی نقصان اور اپنی ہی بدنامی۔

اپنی آگ میں آپ جلے جاتے ہیں۔
رشک و حسد کی جگہ کہتے ہیں۔ فقرہ۔ میر صاحب کی حضور رسی دیکھ دیکھ کے مرزا اپنی آگ میں آپ جلے جاتے ہیں۔

اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ۔
مثل۔ یہ اُس جگہ بولتے ہیں جہاں ہر شخص کا قول یا فعل جدا ہو۔

اپنی اپنی گور اپنی اپنی منزل
مثل۔ کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا اپنے نیک اعمال اور بد اعمال اپنے واسطے ہوتے ہیں۔ آتش ؎

آسمان پر روح تن زیر زمیں کیونکر نہ جائے
اپنی اپنی گور اپنی اپنی منزل چاہیئے

؎

منزل ہے اپنی اپنی قلق اپنی اپنی گور
کوئی نہیں شریک کسی کے گناہ میں

اپنے اپنے گھر سب بادشاہ ہیں۔
جس طرح بادشاہ کو اپنے ملک میں اختیار ہوتا ہے اسی طرح ہر صاحب خانہ کو اپنے گھر میں حکومت حاصل ہے۔ برق ؎

یہ مثل ہے اپنے اپنے گھر میں ہیں سب بادشاہ
دیکھئے جس کو مکانِ گور میں بہرام ہے

اپنی اور تیری جان ایک کروں گی۔
(عو) نہایت غصے سے کہتی ہیں یعنی تجھے بھی مار ڈالوں گی اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کروں گی۔ مرد بھی اکثر بول جاتے ہیں۔

اپنی بات کا ایک ہے۔
جو کہتا ہے وہی کرتا ہے اپنی بات پوری کر کے رہتا ہے۔ اپنی بات پر قائم رہتا ہے۔ نکہت ؎

بن لئے بوسے دو نہ چھوڑوں گا
ایک ہوں اپنی بات کا میں بھی

جرات ؎

جاتے ہی اُس کے آئیو اے مرگ تو شتاب
جانے کہ یہ بھی ایک ہی ہے اپنی بات کا

اپنے بچھڑے کے دانت سب کو معلوم ہوتے ہیں۔
مثل یعنی عزیز کا کچا چٹھا عزیزوں کو ضرور معلوم ہوتا ہے۔ رنگیں (رباعی)۔

معروف کا حال کیا کروں میں مرقوم
فاقے کئی کر کے وہ بنا ہے مخدوم
کہتا تو میں کچھ نہیں پہ اے رنگین ہیں
اپنے بچھڑے کے دانت سب کو معلوم

اپنے بچے کو ایسا ماروں کہ پڑوسن کی چھاتی پھٹے۔
مثل۔ (عو) یہ اس جگہ بولتی ہیں جہاں کوئی تیکھے سے کوئی اپنے

بچے کو مارے ۔ اور عام طور پر اُس جگہ
کہتی ہیں جب کوئی کسی کے دکھانے کو
اپنا نقصان کرلے مطلب یہ ہوتا ہے کہ
تو عجب بیوقوف ہے ہماری جلن سے
اپنا نقصان کرتا ہے تیرا ہی نقصان ہوگا
ہمارا دل کیوں دکھنے لگا ۔

اپنی بُرائی دوسرے پر چھائی ۔
ایک کی بلا دوسرے پر جا پڑتی ۔

اپنے پوت کنوارے پھریں پڑوسن کے پھیرے ۔ مثل (عو)
عزیز تو محتاج ہیں غیروں کے ساتھ
سلوک کیا جاتا ہے ۔ اپنی پیٹھ نہیں
دکھائی دیتی ۔ اپنا عیب آپ کو نہیں
معلوم ہوتا ۔

اپنی پیر پرائی باتیں ۔ مثل (عو)
اپنی مصیبت تو مصیبت ہے دوسرے
کی مصیبت کچھ نہیں ۔

اپنی ران ننگی کھولئے آپ ہی لاجوں مرئیے ۔ اپنوں کے عیب ظاہر کرکے
آپ ہی شرمندہ ہوتا ہے ۔

اپنی چلم بھرنے کو میرا جھونپڑا جلاتے ہو ۔ مثل ۔ اپنے تھوڑے
سے فائدہ کے لئے مجھ غریب کا اتنا
بڑا نقصان کرتے ہو ۔

اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر دیکھو ۔
انصاف کرو ۔ اپنا سا حال دوسرے کا
بھی جانو ۔ نکہت ق ؎

جان شیریں ہے کوہکن پہ تلخ
چیرتا تیشے سے ہے سر سنگیں
درگزرا بنو عشق خسرو سے
سوئے فرہاد کر گزر شیریں
رکھ نہ سینے پہ اُس کے کوہ فراق
اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر شیریں

رنگین (ق) ؎

میں نے پوچھا کہ جانتے ہو مجھے
سن کے وہ بولے یوں ادھر دیکھو
ہمکو تم چاہتے ہو کتنا کچھ
اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر بیٹھو

اپنے دام کھوٹے پرکھنے والے کو کیا دوس ۔ (عو) جب کوئی کسی کے
عزیز کو بُرا کہے اور وہ در اصل ویسا ہی
ہو تو اس وقت یہ مثل بولتی ہیں یعنی وہ
ہی ایسا بُرا کہنے والوں سے کیا شکایت
اور کچھ انسان کی تخصیص نہیں ہے اور
چیزوں کی نسبت بھی کہتی ہیں ۔

اپنے دہی کو کون کھٹا کہتا ہے ۔
اپنے دہی کو کوئی کھٹا نہیں کہتا ۔
مثل ۔ اپنے عزیز یا اپنی چیز کو کوئی

بُرا نہیں کہتا۔ چاہے وہ بُرا ہی کیوں نہو۔ اور آگے وہی کی جگہ چھاچھ بھی بولتے تھے ؎

لازم ہے تجھے مصحفیؔ وصف اپنے سخن کا
کہتا نہیں ہرگز کوئی چھاچھ اپنی کو کھٹا

اپنی رادھا کو یاد کرو۔ جاؤ تجھ سے واسطہ نہیں۔ کچھ پروا نہیں۔ جانؔ صاحب ؎

رادھا کو اپنی یاد کرے کیا وہ مال ہے
کون اُس سے رادھا نگری کا کرتا سوال ہے

اپنی ران کھولئے آپ لاجوں مرئے۔ مثل۔ یعنی اپنے عزیز کا عیب بیان کرنا اپنے ہی لئے شرم اور ذلت کا باعث ہے۔ ظفرؔ ؎

ران کی چپکی دکھائیں کسکو ہے وہ فی المثل
یعنی لاجوں آپ مرئے کھول اپنی ران کو

اپنے سوئی بھی نہ چبھوئے دوسرے کے بھالے کو چبھو۔ مثل۔ اپنے لئے تھوڑی سی بھی تکلیف ناپسند ہے اور دوسرے پر بڑی بڑی آفتیں ڈھائی جاتی ہیں۔

اپنی عقل اور پرائی دولت بڑی معلوم ہوتی ہے۔ مقولہ۔ جب کوئی ہٹ دھرمی سے اپنی رائے کو بالا سمجھتا ہے یا رشک سے کسی کو بہت امیر جانتا ہے تو اُس جگہ کہتے ہیں۔

اپنی غرض کو گدھے چراتے ہیں۔ مثل۔ غرضمند کو نہایت ادنی ذلیل کام بھی کرنا پڑتا ہے۔

اپنی غرض کو لوگ گدھے کو بھی باپ بناتے ہیں۔ مقولہ۔ غرضمند کو ذلیل سے ذلیل آدمی کی بھی خوشامد کرنی پڑتی ہے۔

اپنے فرض سے ادا ہونا۔ جو بات اپنے اوپر واجب ہے اُسے کرلینا۔ فقرہ میں بار بار سمجھا چکا اب تم مانو یا نہ مانو میں اپنے فرض سے ادا ہوگیا۔

اپنے قدحے کی خیر منانا۔ اپنا ہی بھلا چاہنا۔ اپنی چیز محفوظ رہنے کی فکر رکھنا۔ فقرہ۔ ان کو کسی کے نقصان سے کیا سروکار وہ تو اپنے قدحے کی خیر مناتے ہیں۔ اور شعرا نے بنظر تصحیح قدح کی جگہ قدح کیا ہے آتشؔ ؎

ساقیا جام کو اللہ سلامت رکھے
یہ قدح میرا ہے خیر اسکی مناتا ہوں میں

اپنی کرنی اپنی بھرنی۔ مقولہ۔ جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا۔ نیک اعمال ہوں گے تو جزا ملے گی بُرے اعمال ہوں گے تو سزا۔

اپنی کرنی پار اُترنی۔ اپنے ہی اعمال کام آتے ہیں۔ اپنا بیڑا اپنے ہی اعمال سے پار ہوتا ہے۔

اپنی کرنی پروان کیا ہندو کیا مسلمان۔ مثل۔ اپنے اپنے اعمال کی سزا سب کو

ملے گی ہندو مسلمان کسی کی تخصیص نہیں ہے
اپنے ہی گوں گھالم گھولا اور کسی بار کو
ٹالم ٹولا۔ مثل (عو) یعنی اپنے مطلب
کے وقت تو بہت چاہ پیار محبت اور
ملنساری ہے ہمارے مطلب کے وقت
ایسی آنکھ پھیر لیتے ہیں کہ گویا کبھی واسطہ
ہی نہ تھا۔

اپنے کئے کا علاج نہیں۔ جو کچھ
خود کر چکے ہیں اس کے مٹا دینے کی کوئی
تدبیر نہیں ہے۔ فقرہ۔ میں نے سفارش
کر کے انھیں نوکر رکھوایا اور اب میرے
ہی ساتھ وہ یہ سلوک کرتے ہیں کیا کیجئے
اپنے کئے کا علاج۔

اپنی گانٹھ ہو پیسا پرایا آسرا کیسا۔
مقولہ۔ یعنی اپنے ہی روپے پیسے کے
بھروسے پر کام کرنا چاہئے۔

اپنی گرہ کا کیا جاتا ہے۔ ہمارا کیا
خرچ ہوتا ہے۔ ہمارا کیا نقصان ہے۔
فقرہ۔ وہ روپیہ اڑانے سے باز نہیں
آتے نہ آئیں اپنی گرہ کا کیا جاتا ہے۔

اپنی گڑیا سنوار دینا۔ (عو) اپنی حیثیت
کے موافق بیٹی کا بیاہ کر دینا۔ اکثر
انکسار سے کہتی ہیں۔

اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے۔
اپنے مکان اپنے مسکن میں نامرد بھی
مرد ہوتا ہے۔ نصیر ؎

گلی میں اپنی تو ہوتا ہے شیر کتا بھی
سگ ہوس کا ہے سینے میں صید ضیغم دل

میر حسن ؎

گھر میں رقیب کیوں نہ جتائے سپہ گری
اپنی گلی میں کہتے ہیں کتا بھی شیر ہے

اپنے گھر میں آنا کسکو برا لگتا ہے۔
اپنا نفع کسکو برا معلوم ہوتا ہے۔ روپیہ
ایسی چیز نہیں ہے کہ ملتا ہو اور کوئی
چھوڑ دے۔

اپنے لگے تو پیٹھ میں اور کے لگے
تو بھیت میں۔ (عو) جہاں کوئی دوسر
کے دکھ درد کو اپنا سا نہ سمجھے وہاں بولتی
ہیں اپنی مراد کو پہنچ جاتا۔ مقصد
پورا ہو جاتا۔ فقرہ۔ لو روپیہ ملگیا اب تو
اپنی مراد کو پہنچ گئے۔

اپنے مرے بن سرگ نہیں ملتا۔
(مثل) (عوام) اپنے کام بغیر اپنی محنت
و جانفشانی کے ٹھیک نہیں ہوتا۔

اپنے منہ کے آگے کچھ نہیں
سوجھتا۔ لذت نفسانی کے وقت
انجام کا کچھ خیال نہیں ہوتا۔

اپنی مصلحت ہر شخص خوب
جانتا ہے۔ مقولہ۔ معنی اور محل
استعمال لفظوں سے ظاہر ہیں۔

اپنے مَن سے جانئے پرائے مَن کی بات ۔ (عو) دیکھو اپنی چھاتی پر ہاتھ دھر کر دیکھو ۔

اپنے منہ سے دھنّا بائی ۔ یہ مثل اُس محل پر بولتے ہیں جہاں کوئی خود اپنی امارت یا اور فضل و کمال کا اظہار کرے ۔

نوٹ ۔ دھنّا بائی ایک بہت مشہور دولتمند عورت تھی ۔

اپنی ناک کٹی تو کٹی پرائی بدشگونی تو ہو گئی ۔ مثل ۔ اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو کسی کے نقصان سے خوش ہو ۔ چاہے اُس میں کتنی ہی اپنی رسوائی اور کیسا ہی اپنا نقصان ہو جائے ۔

اپنے نین گنوا کے در در مانگے بھیک ۔ اپنی دولت گنوا کر دربدر بھیک مانگنی پڑتی ہے ۔

اپنے نینا مجھے دے تو گھوم پھر کے دیکھ ۔ مثل ۔ (عو) دیکھو اپنا سوپ مجھے دے تو ہاتھوں پچھوڑ ۔ اس کو مختلف طور سے بولتے ہیں ۔ اپنے نینا مجھے دے تو جھلاتی پھر اپنے نینا مجھے دے تو بلاتی پھر ۔

اپنے ہاتھ سے بل بل جائیے جیسا من ہو تیسا کھائیے ۔ مثل (عو) جب کوئی چیز اچھی پکاتے بن پڑتی ہے تو اس وقت پکانے والی فخریہ کہتی ہے اور کچھ پکانے کی تخصیص نہیں جو کام اپنے ہاتھ سے بن پڑے اُس کی نسبت بولی جاتی ہے ۔

اپنی ہائی اور پرگنوائی ۔ مثل (عو) اپنا الزام یا اپنی برائی دوسرے کے سر تھوپ دی ۔

اپنے ہی تن کا پھوڑا ستاتا ہے ۔ مثل ۔ عزیزوں قریبیوں ہی سے تکلیف پہنچتی ہے ۔

اپنے ہی گھر سے آگ لگی ہے ۔ اپنوں ہی کی ذات سے فساد پیدا ہوا ہے ۔ خلیل ؎

جلا دل آتشِ داغِ جگر سے
لگی ہے آگ یہ اپنے ہی گھر سے

آتا ولا شو باولا ۔ مقولہ ۔ بے سوچے سمجھے جلدی سے کوئی کام کر بیٹھنا دیوانوں کا کام ہے ۔

اُترا شحنہ مَردک نام ۔ اپنے عہدے اور منصب سے معزول ہو کر لوگوں کی نظروں میں آدمی کی وہ وقعت نہیں رہتی مومن ؎

شحنۂ دہلی خلق آزار ہے بچۂ افغاں رشوت خوار
خوار رہا بارے اس سال ہے لوگوں کا تھا یار اقبال
سب نے کہا جب چھوٹا کام ہے اُترا شحنہ مردک نام

اُترتی ندی کنارے ڈھائے ۔ یعنی

جب انسان کا کچھ بس نہیں چلتا تو غریب کو ستاتا ہے۔

اُتر گئی لوئی تو پھر کیا کرے گا کوئی۔ جب بےحیائی اختیار کی تو پھر کسی کا کیا خوف۔

اُتم سے اُتم ملے اور ملے نیچ سے نیچ۔ پانی سے پانی ملے اور ملے کیچ سے کیچ۔ مقولہ۔ یعنی شریف آدمی کا میل شریف ہی کے ساتھ ہو سکتا ہے اور اسی طرح رذیل کی کھپت جب ہوگی رذیلوں ہی میں ہوگی۔ یا جو شریف ہے اس کو شریف ہی ملتا ہے اور کمینے کو کمینے ہی سے سابقہ پڑتا ہے۔ اس صورت میں ویسے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

اُتم کھیتی مدھم بان نکسشٹ سیوا بھیک ندان۔ یہ مقولہ کسب اور پیشے کی صفت میں ہے یعنی سب میں اچھی کھیتی۔ اس سے اُتر کے ہنر ہے اور نوکری ان دونوں کے مقابلے میں خراب اور بھیک مانگنا سب سے بدتر ہے۔ اور یوں بھی بولتے ہیں اُتم کھیتی مدھم بیوپار نکھد نوکری بھیک ندار۔

اُتم گانا مدھم بجانا۔ تال میل نہ ہونے کی جگہ طنزاً کہتے ہیں۔ یعنی ایک بات کو بہت بڑھا دینا اور دوسرے کو بالکل گھٹا دینا پسندیدہ نہیں ہوتا ہر کام میں اعتدال ملحوظ رہنا چاہیئے۔

اتنا بھرا کہ چھلک گیا۔ اتنی خیانت کی اتنا نفع کمایا کہ کھل گیا۔ یا اسقدر چھیڑا اتنا پریشان کیا کہ بگاڑ ہو گیا۔

اتنا جھوٹ بولو جتنا آٹے میں نون۔ بے انتہا جھوٹ بولنے والے سے کہتے ہیں۔

اتنی سی جان گز بھر کی زبان۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں کوئی کم عمر بڑھ بڑھ کے باتیں بنائے یا زبان درازی کرے۔ اور اتنی سی جان سوا گز کی زبان بھی کہتے ہیں

اتنے کی بڑھیا نہیں جتنے کا لہنگا پھٹ گیا۔ راس المال یعنی اصل سے نقصان بڑھ جانے کی جگہ بولتے ہیں۔

اٹاوے کے کاریگر۔ (اٹاوہ ممالک مغربی و شمالی میں ایک شہر ہے) جو شخص کسی کام میں استادی اور کاریگری کا دعویٰ کرے اور اُس بات میں دخل خاک نہ رکھتا ہو یا کام بے ہنگم اور خراب بنائے تو اسے طنز اور ہجو ملیح کے طور پر کہتے ہیں

اٹکل پچو غیر مقرر۔ محض قیاسی۔

اٹھاؤ میرا لگنا میں گھر سنبھالوں اپنا۔ (عو) یہ مثل بے شرم عورت کی

نسبت بولی جاتی ہے جو بیاہ ہوتے ہی شوہر کے گھر کا انتظام کرنے لگے اور میاں کو لیکر الگ ہو جائے۔

اُٹھی پینٹھ آٹھویں دن۔ یعنی کام کا وقت ہاتھ سے نہ دینا چاہئے اس لئے کہ اگر نکل جائیگا تو پھر مشکل سے موقع ملے گا۔

اُجڑے گاؤں سے کیا ناتا۔ جس جگہ کا رہنا چھوڑ دیا پھر اُس جگہ سے کیا واسطہ مجازاً جہاں سے تعلق قطع ہو وہاں بھی کہتے ہیں کچھ سکونت کی تخصیص نہیں۔

اُجڑے گھر کا بلینڈا۔ جہاں سارا گھر تباہ ہو جائے اور ایک نکما آدمی باقی رہے اُس کی نسبت بولتے ہیں۔

اجگر کے داتا رام۔ چونکہ اجگر بوجہ گرانی جسم کے چلنے پھرنے سے معذور ہوتا ہے اس لئے یہ مثل بھدے اور کاہل آدمی کی نسبت کہتے ہیں یعنی سستی کے سبب سے کوئی کام ہو نہیں سکتا اس کی گزر اور بسر کا خدا ہی حافظ ہے۔ اور کبھی خدا کی رزاقی کی جگہ کہتے ہیں یعنی وہ ایسا رزاق مطلق ہے کہ کاہل اور اپاہج کو بھی روزی بھیجتا ہے۔

اچھا کیا خدا نے بُرا کیا بندے نے۔ (عو) گو نیکی اور بدی دونوں خدا کی طرف سے ہیں مگر ہمکو یہی کہنا اور سمجھنا چاہئے کہ اچھائی اُس کی جانب سے ہے اور برائی ہماری طرف سے۔ نکہت ق ۵

نیکی بدی تو قبضۂ قدرت میں حق کے ہے
شرطِ ادب کو لیک ادا بندے نے کیا
بندے میں اور خدا میں تو اتنا ہی فرق ہے
اچھا کیا خدا نے برا بندے نے کیا

احسان لیجئے جہاں کا نہ احسان لیجے شاہجہاں کا۔ (عو) کسی کا احسان لینا اچھا نہیں۔ استغنا عجب چیز ہے۔

احمد کی پگڑی محمود کے سر۔ (اسمیں اور اس کے بعد کی مثل اور جملے میں احمد و محمود فرضی ہیں) کسی کی چیز کسی کے حوالے خلاف قاعدہ اور بے ترتیب کام کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔

احمد کی ڈاڑھی بڑی یا محمود کی۔ مطلب سے مطلب ہے حجت سے کیا غرض کہ ایسا نہیں ویسا۔ اور یوں بھی بولتے ہیں۔ شیر شاہ کی ڈاڑھی بڑی یا سلیم شاہ کی۔

اخ کھُو۔ کھٹے ہوتے ہیں۔ جب آدمی کسی چیز کے ملنے سے مایوس ہو کر اپنا دل سمجھانے یا بات بنانے کو اُس میں کوئی عیب نکالتا ہے تو وہاں طنز و مزاح کے طور پر یہ مثل بولی جاتی ہے۔

نوٹ۔ ظریفوں نے دل لگی کے طور پر

یہ حکایت بنائی ہے کہ ایک لومڑی انگور کے باغ میں پکے پکے انگور دیکھکر بہت اُچھلی کودی مگر کوئی ہاتھ نہ لگا۔ پھر دیر تک تاک لگائے بیٹھی رہی کہ شاید کوئی ٹپک پڑے جب یوں بھی مایوس ہوئی تو یہ کہتی ہوئی چلی گئی اُخ تھو کھٹے ہوتے ہیں

اختیار بدست مختار۔ کسی کو سمجھانے اور نصیحت کرنے میں ختم سخن یوں کرتے ہیں کہ ہمیں سمجھانے سے سروکار تھا اب مانو نہ مانو جو چاہو کرو مختار ہو۔ اور بیشتر اس مقولے کے پہلے آیندہ کا لفظ ملا کر یوں بولتے ہیں۔ آیندہ اختیار بدست مختار

اُدھار کھانا پھوس سے تاپنا برابر ہے۔ جس طرح پھوس بہت جلد جل جاتا ہے اُسی طرح اُدھار کی چیز میں برکت نہیں ہوتی اُدھار کی مذمت میں کہتے ہیں اور سے کی جگہ کا بھی بولتے ہیں۔

اُدھار کی کیا ماں مری ہے۔ مقولہ یعنی بنقد نہ سہی قرض تو ملے گا۔ بہرکیف کام چل جائے گا۔

آدھ جل گگری چھلکت جائے۔ (عو) کمظرف آدمی تھوڑا سا مقدور ہونے پر اترانے لگتا ہے۔

اِدھر کاٹے اُدھر پلٹ جائے۔ آزار پہنچائے اور مکر جائے۔ چونکہ سانپ کاٹتے ہی پلٹ جاتا ہے اس لئے یہ مثل موذی کی نسبت کہتے ہیں جو ایذا پہونچاکر فوراً انکار کرجاتا ہے۔

ادھر کنواں اُدھر کھائی۔ ہر طرح نقصان ہے۔ ہر صورت سے مشکل ہے۔ کچھ کرتے بن نہیں پڑتی۔

اِدھر کی اُدھر کی یہ بلا کدھر کی۔ (عو) جو کسی قابل نہ ہو۔ جس کو کوئی نہ پوچھے اُس کی نسبت کہتے ہیں اور یوں بھی ہے۔ اِدھر نہ اُدھر یہ بلا کدھر۔

ادھی کی ہانڈی بھی ٹھونک بجاکے لیتے ہیں۔ ہر ایک کام سوچ سمجھ کے کرنا چاہئے۔ بیشتر نسبت کو پختہ کرلینے میں کہتے ہیں کہ جب تک حسب و نسب اور حالات نہ دریافت کرلیں کیونکر منظور کرلیں آدمی ادھی کی ہانڈی بھی ٹھونک بجاکے لیتا ہے۔

ادھیلا نہ دے اُدھیلی دے۔ تھوڑے نقصان سے بچنے کے خیال میں زیادہ نقصان اُٹھانے کی جگہ بولتے ہیں۔

اُڑ بھنبھیری ساون آیا۔ بھنبھیری اکثر برسات ہی میں اُڑا کرتی ہے اس لئے جب کسی بدنصیب کے دن پھرتے ہیں اور خوشیوں کا زمانہ آتا ہے تو وہاں یہ مثل بولی

جاتی ہے۔

اڑھائی دن سقّے نے بھی بادشاہت کی۔ یعنی چندروزہ حکومت کچھ قابلِ فخر نہیں ہے انقلاب زمانہ سے کبھی ادنیٰ بھی اعلیٰ مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ مصحفی ؎

عجب نہیں ہے کمینہ جو کج کلاہ ہوا
اڑھائی روز کا سقا بھی بادشاہ ہوا

نوٹ۔ کہتے ہیں کہ ہمایوں بادشاہ شیرشاہ سے شکست کھاکر بھاگے تو دریا میں گھوڑا ڈال دیا۔ نظام سقے نے (جو مشک کے ذریعے سے تیرتا جاتا تھا) جب بادشاہ کو ڈوبتے دیکھا تو سہارا دیکر اُس پار پہنچا دیا۔ بعد تسلط اڑھائی دن کی بادشاہت صلے میں پائی۔ اس اڑھائی دن میں مشکیں کٹوا کے اپنے نام کا سکہ چمڑے کا جاری کیا اور بہت عزل ونصب کئے۔ اس وقت سے یہ اصطلاح ہو گئی ہے۔

اڑھائی ہاتھ کی ککڑی نو ہاتھ کا بیج۔ یعنی بچہ تیزی اور شرارت میں ماں سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

اڑی اڑی طاق بیٹھی۔ بات پھیل جانے اور رفتہ رفتہ شہرت پانے کی جگہ کہتے ہیں شعرا نے کچھ تصرف کر کے بھی کہا ہے۔ اسیر ؎

غصے میں بھوں چڑھاؤ نہ اہلِ وفاق پر
دیکھو اڑی اڑی کہیں بیٹھے نہ طاق پر

میرزا داؤد الاجاہ عاشق ؎

اے پری کہہ نہ عاشق ابرو
اڑی اڑی نہ طاق پر بیٹھے

اڑی دڑی قاضی جی کے سر پڑی۔ یعنی پرائی بلا اپنے سر آئی مصیبت کسی کی اور کسکو اٹھانا پڑی۔

آڑے وقت کا گہنا۔ (عو) اُس چیز کی نسبت کہتی ہیں جو سخت ضرورت کے وقت کام آنے کے قابل ہو۔

از خردان خطا و از بزرگان عطا۔ مقولہ۔ چھوٹوں کی خطا بزرگ معاف ہی کر دیتے ہیں۔

از خرس موئے بس است۔ نااہل سے اگر تھوڑی سی بھی اہلیت ہو جاتے تو اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے کنجوس اگر کچھ بھی دے نکلے تو بہت ہے۔

از ماست کہ بر ماست۔ یعنی ہمارے اوپر جو مصیبت ہے وہ ہمارے ہی ہاتھوں ہے۔ اپنے کئے پر پچتانے کی جگہ کہتے ہیں۔

اساڑھ کے درزی۔ چونکہ اساڑھ میں درزیوں کا کام چلتا ہے اس لئے اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو بیکار مارا مارا پھرے اور کوئی اُس کو نہ پوچھے۔

استاد بیٹھے پانی کام آئے راس۔ مقولہ۔ وہ کام بہت اچھا ہوتا ہے جو

اُس فن کی ماہر کی موجودگی میں ہو۔
اِس کاندھے چڑھ۔ اُس کاندھے اُتر۔ یعنی ہمکو کسی بات میں عذر نہیں تیری خاطر اور رعایت ہر طرح منظور ہے یہ دلّی کی زبان ہے لکھنؤ میں نہیں سُنا۔
اس گھر کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ جہاں خلاف رواج اور دنیا سے نرالی باتیں ہوں وہاں کہتے ہیں۔
اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔ اعمال کی جزا و سزا سے کنایہ ہے یعنی ہر کام کا بدلا فوراً ملتا ہے جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا (رباعی) ؎

معروف نہ کہہ کسی کو مُنہ سے بے تے
رنگین کو کسی بات میں الزام نہ دے
مشہور ہے یہ جہاں میں آزردہ نہ ہو
جو دے اِس ہاتھ سے وہ اُس ہاتھ سے لے

ع۔ کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے
اُسی برس کی عمر نام میاں معصوم۔ اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو باوجود پیرانہ سالی کے بچپن کی حرکت کرے اور بھولا بنے۔
اُسی پر خاک پڑتی ہے جو چاند پر خاک ڈالتا ہے۔ نامور شخص کو جو بدنام کرنا چاہتا ہے وہ خود ذلیل ہوتا ہے نظیر ؎

سمجھ یہ پھر نہ کیوں اُس کے مُنہ پر زر بھکے
پڑے ہے خاک اُسی پر جو چاند پر پھینکے

اور یوں بھی بولتے ہیں جو چاند پر خاک ڈالو تو اپنے مُنہ پر پڑتی ہے۔
اِسے چھپاؤ اُسے دکھاؤ۔ دو شخصوں یا دو چیزوں کے باہم نہایت مشابہ ہونے کی جگہ کہتے ہیں یعنی دونوں گویا ایک ہیں۔
اُسی کی جوتی اُسی کے سر۔ جب کسی کے یہاں سے کچھ حاصل ہو اور اُس کو اُسی کے کام میں صرف کریں تو اس جگہ کہتے ہیں کہ ہماری گرہ سے کیا گیا۔ اُسی کی جوتی اُسی کا سر۔
اصل اصل ہے نقل نقل ہے۔ جو عمدگی اصل میں ہوتی ہے وہ نقل میں نہیں ہوتی اور اس کو کئی طرح بولتے ہیں اصل اصل ہے نقل نقل ہی ہے۔ اصل اور نقل میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ اصل اور نقل میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اصل میں جو بات ہوتی ہے وہ نقل میں نہیں یا وہ نقل میں کہاں۔ غافل ؎

ہے زمین و آسمان کا فرق اصل و نقل میں
رتبہ کم شالی سے ہو چھاپے ہوئے رومال کا

رشک ؎

جو اصل میں ہے بات نہیں نقل میں ہرگز
آواز کہاں دیتی ہے زنجیر کی تصویر

اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں۔ مقولہ۔ شریف کبھی بُرائی

نہیں کرتا اور کمینے سے بھلائی نہیں ہوتی۔
لیفسوس دل کڑھے میں کسی چیز کو
دیکھ دیکھ کے للچانے اور بس نہ چلنے کی
جگہ ظرافت سے عوام بولتے ہیں۔
افیم یا کھاے امیر یا کھاے فقیر۔
یعنی امیر کو افیون کھانے کے لئے روپے
کی کمی نہیں اور فقیر کو مانگ کر کھا لینے میں
عار نہیں ہوتی۔
افیمی تین منزل سے پہچانا جاتا ہے
مقولہ۔ افیونی دور سے پہچان لیا جاتا ہے۔
افیونی کی وضع اور قطع چھپی ہی نہیں رہتی۔
الکس باندھیں تپال باندھیں
گھر کی ٹٹی کھلی۔ سارے زمانے کا
انتظام کرتے ہیں اور اپنے گھر کا بندوبست
کچھ نہیں۔
اُکتائی کمھاری ناخن سے مٹی کھودے۔
(عو) آدمی جب محنت کرتے کرتے گھبرا جاتا
ہے تو بددلی اور بے توجہی سے کام کرتا ہے
جسکا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
اکل کھرا جگ سے بُرا۔ مقولہ۔
اکل کھرا دینا بھر سے بدتر ہے۔
اکیلا پوت کمائی کرے گھر کرے
یا کچہری کرے۔ کام کرنے والا ایک
اور کام بہت سے کیا کیا کرے۔
اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا۔

تنہا آدمی سے اُس کام کا سرانجام غیر ممکن
ہوتا ہے جو بہت سے آدمیوں کے کرنے کا ہو
اکیلا حسنؔ روے کہ قبر کھودے۔
جب کسی مصیبت اور پریشانی کی حالت
میں کام کثرت سے پیش آجاتے ہیں اور
کام کرنے والا تنہا ہوتا ہے تو اُس جگہ یہ
مثل کہی جاتی ہے۔
اکیلا سو باؤلا دُکیلا سو سنگ تکیلا
سو کھٹ پٹ چوکیلا سو جنگ۔
مقولہ۔ اکیلے آدمی کو تنہائی سے وحشت
ہوتی ہے اور دو ہوتے ہیں تو آپس میں
لطف کے ساتھ میل جول کر لیتے ہیں اور
جہاں تین آدمی جمع ہوئے باہم بگڑ جاتی
ہے اور جب چار شخص اکٹھا ہو گئے تو
جنگ ہو جانے میں کوئی شک نہیں۔
اکیلا ہنستا بھلا نہ روتا۔ مقولہ۔
اکیلے آدمی سے کوئی بات بن نہیں پڑتی
انسان تنہا ہو تو عیش یا غم کسی حالت میں
لطف نہیں۔
اکیلی تو لکڑی بھی نہیں جلتی۔ تنہا
آدمی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا یعنی سعوسه
کوئی بات تنہائی چلتی نہیں
اکیلی تو لکڑی بھی جلتی نہیں
اکیلے چلئے نہ باٹ جھاڑ بیٹھے کھاٹ
مقولہ۔ زن تنہا سفر نہ کرے اور بستر

کو جھاڑ کر بیٹھے سفر ہو خواہ حضر احتیاط شرط ہے۔

اکیلے دکیلے کا اللہ بیلی۔ تنہا آدمی کا خدا حافظ ہے اکیلا آدمی ہمیشہ خطرناک حالت میں رہتا ہے۔

اگر قحط الرجال اُفتد ازیں سہ اُنس کم گیری
یکی افغاں دوم کنبوہ سوم بدذات کشمیری

یہ تینوں قومیں اپنی طبائع میں ایذا رسانی رکھتی ہیں۔ افغان دلاوری سے اور کنبوہ دغا سے اور کشمیری حیلے اور فریب سے اس کے آگے یہ شعر ہے ؎

ز افغاں کینہ می آید ز کنبہ حیلہ می آید
ز کشمیری نمی آید بجز اندوہ دلگیری

اگلا لیپا دے پہاب کا لیپا آگے لا۔ (عو) جب کوئی شخص گزشتہ احسانات پر خاک ڈال کر نئے احسانات چاہتا ہے اُس جگہ طنزاً کہتی ہیں کہ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ اگلا لیپا دے پہاب کا لیپا آگے لا۔

اُگلتی تلوار بیسوا لگائی خصم کو مار رکھتی ہے۔ مقولہ۔ جس طرح تلوار میان سے اچانک نکل پڑنے پر آدمی کو زخمی کر ڈالتی ہے اُسی طرح بیسوا عورت سے شوہر کو ضرر ضرور پہنچتا ہے۔

اگلے پانی پچھلے کیچ۔ جو وقت پر پہنچ جاتا ہے وہی مزے میں رہتا ہے یا جو کام ابتدا میں ہو جاتا ہے وہی کچھ اچھا ہوتا ہے۔

اگلے تو اندھا۔ کھائے تو کوڑھی۔ مشہور ہے کہ سانپ چھچھوندر کو منہ سے اگل دے تو اندھا ہو جائے اور نگل جائے تو کوڑھی لہذا یہ مثل اُس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی ایسا کام پیش آجائے جو نہ کرتے بنتا ہو نہ چھوڑتے۔

اگلے کو گھاس نہ پچھلے کو پانی۔ مہمانوں کی تواضع میں جب بدنظمی ہوتی ہے کوئی چیز کسی کو نہیں پہنچتی تو اُس جگہ یہ مثل کہتے ہیں۔

اگلے نے کیا پچھلے پر آئی۔ بڑے نے قصور کیا چھوٹے نے سزا پائی۔ افسر نے خطا کی اور ماتحت ملزم ٹھہرا۔ کیا کس نے اور بھگتی گئی کس کے سر۔

اگلے ہوئے پچھلے ہوئے پردھان۔ (سردار) جہاں پرانے نوکروں اور قدیم خیرخواہوں پر نئے لوگوں کی ترجیح دیجائے اُس جگہ کہتے ہیں۔

الالوں بلالوں صحنک سر کالالوں۔ (عو) چکنی چپڑی باتیں کرکے مطلب نکالنے کی جگہ بولتی ہیں۔

اَلاِنتظارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوت۔ مقولہ۔

انتظار موت سے سخت تر ہے۔ انتظار کی سخت
تکلیف کی جگہ کہتے ہیں۔ ہلال ؎

الانتظار اشد من الموت ہیچ تو ہے
مردہ میں انتظار مسیحا میں ہو گیا

البیلی نے پکائی کھیر دودھ کی جگہ ڈالا نیر (عو) چاہئے تھا کچھ کیا کچھ۔ جو بدسلیقگی (یا) اور نادانی سے کوئی کام خراب کر دے اس کی نسبت طنز سے کہتی ہیں۔

الٹی سمجھے نہ سیدھی۔ جب کوئی کسی بات پر حجت کئے چلا جاتا ہے اور امر حق کو نہیں سمجھتا تو کہتے ہیں عجب شخص ہے اپنی ہی کہے جاتا ہے الٹی سمجھے نہ سیدھی ؎

جو منہ میں یار کے آتا ہے بک جاتا ہے اے آتش
نہ الٹی ہی سمجھتا ہے نہ وہ رشک قمر سیدھی

الٹی کھوپری اندھا گیان۔ احمق کی نسبت کہتے ہیں۔

الٹے ہاتھ کا داون۔ نہایت ہی سہل ہے بہت ہی آسان ہے۔ فقرہ۔ ان کو دھوکا دے دینا کون بڑی بات ہے یہ تو میرے الٹے ہاتھ کا داؤں ہے۔ اسی جگہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے بھی بولتے ہیں۔

ال جاؤں بل جاؤں جلوے کے وقت ٹل جاؤں۔ (عو) یعنی یوں تو صدقے قربان ہیں جان دیتے ہیں اور وقت پر کنائی کاٹ جاتے ہیں۔

الخاموشی نیم رضا۔ مقولہ کسی درخواست پر خاموش ہو جانا گویا اس کے قبول کر لینے میں نیم راضی ہونا ہے۔

الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی۔ مقولہ۔ تن و توش والے آدمی میں کچھ نہ کچھ وجاہت ہوتی ہے۔ اکثر مذاق سے موٹے آدمی کی نسبت کہتے ہیں۔

الفقر فخری۔ مسکین ہونا میرے لئے فخر ہے۔ فقر کی تعریف میں استعمال کیا جاتا ہے۔

نوٹ۔ اس جملے کا حدیث ہونا مشہور ہے اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی گلستان کے ساتویں باب میں ایسا فقرہ لکھا ہے جس سے حدیث ہونا معلوم ہوتا ہے مگر محققین محدثین کو اس کے حدیث ہونے میں کلام ہے۔

الف کے نام بے نہیں جانتے۔ بالکل ان پڑھ ہیں۔

الکھ پرش کی مایا کہیں دھوپ کہیں سایا
(ان دیکھا) (خدا) (شان)
یعنی خدا کی قدرت کی عجب شان ہے کسی کو غریب کیا ہے کسی کو امیر کہیں شادی ہے کہیں غم۔

اللہ بس باقی ہوس۔ مقولہ۔ سوا خدا کے سب ہیچ ہے۔

اللہ رکھے تو کون چکھے۔ یعنی جسے اللہ

صحیح و سلامت رکھنا چاہے اُسے کون مار سکتا ہے۔ کون صدمہ پہنچا سکتا ہے۔ عوام بولتے ہیں۔

اللہ غنی تو کاہے کی کمی۔ مقولہ۔ یعنی خدا کے پاس سب کچھ ہے وہ چاہے تو ایک دم میں امیر کردے اُسی پر نظر رکھو مایوس نہو۔

اللہ کا دیا سر پر۔ جب کسی بات میں چارہ نہو گوارا کرنا ہی پڑے اُس جگہ کہتے ہیں۔

اللہ کا دیا نور کبھی نہووے دور۔ (نور سے مطلب سپیدی ہے) سفید بال جب خضاب سے بھی سفید رہ جاتے ہیں تو مذاق سے کہتے ہیں یعنی جب اللہ نے بال سفید کردیئے تو کیونکر سیاہ ہوں۔

اللہ کے بڑے بڑے ہاتھ ہیں۔ مجبور اور مایوس کو تسکین کے وقت کہتے ہیں کہ گھبراؤ نہیں اللہ کے بڑے بڑے ہاتھ ہیں یعنی وہ ہر حال میں فضل کرسکتا ہے ہر وقت قادر ہے۔

اللہ کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری۔ مقولہ۔ علانیہ گناہ کرنے کے وقت ڈھٹائی سے کہتے ہیں۔ میر حسن ؎

کہہ بیٹھے نہ دل جی تیرا کس بُت سے لگا ہے
اللہ کی چوری نہیں تو بندے کی کیا ہے

اور اللہ کی جگہ خدا بھی کہتے ہیں۔ ذوق ؎

پلا مے آشکارا کسکی ہمکو ساقیا چوری
خدا کی جب نہیں چوری تو پھر بندے کی کیا چوری

اللہ کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ ظالم جب کسی ناگہانی مصیبت میں گرفتار ہوجاتا ہے تو مظلوم کہتا ہے کہ دیکھا نا اللہ کی لاٹھی میں آواز نہیں آخر ظلم کی کیا سزا ملی۔ مطلب یہ کہ خدا اس طرح ظلم کی پاداش دیتا ہے جسکا سان گمان بھی نہیں ہوتا اور اس جگہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ لاٹھی لیکے تھوڑا ہی مارتا ہے۔

اللہ یار ہے تو بیڑا پار ہے۔ خدا مددگار ہے تو کل مشکلیں آسان ہیں۔

اَلْمَعْنیٰ فِی بَطْنِ الشَّاعِر۔ شعر کے معنی شاعر کے دل میں ہیں۔ لفظوں سے ظاہر نہیں ہوتے جہاں مکنون خاطر لفظوں سے ظاہر نہیں ہوتا وہاں طنزاً کہتے ہیں۔

اَلْمَکْتُوْبُ نِصْفُ الْمُلَاقَات۔ مقولہ۔ کسی کا خط آنا گویا اس سے نصف ملاقات ہوجاتا ہے۔ خط کی درخواست اور آرزو کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔

اُلّو کا گوشت کھایا ہے۔ بیوقوف ہوگئے ہو۔ چونکہ اُلّو کا گوشت کھانے سے عقل میں نقصان آجاتا ہے اس لئے حماقت کی بات دیکھکر یہ جملہ کہا جاتا ہے۔

الٰہی مرا بیامرز و دیگراں را تو دانی۔
خودغرض کی نسبت کہتے ہیں کہ اپنے بھلے سے کام دوسرے کی کچھ پروا نہیں۔

امانت میں خیانت تو زمین بھی نہیں کرتی۔ کہتے ہیں کہ سونپ دینے سے زمین لاش میں تصرف نہیں کرتی۔ اس لئے امانت میں خیانت ہو جانے پر یہ مقولہ بطور ملامت و الزام کہا جاتا ہے۔

امیر کو جان پیاری فقیر کو ایک دم بھاری۔ مقولہ۔ امیر کو جان زیادہ پیاری ہوتی ہے اور غریب کو دو بھر۔

امیر کے پڑوس میں خدا قبر بھی نہ بنوائے۔ مقولہ۔ غریب کے لئے امیر کا ہمسایہ اچھا نہیں ہوتا۔ مبالغے کے طور پر کہتے ہیں۔ اور یوں بھی ہے کہ امیر کے پاس قبر بھی نہ ہو۔

امیری اور فقیری کی بو چالیس برس تک نہیں جاتی۔ مقولہ۔ امارت اور فقر کا اثر بہت مشکل سے جاتا ہے۔

اناڑی کا سونا بارہ باٹ۔ ناتجربہ کار اور بدسلیقہ آدمی اپنی چیز کی قدر نہیں کرتا تہس نہس اور غارت ہو جاتی ہے۔

ان بیچاروں نے ہینگ کہاں پائی۔ یہ اس قابل کہاں۔ ان کو اتنی عقل کہاں۔

اَنت بُرا سو بُرا اَنت بھلا سو بھلا
مقولہ۔ بُرا وہ جسکا انجام برا ہوا اور اچھا اُسی کو کہنا چاہیئے جسکا انجام اچھا ہو۔ ہر بات اور ہر شخص کی اچھائی برائی کا مدار اُس کے نتیجے اور خاتمے کی اچھائی بُرائی پر ہے۔

انت بُرے کا بُرا انت بھلے کا بھلا
مقولہ۔ جو جیسا ہے اُسکا انجام بھی ویسا ہی ہوگا۔ یعنی بُرے کا انجام بُرا اور اچھے کا انجام اچھا ہوتا ہے۔

اَن تری میں روپ اور کپڑے میں چھب۔ مقولہ۔ غذا سے رنگ روپ نکلتا ہے اور پوشاک سے زیبائش ہوتی ہے۔

اِن تلوں تیل نہیں۔ بہت بے مروت ہیں۔ پسیجتے نہیں۔ رکھائی کرتے ہیں۔
بحر (رباعی) سے

روشن ہو چراغ عشق کچھ کھیل نہیں
کیا آنکھ ملائیں آنکھ سے میل نہیں
کرتی ہیں وہ پتلیاں اشارے ہمکو
کولھو میں بھی پیلو ان تلوں تیل نہیں

نواب مرزا شوق سے

آپ سے میل ہی نہ تھا گویا
اِن تلوں تیل ہی نہ تھا گویا

انسان اناج کا کیڑا ہے۔ آدمی بغیر

اناج کے زندہ نہیں رہتا۔

اندھا بادشاہ لنگڑا وزیر۔

کاٹھ کا گھوڑا لوہے کا زین۔

اندھا گرو بہرا چیلا۔ مانگے ہڑ دے بہیڑا۔ جب نائب منیب دونوں نکمے ٹھہرے تو کام سلیقے سے کیونکر ہو۔

اندھا بانٹے ریوڑیاں پھر پھر اپنوں ہی کو دے۔ اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو ہر صورت سے اپنوں ہی کو نفع پہنچائے اوروں کی نفع رسانی میں اپنی معذوری کا حیلہ کرے۔

اندھا بٹے رسی اور پیچھے بچھڑا کھائے۔ غافل اور بیوقوف کے نسبت کہتے ہیں کہ ادھر کام کرتا جاتا ہے اُدھر خراب ہوتا جاتا ہے۔

اندھا تب پتیائے جب دو آنکھیں پائے۔ کام ہو جائے تو جانیں۔ غرضمند کو جب اطمینان ہو کہ اُس کی غرض پوری ہو جائے۔

اندھا جانے آنکھوں کی سار۔ اچھی چیز کی قدر اُسی کو خوب ہوتی ہے جو اُس سے محروم ہے۔

اندھا جو ہا جھوجھے دھان۔ بد نصیب کے ناکام رہنے کی جگہ کہتے ہیں۔

اندھا دھند کہ منگل گائیاں۔ اندھیر اور اندھا دھند ہونے کی جگہ کہتے ہیں

اندھا کیا جانے لالے کی بہار۔ جس میں کسی چیز کا مادہ ہی نہوگا۔ وہ اُسکی قدر کیا جانے گا۔ اور لالے کی جگہ بسنت بھی کہتے ہیں۔

اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔ حاجتمند ہمیشہ اپنی حاجت روائی چاہتا ہے۔

اندھا گائے بہرا بجائے۔ جب کسی کام میں نا قابل ہی نا قابل جمع ہوں تو اُس جگہ کہتے ہیں کہ یہ تو وہی مثل ہوئی اندھا گائے بہرا بجائے۔

اندھا لکڑی ایک ہی بار کھوتا ہے محتاج آدمی بار بار دھوکا نہیں کھاتا ہے۔

اندھا ملّا ٹوٹی مسجد۔ یعنی جیسی روح ویسے فرشتے۔ ناقص کو ناقص ہی چیز ملتی ہے۔

اندھا نیوتے دو جنے آئیں۔ اندھے کو جب نیوتیں تو اُس کے ساتھ ایک اور شخص بھی راہ بتانے کے لئے ضرور آئے گا۔ اس لئے یہ مثل ایسے شخص کو کچھ دینے کی جگہ کہتے ہیں جس کی وجہ سے دوسرے کو دینا پڑے۔

اندھا ہادی بہرا مرشد۔ اس کی نسبت کہتے ہیں جس کے مصاحب مشیر سب کے سب نااہل ہوں۔

اندھوں میں کانا راجا - بیوقوفوں میں جو زرا بھی فہمیدہ ہو یا نالائقوں میں جو کچھ بھی جانتا ہو وہی سردار سمجھا جاتا ہے۔

اندھوں نے بازار لوٹا - کسی اَن ہونی بات پر نہایت حیرت و استعجاب سے کہتے ہیں - یعنی ایسا کام کیا جو امکان میں نہ تھا۔

اندھوں نے گاؤں مارا دوڑیو رے لنگڑو - بیوقوفوں کے رفیق بھی بیوقوف - ناکاروں کے دوست بھی ناکارے - جہاں کوئی نااہل کام خراب کرے اور مدد کے واسطے جس سے رجوع کرے وہ بھی اہل نہ ہو اس جگہ کہتے ہیں۔

اندھی پیسے کتا کھائے - بدسلیقی اور پھوہڑپن کی جگہ کہتے ہیں۔

اندھے چوہے تھوتھرے دھان
دیکھو اندھا چوہا۔

اندھے حافظ کانے راجا - عموماً مذاق سے اندھے مسلماں کو حافظ اور کانے کو راجا کہتے ہیں۔

اندھے کو رات دن برابر ہیں - نافہم اور جاہل کو اچھے برے میں تمیز نہیں ہوتی۔

اندھے کے آگے روئیے اپنی آنکھیں کھوئیے - نااہل کو نصیحت کرنا مفت اپنا سر پھرانا ہے - اور عورتیں آنکھوں کی جگہ دیدے بھی کہتی ہیں۔

اندھے کے جورو کا اللہ بیلی - جہاں کوئی شخص اپنی چیز کی اچھی طرح حفاظت اور نگرانی نہیں کر سکتا اُس جگہ بولتے ہیں۔

اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا - معذور کی بے عنوانی گرفت کے قابل نہیں۔

نوٹ - ایک کھیل بھی ہے کہ چند لڑکے جمع ہو کر ایک اُن میں سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور چاروں طرف لاٹھی گھماتا ہے اور یہ جملہ اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا کہتا جاتا ہے اور سب لڑکے اُس سے دور کھڑے ہوتے ہیں تاکہ چوٹ نہ کھائیں۔

اندھے کے ہاتھ بٹیر لگا - مثل کم حوصلہ کو اُس کی لیاقت سے زیادہ کبھی کوئی چیز مل جانے کی جگہ کہتے ہیں اور اُس چیز کو اندھے کی ہاتھ کا بٹیر کہتے ہیں اور بٹیر کی تانیث و تذکیر میں اختلاف ہونے سے لگے کی جگہ لگی اور لگا کی جگہ لگی بھی بولتے ہیں۔

اندھی نائن آئینے کی تلاش - (عو) بدصورت کو آرائش کا شوق ہونے کی

جگہ کہتی ہیں یا جو شخص ایسی چیز کا حوصلہ کرے جس کے قابل نہو۔

اندھی نگری چوپٹ راج۔ جہاں بادشاہ یا حاکم کی غفلت اور بے عنوانیوں سے اندھا دھند اور بدنظمی پھیلی ہو۔ وہاں کی نسبت کہتے ہیں۔ خانصاحب ؎

اندھی نگری راج چوپٹ شہر میں اندھیر ہے
سگے مرے جو جاہے جس کو وہی تہمت آجکل

اس کو کئی طور پر بولتے ہیں۔

اندھی نگری چوپٹ راجا۔ اندھا راجا چوپٹ نگری
اندھیر نگری چوپٹ راج۔ اندھیر نگری چوپٹ راجا
ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا۔ اُلٹی نگری تلپٹ راجا

ان دیکھا چور ساہ برابر۔ مقولہ۔ بے دیکھے کیونکر چوری لگائی جائے۔

انڈے ببول میں بچے کھجور میں۔ کوئی چیز کہیں ہے کوئی چیز کہیں۔ ضرورت کی چیزیں مہیا اور یکجا نہونے کی جگہ کہتے ہیں۔

انڈے سیوے کوئی بچے لیوے کوئی۔

انڈے سیوے فاختہ کوّے میوے کھائیں۔ مشقت کرے کوئی اور مزے اُڑاے کوئی اور۔

انڈے ہوں گے تو بچے بہت ہو رہیں گے۔ جڑ قائم ہو گئی تو سرسبزی ہو ہی جائے گی۔ درخت سلامت رہے گا تو پھلوں کی کیا کمی۔

اندیشہ کردن کہ چگویم بہ از پشیمانی کہ چرا گفتم۔ پہلے یہ سوچنا کہ کیا کہوں اس سے بہتر ہے کہ بے تامل کہکر پچھتایا کرے۔

اَن کے دھن پر چور راجا۔ (پرائے مال) جو شخص پرائے مال پر قبضہ کر کے مالدار بن بیٹھے اُس کی نسبت طنز سے کہتے ہیں۔

اُنگلی پکڑتے پہنچا پکڑا۔ ذرا سا سہارا پاکر پاؤں پھیلائے یا تھوڑے ہی سے التفات پر بڑھ چلے۔

اِن نینوں کا یہی بسیکھ وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ۔ (خواص) مقولہ۔ دنیا کے نیرنگ اور انقلاب حال کی نسبت کہتے ہیں خاصکر جب عیش کے بعد مصیبت کا سامنا ہو۔

ان ہونی ہونی نہیں اور ہونی ہوون ہار۔ مقولہ۔ ناشدنی بات کا ہونا محال ہے اور شدنی ہو ہی کے رہتی ہے۔

اوچھی پونجی خصم کو کھائے۔ (مالک) مقولہ۔ (عوام) تھوڑی پونجی سے بیوپار کرنے کا نتیجہ زیرباری اور تباہی کے سوا کچھ نہیں ہوتا کھاپی کے بیکھا ڈیوڑھا برابر ہو جاتا ہے

اوچھے کی پیت بالو کی بھیت۔ کمظرف کی دوستی اور بالو کی دیوار برابر ہے یعنی نہ

اُس کو قیام نہ اس کو ثبات ۔

اوچھے کے گھر کھانا جنم جنم کا طعنہ ۔ مقولہ ۔ کم ظرف تھوڑا سا احسان کر کے ہمیشہ طعنے دیا کرتا ہے ۔

او خویشتن گم است کرا رہبری کند ۔ جو شخص خود کسی قابل نہیں ہے وہ دوسرے کے لئے کیا کر سکتا ہے ۔ فقرہ ۔ میر صاحب پر خود ہی عتاب ہے وہ میری سفارش کیا کریں گے او خویشتن گم است کرا رہبری کند ۔

اُدھو کا لین نہ مادھو کا دین ۔ سب جھگڑوں سے الگ کمال بے فکر ہونے کی جگہ کہتے ہیں کہ نہ کسی کے لینے میں نہ دینے میں ۔

اوروں کے نام انڈے بچے ہمارے نام ککلاک ۔ اسکا بیتا گ کہتے ہیں یعنی اوروں کے واسطے سب کچھ ہے اور ہمارے لئے مجبوری ظاہر کیجاتی ہے ۔

اوڑھی چادر ہوئی برابر میں بھی شاہ کی خالہ ہوں ۔ (ع‌و) تھوڑی سی استطاعت پر اترا جانے اور غرور کرنے کی جگہ کہتی ہیں ۔

اوسر چوکی ڈومنی گاوے تال بے تال ۔ ابتدا کا بگڑا ہوا بہت خراب نکما ہوتا ہے ۔

اوسر کھیت میں کیسر (زعفران) ۔ بدصورتوں میں خوبصورت ۔ نااہلوں میں اہل پیدا ہونے کی جگہ کہتے ہیں ۔

اوسوں پیاس نہیں بجھتی ۔ زیادہ خواہش میں تھوڑی چیز ملنے کی جگہ کہتے ہیں ۔ یعنی اس سے آسودگی نہیں ہوسکتی ۔

میر ؎

دل کے دو اشک سے نہ نکلی بھڑاس
اوسوں بجھتی نہیں ہے پیاس کہیں

شعرا نے اوس سے اور اوسوں سے بھی کہا ہے ۔ نکہت ؎

آب خنجر سے گلو تر نہوا
اوس سے پیاس کا بجھنا معلوم

جرأت ؎

فقط باتوں سے پائے تشنہ وصل آہ کیا تسکین
کہیں بجھتی بھی ہے پیارے بجھائے پیاس اوسوں سے

اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں سے کیا ڈر ۔ یعنی جب ایک خطرناک امر اختیار کر لیا تو اب اُس کے ضرر سے کیوں اندیشہ کریں ۔ نکہت ؎

مژہ کا خوف کیا دل غرق چاہ ناف دلبر ہے
دیا جب اوکھلی سر تو پھر دھمکوں سے کیا ڈر ہے

آشفتہ ؔ ؎

یار کے خاطر سے سب سے درگزر کرتے ہیں ہم
اپنی جانبازی کا کب خوف و خطر کرتے ہیں ہم
ایک سر ہے جسکا جی چاہے سو آکر کاٹ لے
اوکھلی میں سر دیا دھمکوں سے کب ڈرتے ہیں ہم

اوگھٹ چلے نہ چوپٹ گرے ۔

مفعولہ۔ نہ کجروی اختیار کرے نہ مصیبت میں پڑے۔ ہر کام سوچ سمجھ کے کرنا چاہئے۔

نوٹ۔ سنسکرت میں اس کی اصل اپ گھٹ ہے اپ کے معنی الگ اور گھٹ کے معنی گھاٹ (دریا کا) کے ہیں۔

اوّل سنجش بعدہٗ بپو کہ بے کم و کاست۔ پہلے معاملہ کو جانچ پڑتال لو تب عیب نکالو۔

اوّل اندیش وانگہے گفتار۔ پہلے سوچ لو تب بولو۔

اولتی کا پانی بلینڈی نہیں چڑھتا۔ یعنی کمینہ شرافت کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اسی طرح ہر ایک ناممکن امر کی نسبت کہتے ہیں۔ نظم؎

دل کو اس سرو کے یہ رشک کریں کیا پانی
اولتی کا تو بلینڈی نہیں چڑھتا پانی

اوّل خویش بعدہٗ درویش۔ پہلے اپنے اعزا کے ساتھ سلوک کرنا چاہئے اس کے بعد اغیار سے۔

اوّل طعام بعدہٗ کلام۔ مفعولہ۔ جہاں کوئی کھانا کھاتے میں باتیں بہت کرتا ہے اسے روکنے کو کہتے ہیں۔ اور عام طور پر اس جگہ کہتے ہیں کہ کھانا اگر تیار ہو تو کھا لے اس کے بعد اور کوئی کام کرے۔

اوّل مرنا آخر مرنا پھر مرنے سے کیا ڈرنا۔ جو بات ہونے والی ہے اس کے اندیشے میں گھلنا بیکار ہے۔

اُولی میں چُول دہی میں مُوسل۔
(مجہول) (مجہول)

(ع و) اُس جگہ بولتی ہیں جب کسی بات کے ذکر میں کوئی اور بات جس کو اُس ذکر سے کچھ مناسبت نہ ہو چھیڑ دی جائے۔ یا ہوتے ہوئے کام میں کوئی اڑنگا لگ جائے۔

اَوَلوں کا مارا کھیت باقی کا مارا گاؤں چلموں کا مارا چولھا نہیں پنپتا۔ مقولہ۔ مطلب لفظوں سے ظاہر ہے۔

اونٹ برابر ڈیل بڑھا پایا پر ویش بھر عقل نہ آئی۔ کسی بیوقوفی کے موقعے کی بات پر کہتے ہیں کہ اتنے بڑے ہو گئے شعور ذرا نہیں۔

اونٹ بلبلاتا ہی لدتا ہے۔ اس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی شخص کام کرتے وقت بڑبڑاتا جائے۔

اونٹ بہے جائیں گدھا کہے مجھے تھاہ ہی نہیں۔
اونٹ ڈوبیں بھیڑیں تھاہ مانگیں۔ اُس جگہ کہتے ہیں جہاں کسی امر میں بڑے بڑوں کی حقیقت نہ ہو اور ادنیٰ آدمی اپنی نسبت شکایت کرے۔

اونٹ جب پہاڑ کے نیچے آتا ہے تب آپ کو نیچ سمجھتا ہے۔ اپنے سے زبردست کا مقابلہ ہونے پر قدر عافیت معلوم ہوتی ہے۔

اونٹ چڑھے بوٹ مانگے۔ بے موقع اور بے محل بات کرنے کی جگہ کہتے ہیں۔

اونٹ چڑھے کتا کاٹے۔ اسکا کئی جگہ استعمال ہے۔ (۱) خلاف عقل اور امر محال کی نسبت کہتے ہیں یعنی جو شخص اونٹ پر سوار ہے اس کو کیونکر کتا کاٹ سکتا ہے۔ (۲) اس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی شخص باوجود محفوظ مقام پر ہونے کے ڈرا جائے۔ (۳) جب شامت آتی ہے تو لاکھ احتیاط کیجیے مگر ضرر پہنچ ہی جاتا ہے۔

اونٹ دغتے گئے تکڑ بھی دغنے آئے۔ اس جگہ کہتے ہیں جہاں اعلیٰ کو دیکھکر ادنی بھی اس بات کا حوصلہ کرے۔ اور یوں بھی بولتے ہیں اونٹ داغے جاتے تھے تکڑ نے ٹانگ پھیلائی کہ مجھے بھی داغو۔

اونٹ دیکھیے کس کل بیٹھے یا بیٹھتا ہے۔ کسی معاملے کی نسبت کہتے ہیں کہ دیکھنا چاہیے کیا ظہور میں آئے اور انجام کار کیا ہو۔ جرأت ؎

کیا دکھاتا ہے یہ چرخ بے مہار
بیٹھتا ہے اونٹ کس کل دیکھیے

اور کل کی جگہ پہلو اور کروٹ بھی کہتے ہیں۔

نصیر ؎

گرچہ مجنوں نے کہا ناقے سے پارے سارباں
ایک دن لیلیٰ سے کہہ کچھ تو ہمارے واسطے
دل میں اس کے پر یہی ڈیکار رہا اب دیکھیے
بیٹھتا ہے اونٹ کس پہلو ہمارے واسطے

اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی۔

اونٹ کی کون سی کل سیدھی۔

(عو) بے ڈھنگے آدمی کی نسبت کہتی ہیں۔ جسکا کوئی قول کوئی فعل ٹھیک نہو۔ سرور ؎

بہر رخ کجرو کے قول میں نیش سیدھی ہے
اونٹ رے اونٹ تری کون سی کل سیدھی ہے

رق ؎

ٹیڑھا ید قدرت نے بنایا ہے جنھوں کو
دیکھے گا نصیر اُن کی نہ توبیشت برابر
مشہور ہے کل اونٹ کی ہے کون سی سیدھی
کج وضع نہیں رکھتے کبھو بیشت برابر

اونٹ سستا ہے پٹا مہنگا ہے۔

اصل سے بالائی خرچ زیادہ ہے۔ فقرہ۔ ایک روپیہ کا کپڑا دو روپیے درزی کی سلائی دی جائے یہ وہ مثل ہوئی اونٹ سستا ہے پٹا مہنگا ہے

اونٹ سے بڑے نام چھوٹے خان۔ کہنے کو تو ذرا سے ہیں مگر بڑے بڑوں کے کان کاٹے ہیں۔

اونٹ کی پکڑ عورت کے مکرّ سے خدا بچائے - مقولہ - یعنی اونٹ کاٹنے کے لئے جس جگہ پکڑ لیتا ہے نہیں چھوڑتا اور عورتوں کو غضب کا مکر آتا ہے جس سے انسان دھوکا کھا ہی جاتا ہے بیشتر عورت کی مکاری کے بیان میں بولتے ہیں -

اونٹ کی پکڑ کتّے کی جھپٹ - مقولہ - کتا جس وقت جھپٹتا ہے رُکتا نہیں اور اونٹ پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں -

اونٹ کے پیٹ میں مینگنیاں کون بناتا ہے - عقلی ہوئی بات پر کسی کے تعجب کرنے پر کہتے ہیں کہ یہ تو وہی مثل ہوئی "اونٹ کے پیٹ میں مینگنیاں کون بناتا ہے -

اونٹ کی چوری نہورے نہورے - اُس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی شخص ایسی بُرائی کرکے چھپانا چاہے جو چھپ نہ سکتی ہو -

اونٹ کے گلے میں بلّی - وہاں بولتے ہیں جہاں اصل سے بڑھکر فرع کی قیمت ہو یا جس جگہ ایک کے ساتھ دوسری چیز بھی ناچار گلے پڑے -

نوٹ - ایک شخص کا اونٹ کھو گیا تھا اُس نے تنگ آکر قسم کھائی کہ اگر ملے گا تو ٹکے کو بیچڈالوں گا اتفاق سے اونٹ مل گیا ایفائے قسم کے لئے اُس کو سخت تردد پیش آیا اُس کے ایک دوست نے صلاح دی کہ اس کے گلے میں بلّی باندھو اور اشتہار دو کہ ٹکے کو اونٹ بیچتا ہوں اور دو سو روپئے کی بلّی اور شرط یہ ہے کہ خریدار کو دونوں ایک ساتھ لینا ہوں گے اُس وقت سے یہ مثل ہوگئی -

اونٹ کے گلے میں میانہ - حیرت انگیز اور تعجب خیز بات کی نسبت کہتے ہیں -

نوٹ - مشہور ہے کہ ایک لالہ صاحب میانے میں سوار کہیں جاتے تھے راہ میں ہرے ہرے بوٹ بکتے دیکھ کر جی بھر آیا اور مول لیکر میانے میں رکھ لئے اتفاق سے ایک اونٹ میانے کے برابر ہو کر نکلا اور بوٹ دیکھکر میانے میں گردن ڈال دی لالہ صاحب بدحواس ہو کر ایک طرف کو دبک رہے اور اونٹ نے مُنہ میں پیڑ لیکر دوسری طرف سے گردن نکالی تو میانہ اُس کے گلے میں تھا اب جو دیکھتا ہے وہ چلّاتا ہے اونٹ کے گلے میں میانہ "اونٹ کے گلے میں میانہ" جب سے یہ مثل مشہور ہوگئی -

اونٹ لدے بیگاری - اس جگہ بولتے ہیں جہاں کسی کو خواہ مخواہ کسی کا کام

کرنا پڑے۔

اونٹ مرا کپڑے کے سر۔ ایک چیز کا نقصان دوسری چیز کے نفع سے پورا کرنے میں کہتے ہیں۔

نوٹ۔ مشہور ہے کہ ایک پارچہ فروش نے کچھ روپیہ جمع کر کے اونٹ خریدا اتفاق سے تھوڑے دنوں کے بعد اونٹ مر گیا۔ تاجر کو اس گھاٹے کا نہایت صدمہ ہوا اور اونٹ کی قیمت کا پرتا کپڑے پر پھیلا دیا۔ جو تھان دس روپے کا تھا اس کے پندرہ روپے کر دئے اس وقت سے یہ مثل ہو گئی۔

اونچی دکان پھیکا پکوان۔ نام بڑا اور درشن تھوڑے۔ نام اور شہرت کے خلاف پائے جانے کی جگہ کہتے ہیں جرأت سے

رکھتا ہے جو مہرومہ سے گردوں دونان
اس کھانے پہ کوئی گیا ہو اسکا مہمان
بس دیکھ لی اس کی گرم بازاری واہ
اونچی دکان اور پھیکا پکوان

اونچے سے گرا سنبھل سکتا ہے نظروں سے گرا نہیں سنبھلتا۔ مقولہ۔ آدمی جہاں نظروں سے گرا بس گرا۔ پھر عزیز نہیں ہوتا۔

اونچے نیچے بوئی کیاری جو اُبجے سو تھائی ہماری۔ جب ایک کام اختیار کر لیا تو اسکا نتیجہ اچھا ہو یا برا بہرحال اُٹھانا ہی پڑے گا۔

اوندھی کھوپری اُلٹی مت۔ احمق کی بیوقوفی کے نسبت کہتے ہیں۔

اونگھتا جائے مُوے کی خبر لائے۔ سست نوکر کی نسبت کہتے ہیں کہ اسکی قطع ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ کام اچھا کر کے نہ آئے گا۔ اور مُوے کی جگہ سوتے بھی بولتے ہیں۔

اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ۔ جہاں کوئی شخص کسی بات پر پہلے سے آمادہ ہوا اور پھر اس کو ایک حیلہ بھی ہو جائے تو اس جگہ یہ مثل کہتے ہیں۔ ناسخ؎

مر رہا تھا آپ میں ناحق ہوا بدنام تو
اونگھتے کو ٹھیلتے کا اک بہانہ ہو گیا

اونگھنے کو سوجانے کیا دیر۔ جب ایک امر کا مادہ موجود ہے تو اُسکا وقوع میں آجانا کتنی بڑی بات ہے صبا؎

عشق کہتے ہیں جسے وہ موت کا پیغام ہے
اونگھنے کو کچھ نہیں ہے دیر سوجاتے ہوئے

اے باد صبا ایں ہمہ آوردہٴ تست۔ یہ مصرع بطور مثل استعمال ہو گیا ہے یعنی یہ سارا فساد تمہارا ہی اُٹھایا ہوا ہے۔

ایستر کے گھر تیستر باہر باندھوں کہ بھیتر۔ کم ظرف کو جب کوئی چیز مل جاتی ہے تو بولا جاتا ہے اور طرح طرح

اُس کی نمود چاہتا ہے۔

ایجاد بندہ اگرچہ گندہ۔ جب کوئی اپنے بیہودہ ایجاد کی تعریف کرتا ہے تو اُس جگہ طنز سے کہتے ہیں۔

ایران چوری نہ پیران دغا بازی۔ (عو) اپنی برأت کی جگہ کہتی ہیں۔ کہ ہم کچھ دھڑکا نہیں نہ ہم کسی کے لینے میں نہ دینے میں۔

اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی۔ اُس جگہ کہتے ہیں جہاں اپنی ہی ذہانت ولیاقت اپنی مصیبت اور ضرر کا باعث ہو۔

اے زر تو خدا نہ ولیکن بخدا ستار عیوب و قاضی الحاجاتی۔ روپے کے کاربرآر ہونے کی تعریف میں مبالغتہً کہتے ہیں کہ ہر عیب اِس سے چھپ جاتا ہے اور تمام حاجتیں رفع ہو جاتی ہیں۔

ایسا ویسا بھاتا نہیں خوان ملوکا آتا نہیں۔ یعنی جو کچھ میسر ہے وہ پسند نہیں اور جیسا چاہتے ہیں ویسا جُڑتا نہیں۔ اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو محتاج ہو کر عالی دماغی اختیار کرے۔

نوٹ۔ اس کی اصل ملوکا نہ معلوم ہوتی ہے مگر مثل میں اسی طرح ہے۔

ایسر آئیں دلدّر جائیں۔ یعنی دولت آئے اور نحوست دفع ہو۔ ہندو عورتیں دوالی کی پچھلی رات کو ایک پرانا سوپ لیکر گنّے کے ٹکڑے سے مکان کے کونے کونے کو بجاتی اور یہ الفاظ زبان سے کہتی پھرتی ہیں۔ اور بعض عورتیں سوپ جب خریدتی ہیں تو اس کے بندھن اس طرح شمار کرتی ہیں کہ ایک بندھن پر ایسر اور دوسرے بندھن پر دلدّر اگر ایسر پر بندھن ختم ہوتے ہیں تو اس کو مسعود اور دلدّر پر ختم ہوتے ہیں تو اس کو منحوس سمجھتی ہیں۔

ایسر سے بھینٹ نہیں دلدّر سے بگاڑ۔ جب اعلیٰ سے رسم و راہ غیر ممکن ہے تو ادنیٰ کی دوستی کیوں ترک کیجئے۔ اس حالت میں اُسی کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔

ایسر گئے دلدّر آئے۔ اچھے دن گئے نحوست پھٹ پڑی۔

ایسے آدمی کے دیدے میں پیچ لیسا دیجئے۔ عورتیں شوخ دیدہ اور ڈھیٹ کی نسبت کہتی ہیں۔

ایسے پر تو ایسی کاجل دئے پر کیسی بغیر بناؤ سنگار کے تو یہ عالم ہے کہ اگر بناؤ سنگار ہو تو خدا جانے کیا آفت ڈھائے اور اس جگہ استعمال کرتے ہیں جہاں کوئی بے اختیاری کی حالت میں بد مزاجی کرے۔

ایسی کیا تیرے ہی تلے گنگا بہی ہے

شیخی باز اور لاف زن سے کہتے ہیں یعنی تجھ میں کون ایسی خصوصیت ہے کہ جو تو چاہے گا وہی ہوگا۔

ایسی کیا قاضی کی گدھی چرالی ہے۔ یعنی میں نے کیا جرم کیا ہے۔ مجھے ڈر کاہے کا ہے۔

ایسے گئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ یعنی معدوم محض ہو گئے نشان تک باقی نہ رہا۔

ایسے لڑکے بہت کھلائے ہیں۔ دیکھو ایسے تو میرے جیب میں پڑے ہیں۔

ایسے ہوتے تو عید بقر عید کے کام آتے۔ نکمے آدمی کی نسبت جو کسی قابل نہ ہو ظرافتاً کہتے ہیں۔ اور بعضے اسیقدر بولتے ہیں۔ ایسے ہوتے تو عید کے کام آتے۔

ایک آنکھ پھوٹتی ہے تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ جب آدمی کا ایک بچہ مرجائے تو چاہئے دوسرے کو عزیز رکھے اور اُس سے غافل اور بے پروا نہ ہو۔ یہ مثل عورتیں سمجھانے کے طور پر بولتی ہیں۔

ایک آنکھ میں لہر بہر ایک میں قہر خدا کا قہر۔ (عو) اُس جگہ بولتی ہیں جہاں کوئی شخص اپنی اولاد یا عزیزوں میں سے ایک پر بہت لطف اور مہربانی کرے اور دوسرے کو محروم رکھے۔ اور اُس جگہ بھی کہتی ہیں جہاں کوئی شخص گھڑی بھر میں مہربان ہو جائے اور گھڑی بھر میں بُری طرح پیش آئے۔

ایک آنکھ یہ ایک آنکھ وہ۔ (عو) دو لڑکوں کے ساتھ برابر محبت کرے اور یکساں سمجھے اس کی جگہ کہتی ہیں۔

ایک آوے کے برتن ہیں۔ سب ایک ہی سے ہیں۔ ایک ہی گھرانے کے ہیں۔ بیشتر ہجو کی جگہ کہتے ہیں۔ فقرہ۔ اجی اُن کا شکوہ ہی کیا جیسے چھوٹے ویسے بڑے سب ایک آوے کے برتن ہیں۔

ایک انار سو بیمار۔ جہاں چیز تھوڑی ہو اور حاجتمند بہت اُس جگہ بولتے ہیں۔ تسلیم ؎

ایک معشوق کتنے عاشق زار
ہے مثل ایک انار سو بیمار

اور اس طرح بھی بولتے ہیں۔ ایک انار صد بیمار۔

ایک انڈا وہ بھی گندا۔ ایک بیٹا وہ بھی نالائق۔ اور اسی طرح ہر شے کی نسبت کہتے ہیں جو ایک ہی ہو اور بیکار ہو۔

ایک انگور سو زنبور۔ دیکھو ایک انار سو بیمار۔ اور یوں بھی کہتے ہیں ایک انگور صد زنبور۔

ایک اور ایک گیارہ۔ مقولہ۔ چونکہ ایک ہندسے پر ایک اور بڑھانے سے گیارہ کا عدد پڑھا جاتا ہے اس لئے اُس جگہ

کہتے ہیں جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ ایک سے دو بہت ہوتے ہیں۔ اور اس کو کئی طرح بولتے ہیں۔ ایک اکیلا دو سے گیارہ ایک اکیلا دو کا میلا۔

ایک اینٹ کے واسطے محل گرانا۔ کمتر بات کے واسطے بڑا نقصان اٹھانا بیوقوفی ہے۔

ایک بال چل نہیں۔ سر مو فرق نہیں۔ میر ؎

آوارہ میرے ہونے کا باعث وہ زلف ہے
کافر ہوں اس میں ہووے اگر ایک بال چل

اب بال برابر فرق نہیں زیادہ بولتے ہیں۔

ایک بچے کی ماں گیا اور سو روپے کی پونجی گیا۔ مقولہ۔ یعنی یہ دونوں باتیں وقعت کا باعث نہیں ہوتیں۔ نہ سو روپے کی پونجی پونجی کہی جاسکتی ہے نہ ایک بچے کی ماں بچے والی۔

ایک بوٹی سو کتے۔ ایک سو بیمار۔ عوام بولتے ہیں۔

ایک بولی تین کام۔ ایک وقت میں کئی کاموں کی تعمیل ہونے کی جگہ طنز سے کہتے ہیں۔

اے زر فرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش۔ فرصت کو ہاتھ سے نہ جانے دے فوراً کام کرے اس لئے کہ قابو ہر وقت نہیں رہتا۔

ایک پانی ناؤ کو ڈبوتا ہے۔ مقولہ۔ ایک کی بد چلنی سے گھر کا گھر تباہ ہو جاتا ہے۔

ایک پانی کی کسر ہے۔ ایک مرتبہ بارش کی اور حاجت ہے صرف ایک بار سینچنے اور پانی دینے کی ضرورت باقی ہے۔ فقرہ۔ کھیتی کا حال اچھا ہے صرف ایک پانی کی کسر ہے۔

ایک پر کے سو کوے بناتا ہے۔ ایک بات کی سو باتیں بناتا ہے۔ بات میں سو شاخسانے نکالتا ہے۔ فریبی اور چالاک آدمی کی نسبت کہتے ہیں۔

ایک پڑا لوٹے دوسرا کہے مجھے جوکھی دے۔ اس جگہ کہتے ہیں جہاں ایک شخص کسی لذت کا نتیجہ بھگت رہا ہو اور دوسرا ناعاقبت اندیشی سے اس سے اعلیٰ تر کی خواہش کرے۔ سرور ؎

کچھ عجب رسم ہے اس میکدۂ دنیا کی
ایک تو لوٹے پڑا دوسرا جوکھی مانگے

ایک پنتھ دو کاج۔ اس جگہ کہتے ہیں جہاں ایک تدبیر میں دو کام سرانجام پائیں اسی جگہ فارسی میں بیک کرشمہ دو کار کہتے ہیں۔

ایک ترکش کے تیر ہیں۔ دیکھو ایک آوے کے برتن ہیں۔ ظفر ؎

چشم کے دنبالے سے کہتے ہیں مژگان و نگاہ

قتل کو عاشق کے تم دونوں ہو اک ترکش کے تیر

ایک تندرستی ہزار نعمت ۔ مقولہ ۔ یعنی تندرستی سب نعمتوں پر غالب ہے ۔ آدمی لاکھ دولتمند اور صاحب ثروت ہو جب تندرست ہی نہیں تو کچھ نہیں ۔ اور تندرستی ہزار نعمت بھی کہتے ہیں ۔

ایک تنکے کا بھی احسان بھاری ہوتا ہے ۔ احسان چاہے تھوڑا سا کیوں نہ ہو مگر احسان اٹھانے والے پر اُسکا بہت بار ہوتا ہے ۔ بحر ؎

ایک تنکے کا بھی احسان بہت بھاری ہے
پلّہ جھک جاتا ہے آنکھوں کا ترازو کی طرح

نوٹ ۔ یہ مقولہ بغیر ایک کے بھی مستعمل ہے ۔

ایک تو آپ دوسرے بغل جاب ۔ اول تو خود ہی بے موقع اور بے وقت آ نکلے دوسرے اپنے ساتھ ایک اور کو بھی لگا لائے ۔

ایک تو باولی تس پر بھوتوں کھدیری ۔ ایک عیب تو پہلے ہی سے تھا دوسرا اور پیدا ہو گیا ۔

ایک تو تھا ہی دیوانہ تسپر آئی بہار ۔ آوارہ کے لئے آوارگی کا سامان مہیا ہو گیا اب خدا ہی حافظ ہے ۔ فصیح تسپر کی جگہ اُس پر بولتے ہیں ۔

ایک تو چوری دوسرے سر زوری ۔ اُس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی قصور کرکے نہ ڈرے اور اُلٹے ڈھٹائی کی باتیں کرے اور دوسرے کی جگہ اُس پر اور سر زوری کی جگہ سینہ زوری بھی بولتے ہیں ۔ نواب مرزا شوق ؎

اب کہاں تک کروں میں غمخوری
ایک تو چوری اُس پہ سر زوری

ایک تو شیر دوسرے بکتر پہنے ۔ ایک تو مہیب اور غصہ ور تھے ہی دوسرے ذی اختیار ہو گئے ۔

ایک تو کانی جانی دوسرے پوچھنے والوں نے جان کھائی ۔ (عو) یعنی عیب دار کو ایک تو اپنے عیب کا افسوس دوسرے لوگ اور اُسکا ذکر چھیڑ چھاڑ کے شرمندہ کرتے ہیں ۔

ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا ۔ یعنی ایک تو بُرے تھے ہی دوسرے اور بھی بُرائی کے اسباب پیدا ہو گئے ۔

ایک تو میاں اونگھتے اُس پر کھائی بھنگ ۔ (عو) جب کوئی کاہل اور سست آدمی عمداً ایسا فعل اختیار کرے جو کاہلی بڑھ جانے کا باعث ہو اُس جگہ بولتی ہیں ۔ اور اُس پر کی جگہ دوسرے بھی کہتے ہیں ۔

۱۶۸۲۶

ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی
(عو) ایک خاندان یا ایک نسل کے دو شخص
ایک ہی نظر سے دیکھے جاتے ہیں اگرچہ دونوں
کی حیثیت مختلف ہو۔
ایک ٹکا میری گانٹھی کدو کھاؤں
یا ما کھی۔ (عو) کم ظرف کی نسبت بولتی
ہیں جو ذرا سی چیز پر اتراتا ہے۔
ایک جان دو قالب۔ کمال اتحاد اور
انتہا کی دوستی کی جگہ کہتے ہیں۔ صبا ؎
ہم تم ہیں ایک جان دو قالب
آپس میں بڑی محبتیں ہیں
نسیم نے ایک جان دو تن بھی کہا ہے۔
گلزار نسیم ؎
اک جان دو تن تھے سرو بالا
صحبت کا مزا ہوا دوبالا
ایک جان ہزار امید۔ جب تک دم
میں دم رہتا ہے آدمی کے ساتھ ہزاروں
امیدیں لگی رہتی ہیں اور جان کی جگہ دم
بھی بولتے ہیں۔ مسرور ؎
طرفہ دکھلاتی ہے بہار امید
ہے مثل ایک دم ہزار امید
ایک جان ہزار غم } ایک شخص پر
ایک دل ہزار داغ } طرح طرح کی
مصیبتیں ہونے کی جگہ کہتے ہیں۔
سودا ؎

اے لالہ گو فلک نے دیئے تجھکو چار داغ
چھاتی مری سراہ کہ اک دل ہزار داغ
اور اس کو اور الفاظ کے ساتھ بھی بولتے ہیں
ایک دل ہزار آفت ایک دل ہزار آہ ہے
ایک جو کی سو لٹھا روٹی بھگت کہیں
بھگتا تن کھوٹ۔ (عو) اس جگہ کہتی ہیں
جہاں ہزار جز رسی پر بھی فضول خرچی کا
الزام لگایا جائے۔
ایک چپ لاکھ بلا ٹالتی ہے۔
مقولہ۔ چپ رہنے میں بہت سی آفتوں
سے نجات ہوتی ہے۔ بلال ؎
ایک چپ لاکھ ٹالتی ہے بلا
تحمل بھی آپ کا ہے گویا فیض
جانصاحب ؎
ایک چپ لاکھ ٹالتی ہے بلا
میں نہ بولوں کوئی ہزار الجھے
اور لاکھ کی جگہ ہزار اور سینکڑ بھی بولتے ہیں۔
ایک چھینکے ایک ناک کٹے۔ آدھا
کام کوئی کرے اور آدھا کوئی سر انجام دے
طرز سے کہتے ہیں۔
ایک حمام میں سب ہی ننگے
ہیں۔ جتنے ہیں سب کا ایک ہی رنگ
ہے کون کسکو برا کہے۔
ایک خطا دو خطا تیسری خطا مادر
بخطا۔ دو ایک مرتبہ چوک ہو جانا

مقتضائے بشریت ہے مگر بار بار کی خطا
رذالت اور شرارت کی دلیل ہے کسی سے
بار بار خطا سرزد ہونے پر یہ جملہ بطور ملامت
کہتے ہیں۔

ایک در بند ہزار در کھلے۔ کسی جگہ
سے آمدنی بند ہوتے یا نوکری جاتی رہنے کی
جگہ تسلی کے طور پر کہتے ہیں۔ یعنی خدا
مسبب الاسباب ہے ایک جگہ سے قطع
تعلق ہو گیا تو دوسری جگہ کوئی صورت
ہو جائے گی۔

ایک دل یاروں میں ایک چوکیداروں
میں۔ (عو) یعنی اُدھر بھی خیال لگا ہوا
ہے اور ادھر بھی۔ کام کیونکر ٹھکانے سے
ہو۔ بیشتر ماما اصیلوں کو بے توجہی سے
کام کرنے پر کہتی ہیں۔

ایک دم کا دمامہ ہے۔ چند روزہ
زندگی کے لئے کیا کیا سامان کرنا پڑتے ہیں
زندگی کی ناپائداری کی نسبت کہتے ہیں۔

ایک دم میں ہزار دم۔ بیشتر مریض
کے جان بلب ہونے میں ڈھارس دینے
کے طور پر بولتے ہیں۔ یعنی ایک پل
میں خدا جانے کیا سے کیا ہو جاتا ہے
شاید مریض اچھا ہو جائے ؎

جو درد ہجر بتاں سے تیرے سو نیم دم ہے تو کیا الم ہے
خدا کو کر اپنے یاد جرات کہ ایک دم میں ہزار دم ہے

؎ نومید مصحفی سے نہ ہو یار وقت نزع
تو نے نہیں سنا ہے کہ اک دم ہزار دم

ایک دن کا مہمان دو دن کا مہمان
تیسرے دن کا بلا ہے جان۔ مقولہ۔
دو ایک دن مہمان کی خاطر ہو سکتی ہے
پھر وبال ہو جاتا ہے۔

ایک دن کا مہمان گلاب کا پھول
دوسرے دن کا مہمان کنول کا
پھول تیسرے دن کا مہمان گھر
کنیوں گیا بھول۔ مقولہ یعنی مہمان
کی خاطر جیسی پہلے روز ہوتی ہے ویسی
دوسرے دن نہیں ہوتی اور تیسرے روز
تو دو بھر ہو جاتا ہے۔

ایک دن کے تین سو ساٹھ دن۔
بدلا لینے کو سال بھر پڑا ہے۔ یعنی کبھی نہ
کبھی موقع مل ہی جائے گا۔

ایک ڈوبے تو جگ سمجھاوے
یہاں تو سب جگ ڈوبا جائے۔
یعنی ایک شخص خطا پر ہو تو اور لوگ
سمجھا کر اس کو راہ پر لائیں یہاں تو سب
کے سب عقل کے دشمن ہیں کون کس کو
ہدایت کرے۔

ایک رتی باون تولے۔ اکسیر کی نسبت
کہتے ہیں جس سے باوجود ذرا سی ہونے کے
بہت سا سونا بن جاتا ہے۔ سحر ؎

ایک رتی میں یہاں نبتے ہیں باؤن تولے
کیمیاگر نہ سنیں خاکِ شفا کی تعریف

ایک سر ہزار سودا - ایک آدمی اور ہزار کام - ایک دل اور سو طرح کی فکریں ایک دل اور بہت سی تمنائیں - امیر؎

دل میں بھرتے ہیں خال و خط و زلف
مجھکو اک سر ہزار سودا ہے

نصیر؎

خیالِ زلف بتاں دل میں یاد رکھتے ہیں
سر ایک رکھتے ہیں سودا ہزار رکھتے ہیں

ایک سے ایک اعلیٰ - سبحان ربی الاعلیٰ - اُس جگہ طنز سے کہتے ہیں جہاں بدی اور شرارت میں ایک سے ایک بڑھا ہوا ہو۔

ایک سے دو بھلے - مقولہ - اکیلے سے دُکیلے بھلے - تنہائی سے کسی کا ساتھ رہنا اچھا - بیشتر سفر کے حالت میں ساتھی کے ملجانے کی جگہ کہتے ہیں۔

ایک شیر مارتا ہے سو لومڑیاں کھاتی ہیں - ہمّت والے ایک اپنی کمائی سے بہت سے واماندوں کی پرورش کرتے ہیں - اور لومڑی کی جگہ گیدڑ بھی کہتے ہیں۔

ایک غریب کو مارا تھا تو نو من چربی نکلی تھی - جب کوئی شخص اپنی مسکینی اور غریبی کا اظہار کرے اور وہ دراصل غریب نہو تو اُس جگہ یہ جملہ طنزاً کہتے ہیں۔

ایک کا منہ شکر سے بھرا جاتا ہے سو کا منہ خاک سے بھی نہیں بھرا جاسکتا - مقولہ - یعنی ایک شخص کی کاربراری تو ہر طرح ہو سکتی ہے مگر بہت لوگوں کی تھوڑی حاجت روائی بھی دشوار ہوتی ہے

مرزا والا جاہ عاشق؎

ایک سائل ہو تو بوسہ وہ شکر لب دے اُسے
سیکڑوں کے منہ کبھی بھرتے نہ دیکھے خاک سے

بعض لوگ اس کو یوں بھی کہتے ہیں - ایک منہ موتیوں سے بھرا جاتا ہے سو منہ خاک سے بھی نہیں بھرے جاتے۔

ایک کرے دس بھریں - اُس جگہ کہتے ہیں جہاں ایک شخص خطا کرے اور اُس کا خمیازہ سب کو اُٹھانا پڑے۔

ایک کو پانی ایک کو پیچ - انصاف سے داد و دہش نہ کرنے اور سب کے ساتھ یکساں برتاؤ نہ رکھنے کی جگہ کہتے ہیں۔

ایک کو دے رتبہ عالی ایک کو دے کھپر یا جالی - یعنی اپنا اپنا نصیب ہے کوئی عیش اُٹھاتا ہے کوئی تکلیف میں بسر کرتا ہے۔

ایک کو سائی ایک کو بدھائی - (عو) یعنی ہر کسی سے وعدہ ہر ایک سے اقرار۔

فریب اور مکاری کرنے اور لوگوں کو مختلف
امیدوں پر لگا رکھنے کی جگہ کہتے ہیں۔ پوری
مثل اس طرح ہے۔ ایک کو سائی ایک کو
بدھائی ایک کو بیٹا ایک کو بھائی۔ مگر زبانوں
پر صرف اوپر ہی کا ٹکڑا زیادہ ہے۔

ایک کھانے ملیدا ایک کھا سے بھُس۔ دیکھو ایک کو دے رتبہ عالی ایک
کو دے کھُرپا جالی۔

ایک کہے نہ چار سُنے۔ مقولہ۔ آدمی
نہ بدزبانی کرے نہ گالیاں کھائے جو کسی کو
ایک کہے گا تو ضرور چار سُنے گا۔ مصحفی ؎

سکوت بہتر ہے گفتگو سے نہ بولئے کچھ ہزار سنئے
مثل ہے مشہور یہ جہاں میں کہ ایک کہئے نہ چار سنئے

ایک کہو نہ دس سنو بھی بولتے ہیں۔

ایک کی دوا دو } مقولہ۔ یعنی ایک شخص
ایک کی دار و دو } کے مغلوب کرنے کو
دو آدمی کافی ہوتے ہیں۔ منتظر ؎

منکر نکیر دو ہیں مردہ غریب اکیلا
کیا اس کا بس چلے گا ہیں ایک کی دوا دو

نکہت ؎

ذوالفقار دو زبان اُس شوخ کے ابرو ہیں دو
ہو دو چار اُس سے نہ اے دل ایک کی دارو ہیں دو

اور یوں بھی بولتے ہیں ایک کی دوا دو
دو کی دوا چار۔

ایک کی دونی سے سو کی سوائی بھلی۔ مقولہ
بہت آدمیوں کو تھوڑا تھوڑا نفع پہنچانا
اس سے بہتر ہے کہ ایک ہی آدمی کو بہت
کچھ دیدیا جائے۔

ایک کی سنو یا ایک کی دس سناتا ہے۔
سخت بدزبان اور منہ پھٹ ہے۔ مصحفی ؎

دھیان میں کب کسی کو لاتا ہے
ایک کی دس وہ اب سناتا ہے

نکہت ؎

ایک کی سو سنائے ہے تو نے دلا سُنا نہیں
ایک ہے خلق میں وہ شوخ ایسا تو دوسرا نہیں

ایک کی لاٹھی دس کا بوجھ۔ اس جگہ
کہتے ہیں جہاں ایک شخص کی ذات سے بہتیروں
کی بسر ہو۔

ایک گھر بچے تو سب گھر رہے۔
شطرنج اور چوسر وغیرہ کے کھیل میں کسی
مشکل چال کے وقت کہتے ہیں کہ اس
گھر پر مہرہ یا گوٹ بچ جائے تو گویا بازی
جیت لی۔

ایک گھڑی کی بیحیائی سارے دن کا آدھار۔
ایک گھڑی کی نا سارے دن کا آدھار۔
مقولہ۔ تھوڑی سی بیمروتی بہت سے
نقصانوں سے بچاتی ہے۔

ایک لکڑی کیا جلے کیا اُجالا ہو۔
اکیلی ذات کہاں تک دلسوزی کرے ایک آدمی کی
بساط ہی کیا ہے۔

ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کرتی ہے ۔ ایک کی نااتفاقی سے خاندان پر حرف آتا ہے ۔ ایک کی بدوضعی سے قوم کی قوم بدنام ہو جاتی ہے ۔ اور اسی جگہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر ہے ۔ ؎

چو از قومے یکے بے دانشی کرد ۔
نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہہ را

ایک مرد سب کو مرد کر دیتا ہے ایک نامرد سب کو نامرد کر دیتا ہے ۔ مراد ظاہر ہے ایک کی مردانگی سے سب نیکنام ہو جاتے ہیں یا ہمت بڑھتی ہے ۔ ایک کی بزدلی سے سب بدنام ہو جاتے ہیں یا ہمت ٹوٹ جاتی ہے ۔

ایک مرغی نو جگہ حلال نہیں ہوتی ۔ تھوڑی سی چیز بہت لوگوں میں بانٹے نہیں بنتی ۔ ذرا سی چیز ہر شخص کو الگ الگ نہیں پہنچ سکتی ۔

ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں ۔ ایک چیز کے دو برابر کے خواستگار ملکر نہیں رہ سکتے ۔ جیسے ایک عورت کے دو یار اور ایک ملک سے دو بادشاہوں میں نبھ نہیں سکتی ۔

ایک میرے سے تھم آتا دوسرے رنڈنا ۔ اس جگہ کہتے ہیں جہاں یہ ظاہر کرنا ہوتا ہے کہ ہمارے یہاں کچھ بڑا سامان اور بھاری کارخانہ نہیں ہے تھوڑے سے نوکر چاکر ہیں بس اللہ اللہ خیر سلّا ۔

ایک نا ہزار نہیں ۔ (عو) غایت انکار کی جگہ کہتی ہیں یعنی بس ایک مرتبہ کا انکار ہزار انکار سے برابر ہے بات پلٹ نہیں سکتی ۔ قلق ؎

ہاں کا کیا ذکر بار بار نہیں
کہتی تھی ایک نا ہزار نہیں

نواب مرزا شوق ؎

تھی یہ تکرار بار بار نہیں
کہتی تھی ایک نا ہزار نہیں

ایک نور آدمی ہزار نور کپڑا ۔ مقولہ ۔ لباس سے آدمی کا حسن بڑھ جاتا ہے ۔

ایک نہ دوسر پکڑ کے رو ۔ یعنی کوئی اپنی مصیبت کا شریک نہیں ہے ۔

ایک نہیں سنو تو بلا ٹالتی ہے مقولہ بعض وقت تھوڑی سی بے مروتی بہت آفتوں سے بچاتی ہے ۔

ایک نیم سو کوڑھی ۔ دیکھو ایک انار سو بیمار فصحا کم بولتے ہیں ۔

ایک ہاتھ سے تال نہیں دیجاتی ۔ مطلب ظاہر ہے ۔ امیر ؎

ان ہیرو نوں سے مروت کروں میں کیا
انسان ایک ہاتھ سے کس طرح تال دے

ایک ہاتھ کی یعنی ایک ہاتھ کی دینی ۔

نمبر(۱) دیکھو اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔
نمبر(۲) کسی چیز کا اُدلا بدلا کرنے میں
بے اعتباری سے کہتے ہیں یعنی ایک ہاتھ سے
ہماری چیز تم لو اور دوسرے ہاتھ سے اپنی چیز ہمیں دو۔

ایک ہنسی ایک دُکھ۔ اُس جگہ کہتے ہیں جہاں ایک بات خوشی کی ہو اور دوسری غم کی۔

جرات سہ
دل کا لگ جانا ہی گویا اک ہنسی ہے ایک دُکھ
مجھکو روتے دیکھ اُس کو مسکرانا لگ گیا

ایلچی کو زوال نہیں۔ مقولہ۔ پیام کے نفع و ضرر سے پیام رساں محفوظ رہتا ہے۔

خلیل سہ
ہمارا حال تو بیخوف کہو اے قاصد
نہ ڈر یو ایلچی کے واسطے زوال نہیں

رشک سہ
ایلچی پر بھی سنا ہے کہیں دنیا میں زوال
بے سبب میرے کبوتر سے ہے پرخاش تمھیں

اور اسی جگہ فارسی میں۔ ایلچی را چہ زوال ایلچی را زوال نیست۔ ہے۔

ایماندار کھائے بوٹی بے ایمان کھائے روٹی۔ ایماندار گویا نیت کی وجہ سے ہمیشہ کوفت اُٹھاتا ہے اور بے ایمان لوٹتا کھاتا ہے۔

اینٹ کا گھر مٹی کر دیا۔ سراسر نقصان کر دیا یا بنا بنایا کام بگاڑ دیا۔

اینٹ کی لینی پتھر کی دینی۔ جب کوئی شخص کسی کو سخت بات کہے اور اُس کے جواب میں اُس سے بڑھ کر بُرا بھلا کہا جائے اس جگہ کہتے ہیں۔ تو از مرق غیر اگر ایک کہے سخت تو میں چار کہوں۔ اینٹ کی لینی تو پتھر کی یہاں دینی ہے۔

اینچا کھینچی وہ بچھڑے جو بُرا بیچ میں پڑے۔ مقولہ۔ آدمی نہ پرائے جھگڑے میں پڑے نہ مصیبت میں مبتلا ہو۔ بیشتر ضامن اور ثالث ہونے کی بُرائی میں کہتے ہیں۔ فصحا اینچا کھینچا کی جگہ کھینچا کھینچی بولتے ہیں۔

اینچن چھوڑ کھینچن میں پڑے۔ (عو) یعنی ایک آفت تو ٹلی ہی دوسری اُس سے بڑھ کے آپڑی۔

این خانہ تمام آفتاب است۔ یعنی گھر کا ہر شخص لائق فائق اور قابل تعریف ہے۔ کبھی واقعی تعریف یا کبھی ہجو ملیح کے طور پر کہتے ہیں۔

این عمارت بسر نشد برد دست۔ یہ امر یا عمارت کسی سے پوری نہ ہوئی ادھر میں چھوڑ گئے۔

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ کیا کہنا ہے۔ یہ کام تمھیں سے ہو سکتا

ہے اور مرد ایسا ہی کرتے ہیں۔ بیشتر طنز
کی جگہ بولتے ہیں۔
اہیں گل دیگر شگفت۔ کوئی نئی
بات واقع ہونے پر کہتے ہیں۔ وزیر ؎
ہنسکے بولا وہ گل تر اہیں گل دیگر شگفت
دانۂ گوہر کف رنگیں میں جب گلگوں ہوا
ایمان ہی کی نہیں گئے ایمان ہے تو
سب کچھ۔ ایمان سب چیزوں کا ذریعہ
ہے۔ (ذوق) ؎
تو جان ہے ہماری اور جان ہے تو سب کچھ
ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ
اتّہم اندر عاشقی بالائے غمہائے
دگر مقولہ۔ مصیبت پر مصیبت آنا۔

ب

باپ بنیا پوت نواب۔ بے اصل
شیخی باز۔ باپ کنجوس بیٹا فضول خرچ۔
باپ بھکاری پوت بھنڈاری۔
بے اصل شیخی باز۔ باپ کنجوس۔ بیٹا
فضول خرچ۔
باپ اوچھا ماں ڈائن۔ مربی ایسے
تو اولاد کیسی ہوگی یا خیر کی توقع کہاں۔
باپ نہ مارے پدڑی اور بیٹا
تیر انداز۔ خاندانی شریف نہ ہو اور
اونچی باتیں کرے۔
باپ سے بیر پوت سے پیار۔
اصل سے بگاڑ فرع سے اخلاص یہ بری
بات ہے۔
باپے (یا بیٹ) پوت پراپر گھوڑا
بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا۔
یعنی باپ کی عادت پر بیٹا اور سائیس
کی تعلیم پر گھوڑا کچھ نہ کچھ ہوتا ہے۔
بات بدلی ساکھ بدلی۔ بات بدلنے
سے عزت کم ہو جاتی ہے۔
بات پوچھے بات کا پچھن پوچھے
جو آدمی کھود کھود کر پتا لگائے اس کی
نسبت بولتے ہیں۔
بات جو چاہے اپنی پانی مانگ
نہ پی۔ اپنی ضرورت دوسروں سے
کہنے میں آبرو جاتی رہتی ہے اگر اپنی عزت
چاہتا ہے تو کسی سے مانگ کر پانی بھی
نہ پی۔
بات رہ جاتی ہے وقت نکل جاتا
ہے۔ مصیبت کا وقت گذر جاتا ہے۔
لیکن آڑے وقت جو لوگ مدد کرتے ہیں
یا الگ رہتے ہیں۔ ان کی بات ہمیشہ یاد
رہتی ہے۔
بات کا چوکا آدمی شاخ کا چوکا
بندر۔ دونوں پچھتاتے ہیں وقت نکل جاتا ہے

بات کی بات خرافات کی خرافات۔
بات کی بات لات کی لات۔
ہنسی ہنسی میں کوئی ناگوار واقعہ بیان کیا جائے تو بولتے ہیں۔
بات لاکھ کی کرنی خاک کی۔ باتیں بہت خوب اعمال نکمّے۔
بات منہ سے نکلی پرائی ہوئی۔
بات منہ سے نکلی ہزار میں پڑی۔ بھید کھلتے ہی مشہور ہو جاتا ہے۔
باتوں بنیا کرے تب خوار
باتوں باوڑھا کرے تب خوار } باتیں تجربہ کاروں کی سی اور
باتوں چکنا کاموں خوار
کام احمقوں کے سے۔
باتوں کی چکنی کاموں کی خوار —
باتیں خوب عمل خراب
بے موقع اور بے محل ادنیٰ چیز کا بڑا اہتمام۔
باجرہ کی ٹٹی گجراتی تالا۔ ذرا سی چیز کی بڑی احتیاط۔
بادل گرجا ہمارا دل لرزا۔ بنیوں کی خصلت کی طرف اشارہ ہے کہ بادل دیکھکر گھبرا جاتا ہے کہ اناج سستا نہ ہو جائے۔
بادلا مونڈھے سے نیم نہیں چھپتی۔
ظاہر کی ٹیپ ٹلو سے اصل نہیں بدلتی۔
بارہ برس پیچھے گھورے کے دن پھرتے ہیں۔ پریشانی اور مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی۔
بارہ برس دلی میں رہے بھاڑ جھونکا کئے۔ اچھوں کی صحبت میں مدت تک رہے پھر بھی تمیز نہ آئی۔
بارہ برس کے کو بید کیا اٹھارہ برس کے کو قید کیا۔ خود صاحب فہم اور صاحب اختیار ہو جاتا ہے۔
بارہ برہمن بارہ باٹ بارہ کھاتی ایک گھاٹ۔ شرفا میں اختلاف اور کمینوں میں اتفاق۔
بازار کی گالی کس کی جو پھر کے دیکھے اُس کی۔ جو کسی بازاری آوازے کا جواب دے یا اُسے مخاطب نہ کیا گیا ہو اور الجھے۔ یعنی جب آپ سے کچھ نہیں کہا گیا تو آپ کیوں بگڑتے ہیں۔
باڑ کھیت کو کھائے تو رکھوالی کون کرے۔ اپنا ہی اپنے کو نقصان پہونچائے۔
باڑھ لگائی کھیت کو باڑی کھیت کو کھائے۔ محافظ ہی چوری کرے تو پھر حفاظت کہاں رہی۔
بازار کا سچا جو نکد دے۔ بازار میں ادا کرنے والے ہی کا اعتبار ہوتا ہے۔
بازار کی مٹھائی جس نے پائی اُس نے کھائی۔ بدکار عورت کی نسبت بولتے ہیں

کہ وہ تو بازاری مٹھائی ہے جس کا جی چاہے
خریدے -
بازار مصطفےٰ اخریدار خدا - کوئی گاہک
نہ آئے تو پروا نہیں خدا مالک ہے -
خریدار خود بہ خود پیدا ہو جاتا ہے -
بازو ٹوٹے باز کو شتا ہیں
تسمہ دے جیسے کو تیسا -
باسی بچے نہ کتا کھائے - کنجوس کی
نسبت بولتے ہیں اور یہ مطلب بھی ہے
کہ حسن انتظام اور کفایت شعاری اچھی
چیز ہے کوئی چیز ضرورت سے زیادہ نہ ہو
اور خراب نہ ہو -
باسی بھات میں اللہ میاں کا کیا
نہورا - بڑی چیز پر احسان کیا - (نہورا احسان)
باسی کڑھی میں اُبال آنا - گذری ہوئی
بات اُبھرے یا غیر متوقع بات ہو -
باسی پھولوں میں باس نہیں دور
گئے کی آس نہیں - اپنے ہم جنس
کی خدمت اور خبر گیری ہم جنس ہی کرتا ہے
بال کترنے سے مردہ ہلکا نہیں
ہوتا - اتنے بڑے ہنگامہ میں اتنا خرچ
کم کرنے سے فائدہ نہیں ہوتا -
بالک ہٹ راج ہٹ تریا ہٹ
نہیں ٹلتی - یہ تین بچہ اور راجہ اور عورت
جس بات پر اڑ جاتے ہیں کر کے چھوڑتے ہیں

باندی اوروں کے پاؤں دھوئے
اپنے لیے سوئے - بعضے آدمی اوروں
کی کارگزاری کریں اپنے لیے سستی
میں ڈالیں -
بانس چڑھے گرٹ کھائے - چھپائی
اختیار کرے اور مطلب حاصل ہو جائے -
(طنز یہ بولتے ہیں) -
بانس کی بانس ملاحی کی ملاحی -
گھاٹا بھی اور بدنامی بھی (ملاحی یعنی
گالیاں) -
باوا مریں گے تب بیل بٹیں گے -
امید موہوم کے موقع پر بولا جاتا ہے جب
کام کا پورا ہونا مشکل ہو - اور کسی کے
انتظار پر موقوف ہو -
بٹورے میں سے اُپلے ہی نکلتے
ہیں - آدمی اگر بدسرشت ہوتا ہے تو اس
سے ویسے ہی افعال بد سرزد ہوتے ہیں -
بچہ کی ماں بوڑھے کی جورو سلامت
رہتی ہے - ان دونوں کا آرام ان دونوں
سے ہے -
بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی جیئے گا -
تم سے بھلائی کی توقع نہیں ہے مہربانی
بھی آپ کی نقصان دے گی -
بد اچھا بدنام بُرا - بدنام ہونا زیادہ
بُرا ہے -

بدی کا بدلا ہاتھوں ہاتھ - برائی کا بدلا ضرور ملتا ہے کبھی فوراً ہی مل جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ دیکھا بدی کی تھی تو بدلا ہاتھوں ہاتھ مل گیا -

براتی کھا پی کر الگ ہو جاتے ہیں - معاملہ دولہا دولہن کا رہتا ہے -

برات پیچھے دھونسا - وقت گزر جانے پر کام -

بڈھے شریک اور پرانے کپڑے سے شرمانا چاہیئے - یہ وہ ہیں جن سے فخر ہے -

برات کی سوجھا باجا - ارتھی کی سوجھا روجا - ہر چیز کا موقع ہوتا ہے برات کی رونق ڈھول ڈھمکا ارتھی (جنازہ) پر رونا پیٹنا -

برسات میں گھر گھر کڑھائی - موسم پر کیا اعلیٰ کیا ادنیٰ سب رنگ لاتے ہیں -

باندی کے آگے باندی مینہ دیکھے نہ آندھی - کمینے اور سفلے کی حکومت ایسی ہی ہوتی ہے مینہ آندھی کا خیال نہیں ہوتا اپنے کام سے کام -

باؤلے کو آگ بتائی اُس نے لے گھر کو لگائی - بیوقوف فائدہ سے نقصان کر لیتا ہے -

بچے تو نو بارہ نہیں تو تین کانے - فائدہ ہوا تو واہ واہ نہیں تو نقصان ہے -

بچھڑا کھونٹے کے بل کودتا ہے - ہر شخص اپنے حمایتی پر ناز کرتا ہے -

بخت کرے یاری تو کر گھوڑے کی سواری - تقدیر کی مدد ہے تو سب کچھ ہے -

بدلی کی دھوپ جب نکلے جب تیز - بد مزاج آدمی جب لڑے سو غصہ سے -

بڈھیا مری یا آگرہ تو دیکھا - نتیجہ اس کا یہ کہ نقصان ہوا بلا سے دل کی ہوس پوری ہو گئی -

نوٹ - ایک دھوبن کا مشہور قصہ ہے جو شوقِ دید آگرہ میں دو منزلہ کرتا ہوا آگرہ پہونچا وقت واپسی بیل مر گیا لوگوں نے بیل کا حال پوچھا تمامی کیفیت بیان کی اُس کا مقولہ ضرب المثل ہو گیا -

بڑا بول قاضی کا پیادہ - غرور بھی کبھی نہ کبھی سامنے آ جائے گا جس طرح کچہری کے سپاہی سے کبھی نہ کبھی واسطہ پڑتا ہے -

بڑا بول ہو کر رہتا ہے - تکبر اچھا نہیں یا جو مشہور ہو جاتا ہے ہو کر رہتا ہے -

بڑا آدمی دال کھائے تو سادہ حال۔ غریب کھائے تو کنگال۔ ایک بات کسی کو عزت کسی کو ذلت۔

بڑا بیٹا اور کھوٹا پیسا کام آتا ہے۔ وقت پڑا چھی ہی چیز کام آتی ہے۔

بڑا نوالہ حلق کا دربان۔ بڑی چیز حاصل کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔

بڑا نوالہ کھائے بڑا بول نہ بولے۔ غرور اور گھمنڈ شرمندہ کرتا ہے۔

بڑی بہو نے نکالے کار وہ ہی اُترے پارم پار۔ بڑے بزرگ نے جو طریقہ دستور جاری کر دیا وہ ہی دستور العمل ہوگیا۔

بڑے بول کا سر نیچا۔ غرور اور گھمنڈ اچھی بات نہیں ہے۔

بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ چھوٹے بڑے سب چالاک ہیں۔

بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھے ہیں۔ حفاظت سے بیٹھے ہیں۔

بغل کا چور بُرا ہوتا ہے۔ آپس کا ملنے والا بھیدی خوب چوری کرتا ہے۔

بغل میں کٹورا شہر میں ڈھنڈورا۔ اپنی چیز اپنے پاس ہے اور ناحق ڈھنڈ مچاتا ہے۔

بڑھیا مری تو مری پر فرشتے نے گھر دیکھ لیا۔ جو کچھ ہوا وہ آگے کو دستور نہ ہو جائے۔

بڑوں کے بڑے کام۔ عادات السادات سادات العادات۔

بڑھا تو امیر۔ گھٹا تو فقیر۔ مرا تو پیر۔ یعنی سب حال میں اچھا ہے ہندو لوگ مسلمانوں کے حق میں کہا کرتے ہیں۔

بسنت جاڑے کا انت بسنت جاڑے کی انتہا ہے زور شور جاتا رہتا ہے۔

بغل تھا سیاہ تو پوت تھا ہمارا۔ جب کمر ہوا کٹارا تو کنتھ ہوا تمھارا۔ جب تک قابل پرورش تھا تو ہمارا پوت تھا جب کمائی کے لائق ہوا تو تمھارا شوہر ٹھہر گیا۔

بغل میں چھری مُنھ میں رام رام۔ ظاہر درست باطن خراب یا ظاہر سے کے دوست باطن کے جانی دشمنی۔

بغل میں چھری نیت بُری۔ جب نیت بگڑتی ہے تو ایذا رسانی کی فکر ہوتی ہے۔

بکرا مٹائے لکڑی چبائے۔ نوکر ٹھیک کام نہیں کرتا یعنی شریر ہوگیا ہے پیٹ کر درست ہوگا۔

بکری نے دودھ دیا وہ بھی مینگنیوں بھرا۔ احسان کر کے جتاتا۔

بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی۔
ایک نہ ایک دن چھری پھر جائیگی۔
جو آفت آنے والی ہے وہ آکر رہے گی۔

بگالی کھیتی پہ چینگر ناچے۔ پرائے
مال پر اترانا۔

بگانے مال پر چینگر بزاز۔ دوسروں کے
ٹکڑے کھا کر اکڑتا پھرنا۔

بگڑا شاعر مرثیہ گو بگڑا گویا مرثیہ خواں
مرثیہ میں شعر ایسے قیود کی زیادہ پابندی
نہیں کرتے تھے اور ایسی باتیں نظم کر جاتے
تھے جو معتبر شعرا کے نزدیک بتذل ہوتی
تھیں۔ اور سوز خوانی میں بھی موسیقی کے
اصول کا زیادہ خیال نہیں رکھا جاتا تھا۔ اس لئے
یہ مثل مشہور ہوگئی۔

بگڑی بن جاتی ہے جب فضل خدا
ہوتا ہے۔ خدا فضل کرتا ہے تو بگڑا کام
بن جاتا ہے۔

بلی اور دودھ کی رکھوالی۔ برے سے
اچھائی کی امید رکھنا ناممکن بات ہے۔

بلی بھی لڑتی ہے تو منھ پر پنجہ رکھ لیتی
ہے۔ یعنی لڑائی ایسی بری چیز ہے کہ بلی
بھی شرماتی ہے۔

بلی بھی مارتی ہے چوہا پیٹ کے لئے۔
ہر ایک جو کچھ کرتا ہے اس میں اپنی غرض ملحوظ
ہوتی ہے۔

بلی جب گرتی ہے پنجوں کے بل
گرتی ہے۔ آدمی کو احتیاط کرنی چاہئے مثل
کہتے ہیں بلی بھی گرتی ہے تو اس طرح گرتی
ہے جس سے چوٹ نہ لگے۔

بلی چوہا خدا کے واسطے نہیں مارتی
جو کچھ کوئی کرتا ہے اپنی غرض ملحوظ ہوتی ہے

بلی کا گوہ لیپنے کا نہ پوتنے کا۔ نکمی
چیز جس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے۔

بلی کی میاؤں کو کون پکڑے۔ خطرہ
کی جگہ جانے کی کسی کو ہمت نہیں ہوتی۔

بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ جس
چیز کا ملنا مشکل ہو اور وہ یکایک
مل جائے۔

بلی کے خواب میں چوہے کودیں۔
مطلبی اپنا مطلب ہی سوچتا ہے۔

بلی کے خواب میں چھیچھڑے ہی
چھیچھڑے۔ مطلبی آدمی ہر وقت اپنے
مطلب کا دھیان رکھتا ہے۔

بن بلائی احمق لے دوڑی صحنک
کسی نے بلایا نہیں اپنے آپ ہی آ بیٹھی
کسی کے آنے پر طعن ہوتا ہے۔

بندر کا حال مچھندر جانے۔ واقف
حال کو حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

بندر کو ملی ہلدی کی گرہ پنساری بن
بیٹھا۔ ذرا سی بات پر اترا جانا۔

بندر کیا جانے ادرک کا سواد - نا سمجھ کسی چیز کی قدر نہیں جانتا۔

بگڑی لڑائی بکتر پوش کے سر - کام بگڑنے پر دانا کو الزام ہوتا ہے۔

بندر کی دوستی کیا - نادان اور نا سمجھ سے بچنا چاہیئے۔

بندر کے ہاتھ آئینہ - دیکھتا ہے اور تعجب کرتا ہے۔

بندر کی کیا آشنائی - بیمروت یا بیوقوف کا کیا بھروسا۔

بندر کے ہاتھ میں ناریل - چھچھورے کے ہاتھ میں قیمتی چیز کا آجانا۔

بندر ناچے اونٹ جل مرے - ایسی بات پر رشک کرنا جسے خود نہ کر سکے۔

بندھی مٹھی لاکھ برابر - بھید چھپانے سے عزت بڑھتی ہے۔

بن دیکھا چور باپ برابر - جب تک کسی کے کرتوت نہ معلوم ہوں عزت رہتی ہے۔

بن مانگے موتی ملے مانگے ملے نہ بھیک - کبھی تو یہ ہوتا ہے کہ آدمی معمولی سی چیز مانگتا ہے اور وہ نہیں ملتی اور کبھی بے طلب اچھی سے اچھی چیز مل جاتی ہے ایسے ہی موقعوں پر یہ مثل بولی جاتی ہے۔

بنولے کی لوٹ میں برچھی کا گھاؤ - تھوڑے سے نفع کے خاطر زیادہ کا نقصان ہو جانا۔

بنیا بیٹھنے دیتا ہی نہیں پورا تو لیو - کام سرے سے بنتا ہی نہیں ورنہ ستی انجام کی فرمائش ہے۔

بنیا جسکا یار اُس کو دشمن کیا درکار - بنیا یار بنکر سود سے قرض دے کر فقیر کر دیتا ہے۔

بنئے کا بیٹا کچھ دیکھکر گرتا ہے - عقلمند کا کوئی کام فائدہ سے خالی نہیں ہوتا۔

بنیا بھولتا ہے تو زیادہ بتاتا ہے - بھول کر بھی اپنا مطلب نہیں جانے دیتا - یہ بھی ہوشیاری اور دانشمندی ہے۔

بنیا مارے جان کو ٹھگ مارے انجان کو - بنیا ٹھگ سے بڑھ کر ہے جسان پہچان کو مارتا ہے۔

بورے کے لڈو کھائے سو پچھتائے نہ کھائے سو پچھتائے - دکھاوٹ کی چیز کی مذمت کے لیے بولتے ہیں۔

بوڑھے طوطے نہیں پڑھتے - آخر عمر میں سلیقہ نہیں آتا۔

بھات چھوڑا جاتا ہے ساتھ نہیں چھوڑا جاتا - اچھی رفاقت نہ چھوڑنا چاہیئے

چاہے روئی کے لالے پڑ جائیں۔
بھاگتے کے آگے مارتے کے پیچھے۔
آشنا مزاج صلح کل ایسے ہی ہوتے ہیں۔
بھائی بھاؤ کا اپنے داؤ کا۔ یعنی سب
اپنے اپنے مطلب کے خودغرض ہوتے ہیں
دردمند نہیں ہوتے۔
بھرا روٹی کی پٹ پٹ سنتا ہے۔
اپنے مطلب کے موافق ہر ایک سمجھ لیتا ہے۔
بھر اکنا لاچھا نے تھی بھاگن کو
نہیں جانے تھی۔ ابتدائے کار میں جو
اتنا صرف کیا اندنوں کی خبر نہیں تھی۔
بھڑ بھونجے کی لڑکی کیسر کا ملک۔
غریب کا امیرانہ ٹھاٹ ہونا۔
بہتے دریا میں ہاتھ دھولو۔ عروج
کے وقت کچھ کام کر لو۔
بنیے کے سو سالے ہوتے ہیں اور
بگڑے کا ایک بہنوئی نہیں ہوتا۔
اچھے وقت میں سب اپنا مطلب دیکھتے ہیں
اور برے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا۔
بنیئے کا قرض گھوڑے کی دوڑ برابر
ہے۔ جیسے گھوڑا دوڑتا ہے ویسے ہی
سود چڑھتا ہے بلکہ گھوڑا تھک جاتا ہے
سود نہیں تھکتا۔
بھات ہے تو کوے بہت ہیں ۵
ہر کجا چشمہ بود شیریں ٭ مردم و مرغ و مور گرد آیند

بنیا جب اٹھاتا ہے تو جھاڑو دینے
لگتا ہے۔ جب کوئی کسی کو الگ کرنا
چاہتا ہے تو اس کے خلاف مرضی حرکتیں
کرنی شروع کرتا ہے۔
بھٹ بھٹیاری بیسوا تینوں ذات کجات۔
آئے کی آدر کریں جات نہ پوچھیں بات۔
بھاٹ اور بھٹیاری۔ اور بیسوا (کسبی
عورت) آنے کی خوب خاطر داری کرتی ہیں
جاتے ہیں کو نہیں پوچھتیں۔
بنیٹی پان دمڑی کا کھائے اب
گھر رہے یا جائے۔ ممسک آدمی ادنے
خرچ کو بھی بڑا سمجھتا ہے۔
بن بھائے بریت نہیں بن پر جے
پرنیت۔ دل کی رضا اور پسند بغیر
محبت نہیں ہوتی اور بے امتحان اعتبار
نہیں ہوتا۔
بولتا چاکر آقا کے سامنے گونگا۔
حاکم کا رعب چپ کر دیتا ہے۔
بھائی تو کھائی نہیں چھینکے پہ دھر
اٹھائی۔ جو پسند آیا وہ کھایا نہیں دور کیا۔
بھان متی نے کنبا جوڑا کہیں کی
اینٹ کہیں کا روڑا۔ کہیں کہیں اپنے
پرائے انجان جمع کر لئے۔
بھائی جیسا دوست نہ بھائی جیسا
دشمن۔ نہ اتنا کوئی دوست خیرخواہ۔

نہ اتنا کوئی دشمن بدخواہ

بہرے کے آگے گانا گونگے کے آگے گل
اندھے کے آگے ناچنا سارے لل بل (بات)

سب نکمے بیفائدہ بے محل۔ بہرا سنتا نہیں۔ گونگا بولتا نہیں۔ اندھا دیکھتا نہیں۔ اس لیئے بیفائدہ ہیں۔

بھس میں چنگی ڈال جمالو الگ کھڑی۔ فتنہ پرداز آدمی کوئی شگوفہ چھوڑ کر الگ ہو جائے۔

بھلے آدمی کو ایک بات۔ } سمجھدار
بھلے گھوڑے کو ایک چابک } آدمی کو
ایک اشارہ کافی ہوتا ہے۔ اور اچھی نسل کا گھوڑا ذرا سے چابک کا اشارہ سمجھ لیتا ہے

بھنگی کی ذات کیا چھوٹے کی بات کیا
جس طرح بھنگی کی ذات ادنیٰ ہے اس طرح چھوٹا آدمی ذلیل ہو جاتا ہے۔

بھوت سے پوت اور گیڑ سے آملے۔
آرزو بیجا ہے ایسا نہیں ہوتا۔

بہن کے گھر بھائی کتا ساس کے گھر جنوائی کتا۔ اور جو کتا پالے وہ کتا اور سب کتوں کا وہ سردار ہے جنوائی کے یار۔ یہ سب لوگ بڑے درجہ کے بیحیا ہوتے ہیں۔

بھلے میاں ایاس آپ گئے سو گئے کھویا آس پاس۔ آپ بھی خراب ہوئے اوروں کو بھی خراب کیا۔ جب کسی کے سبب سے اور پر صدمہ آتا ہے تو کہتے ہیں

بھلا مانس نیو چلا رذالہ کہے مجھ سے ڈرا۔ رذالہ سے تواضع بجا ہے رذالہ سے ویسے ہی پیش آئیے ۵

ز گرگان بگرگی توانیم بست
کہ بر جہل جز جہل نارد شکست

بھلا ہوا میری مٹکی ٹوٹی میں دہی بیچنے سے چھوٹی۔ نقصان ہوا مگر مشقت سے بچے۔ کام چوروں کی یہی خواہش ہوتی ہے یا حماقت کا تقاضا ہے کہ نقصان پر نازاں ہے۔

بہو رہی کواری ساس رہی واری۔
بہو آئی بیاہی پڑ گئی خواری۔
بہو جب تک بیاہ نہیں ہوتا نہایت محبوب ہوتی ہے۔ اور جہاں بیاہ ہوا مردود ہوئی۔ اس لیئے کہ ساس اور بہو میں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے ہر ایک کو اپنے مرتبہ پر اظہار محبت ہوتا ہے۔

بھوک کے کو کیا روکھا نیند کو کیا بچھونا۔ ملگیا تو غنیمت ہے نہیں تو خیر۔

بھوک گئے بھوجن ملا اور جاڑا گئے قبا۔
جوانی گئی تریا ملی تینوں ان سبھا۔
تینوں بے وقت جو کام نہ آئے۔

بھوج پور میں جائیو مت
جائیو تو بن کھائیو مت
کھائیو تو سوئیو مت
سوئیو تو ٹوہیو مت
ٹوہیو تو روئیو مت

بھوج پور نہ جانا اور جانا تو نہ کھانا اور لوٹ آنا اور اگر رہنا پڑے تو غافل نہ ہونا۔ اور اگر غافل ہو جاؤ تو بار بار اپنی ہمیانی نہ ٹٹولنا۔

بھوکا اُٹھائے بھوکا نہ سُلائے۔
خدا ہر ایک کا خیال رکھتا ہے۔

بھوکا بنگالی بھات بھات پکارے۔
بھوکا بھی اپنی مرضی کا خیال رکھتا ہے۔

بھوک میں گومر مکھوان۔ بھوک میں گومر بھی مزیدار معلوم ہوتے ہیں۔ اشارہ یہ ہے کہ بھوک میں کھانا چاہیے تاکہ معمولی چیز بھی اچھی معلوم ہو۔

بھولا بھرے گنوار کا تک مانگے
منہ۔ غافل کسان کی نسبت بولتے ہیں

بھول گئے راگ رنگ بھول گئے چھکڑی۔
تین چیزیں یاد رہیں نون تیل لکڑی۔
شادی بیاہ کے بعد جب انسان پر گھر گرستی کی فکر ہوتی ہے تو بولتے ہیں کہ اب ساری آزادی جاتی رہی اور نون تیل کی فکر پڑ گئی۔

بھیڑ جہاں جائے گی مونڈی جائے گی۔ غریب پر ہر ایک کا بس چلتا ہے۔

بھیڑ کی لات ٹخنوں تک۔ کمزور کسی کو نقصان نہیں پہونچا سکتا۔

بھیڑ کی لات گیا عورت کی بات گیا۔
دونوں فضول ہیں بیکار ہیں۔

بھیڑیا کھائے تو منھ لال نہ کھائے تو منھ لال۔ بدنام ہمیشہ مجرم سمجھا جاتا ہے چاہے قصوروار ہو یا نہ ہو۔

بھیک کے ٹکڑے بازار میں ڈکار۔
مفلسی میں شیخی بگھارنا۔

بھیک مانگے اور آنکھ دکھائے۔
ذلت کا کام کرے اور پھر غصہ دکھائے۔

بھینسا بھینسوں میں یا قصائی کے کھونٹے۔ مطلب حاصل ہوگا یا جان جائے گی۔

بھینس کا دودھ بلی کا گودا۔ بھینس کے دودھ اور بلی کے ہڈی کے گودے میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔

بھینس کو اپنے سینگ بھاری۔
جو اصل بات ہوتی ہے وہ بری نہیں لگتی۔

بھینس کے آگے بین بجے اور بھینس کھڑی پگرائے
ناسمجھ کے سامنے دانائی کی باتیں بیفائدہ ہیں یا عین حماقت ہے۔

بیٹا بن کے کھائے باپ بن کر نہ

کھائے۔ چھوٹا منہ سے جو فائدہ پہنچتا ہے وہ بڑا منہ سے نہیں پہنچتا۔

بیاہ میں کھائے بور پھر کیا کھائے گی دھور۔ ابھی سب خرچ کر ڈالا تو پھر (یعنی خالی) کیا کھائے گی۔

بیاہ نہیں دیکھا برات تو دیکھی ہے۔ عقل نہ سہی تجربہ تو ہے۔

بید کرے بیدائی چنگا کرے خدائی۔ طبیب اگرچہ علاج کرتا ہے پھر صحت خدا تعالیٰ ہی دیتا ہے۔

بے دل نوکر دشمن برابر۔ نوکر اگر کسی مجبوری یا دباؤ سے کام کرے تو ہر وقت نقصان پہونچائے گا۔

بے کار مباش کچھ کیا کر۔ بے کار نہ رہنا چاہئے کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہئے۔

بیگانے بھروسے کھیلا جوا آج نہ موا کل موا۔ غیر کے بھروسے کا کام جلد خراب تباہ ہوتا ہے۔

بیل نہ کودا کودے کون } تعجب انگیز بات
یہ تماشا دیکھے کون }
جو بظاہر دشوار ہو۔

بیندھے موتی چوکے ہتوڑا۔ دقیقہ رس۔ باریک فہم ہو کر ظاہر بات پر خیال نہیں کرتا۔

بی بی وارے باندی کھائے گھر کی بلا گھر میں جائے۔ بی بی جو خیرات باندی کو دیدے اور وہ اپنے خرچ میں لائے تو وہ خیرات گھر کی گھر میں رہی دیا نہ دیا برابر ہوا۔

بیوی کا منہ ٹیڑھا تو مشاطہ کہاں تک سنوارے۔ جب چیز عیب دار ہو تو چھپائے سے عیب نہیں چھپتا۔

بیاہی بیٹی پڑوسن داخل۔ بیاہ کے بعد بیٹی غیروں میں داخل ہو جاتی ہے تعلق کم ہو جاتا ہے۔

بے مت کی سو متیں۔ جس کو عقل و تدبیر نہیں ہوتی اس کو ہر دم نئی تدبیر سوجھتی ہے۔

بیٹا کھاوے باپ لکھاوے جگمگ اپنا زور دکھاوے۔ یہ زمانہ کی نیرنگیاں ہیں کہ بیٹا تو انگر ہو باپ محتاج پڑا دیکھا کرے۔

بے وارثی ناؤ ڈانوا ڈول۔ مالک بغیر بے خبری میں سب کام خراب ہوتے ہیں۔

بی بی نیک بخت چھٹانک دال تین وقت۔ نیک بخت عورتیں اسی طرح گزارا کرتی ہیں۔

بیوی خطا کرے باندی پکڑی جائے۔ بڑے کی خطا پر غریب کی کمبختی۔ بھیک اور پچھوڑ کر۔ حکومت کے ساتھ فائدہ چاہتا ہے۔

بیحیا کی رد بلا۔ بغیرت کو کچھ پروا نہیں ہوتی۔ ہر جگہ جس طور بنے کام نکال لیتا ہے۔

بیر جو را کھے سادھو سا نٹھ کچھ نہ **آوے وا کے ہاتھ۔** نیک بختوں سے دشمنی کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

بی دیا سلائی صبح کی گئی شام کو آئی۔ خیر وقت پر آگئی۔ بہت غیر حاضر رہنے والے کو سُناتے ہیں۔

بے فیض سے مرغی بھلی جو انڈے دے تیس۔ **سا لگ رام سے چکی بھلی جو دنیا کھائے پیس**۔ معنی ظاہر ہیں۔ سالگ رام ایک قسم کا گول پتھر ہوتا ہے اور ہنود پرستش کرتے ہیں اور کسی کام نہیں آتا۔

پ (بائے فارسی)

پاپ کی ناؤ آج نہیں کل اور کل نہیں پرسوں ڈوبے اور ڈوبے۔ مثل دعوٰ ظالم کو ضرور سزا ملتی ہے۔ فقرہ۔ چار روز کی زندگی کے واسطے انسان جو چاہے کرے۔ خدا کی لاٹھی اور بے آواز۔ دیر ہے اندھیر نہیں۔ پاپ کی ناؤ لیخ کال ختم ہوا سمتا سماں ہوتے ہی وہ تکلیف اور پریشانی سب بھول بسر گئی ہاں سلیمہ کا ستم دلوں پر نقش ہے۔

پاگلوں کے سر سینگ نہیں ہوتے۔ (مثل) پاگل کی کوئی خاص پہچان نہیں جو بے تکی حرکتیں کرے وہی پاگل ہے۔

پانچ پنچ کہئے کاج ہارے جیتے نہ آوے لاج۔ مقولہ۔ جو کام مشورے سے ہوتا ہے اُس کی ناکامیابی سے ذلت نہیں ہوتی۔

پانچ میر چودہ خانوادے۔ فقیری کی بنیاد یہی ہے۔

پانچ جوتیاں اور حقّے کا پانی جب کوئی شخص بہت زیادہ مانگتا ہے اُس کے جواب میں بغرض تحقیر کہتے ہیں۔

پانچوں انگلیاں برابر (یکساں) نہیں۔ (مثل) خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ انسان مختلف طبائع کے ہوتے ہیں۔ سب آدمی یکساں نہیں ہوتے۔

(داغ) سہ

پنجتن کا مرتبہ بھی کم سوا آلیس میں ہے
ہو نہیں سکتیں برابر یہ سچ ہے پانچوں انگلیاں

پانچوں انگلیاں گھی میں اور سر کڑھائی میں۔ (مثل) خوب تار کل ہے۔ ہر طرح مزے میں ہے۔ بہت اچھی حالت میں ہے۔ (ان معنوں میں) پانچوں

اُنگلیاں گھی میں بھی کہتے ہیں یعنی بڑے
مزے میں ہیں۔ مختارِ کل ہیں۔ داغ ؎
دیدیا ہے آپ نے غیروں کے گھر کا انتظام
اُنکو پانچوں اُنگلیاں ہیں گھی میں جو چاہیں کریں
پانچوں تر ہیں۔ (مثل) مطلب خوب
حاصل ہے کام بن رہا ہے۔

پانڈے جی پچھتائیں گے وہی
چنے کی کھائیں گے۔ (مثل) ضدی
کو اپنی ضد سے باز آنا پڑے گا۔

پانڈے دونوں دین سے گئے
حلوا ملا نہ مانڈی۔ (مثل) (مانڈی
چپاتی) زیادہ فائدے کی ہوس میں
گھر کا بھی کھو بیٹھنا۔ ہوس کی وجہ سے
نقصان اُٹھانے کی جگہ بولتے ہیں۔

نوٹ۔ ایک برہمن نے چالاکی سے محرم
یا شبرات کا حلوا لینے کے لئے اپنے آپکو
مسلمان ظاہر کیا یہ حال کھل گیا مسلمانوں
نے حلوا نہیں دیا اور ہندوؤں نے اُسکو
ذات برادری سے خارج کر دیا۔

پانی پیا منہ پر آتا ہے۔ (مثل) بات
چھپی نہیں رہتی۔

پانی پیجئے چھان کر پیر کیجئے جان کر
(مثل) ہر کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔

پانی کا ہگا منہ پر آتا ہے۔ (مثل)
آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے۔ کئے کا
پھل ملتا ہے۔ عیب بغیر ظاہر ہوئے
نہیں رہتا۔ شاد ؎
کھلا یہ شیخ نے چوری سے پی لی
ہگا پانی کا آخر منہ پہ آیا

پانی کے نیچے نہ پانی کے اوپر۔ (لکھنؤ)
نہ اُلٹی مانتے ہو نہ سیدھی۔

پاؤں کی چیونٹی کیا اونچے سے گریگی
(عو) مثل۔ بے حقیقت کو کیا عروج
حاصل ہوگا۔ فقرہ۔ یہ بھی دنیا کی
بات ہے جس کو خدا عروج دیتا ہے
اُسی کو گراتا ہے نیچے کی چیونٹی
کیا اونچے سے گرے گی۔

پائے رفتن نہ جائے ماندن۔
(رف۔ نہ جانے کی قوت۔ نہ ٹھہرنے کی جگہ)
مقولہ۔ ایسی جگہ کہتے ہیں جب نہ
جاتے بن پڑے نہ ٹھہرتے۔ دونوں
صورتوں میں دشواری ہو۔ اور انسان
عاجز ہو (حاجی بغلول) یہ سُننا تھا کہ
حاجی صاحب کی روح تن سے نکل کے
عمرہ لینے چلی گئی۔ سناٹے میں آئے
گھگھی بندھ گئی پسینا آگیا دل دھڑکنے
لگا۔ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔

پائنچے سے نکلی پڑتی ہے۔ (عو)
غصے کے مارے آپے سے باہر ہوئی
جاتی ہے۔

پتّا بھی بے حکم خدا نہیں ہلتا۔ (مثل) کوئی کام بغیر خدا کی مرضی کے نہیں ہوتا (قدر) ؎

پتّا نہ ہلے بے حکم خدا ایسے اُس کے پرندہ مار نہ پر
پھر باغ میں ہر پھیر آتا ہے کیوں گلچیں کو لئے صیاد عبث

پتّا کھڑکا بندہ سرکا۔ (کھٹکا)۔ (مثل) ذرا اشارے میں مطلب تاڑ جانا کمال ہوشیاری یا چالاکی ظاہر کرنے کے موقع پر۔ اور آہٹ پاتے ہی کسی جگہ سے ہٹ جانے کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

پتھر پر جونک نہیں لگتی۔ (مثل) ایسا ہے جس پر کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی۔ راہ پر نہیں آتا۔ اثر پذیر نہیں۔

پتھر کو جونک نہیں لگتی کہیں پتھر میں بھی جونک لگی ہے۔ (مثل) سنگدل کو رحم نہیں آتا۔ بد کو نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔ کنجوس فیاضی نہیں کرسکتا۔ (داغ) ؎

اُس سنگدل کو میری زباں کیا اثر کرے
پتھر کو جونک لگتے کسی نے سنی نہیں

پتھر مارے موت نہیں۔ (عو) مثل۔ نہایت سخت جان ہے (کنایتاً) بیحیا اور بے غیرت کی نسبت بولتی ہیں۔

پتھر نہیں پگھلتے۔ سنگدل کو رحم نہیں آتا۔ بد کو نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔ کنجوس فیاضی نہیں کرسکتا۔ (داغ) ؎

اس سنگ دل کو میری زباں کیا اثر کرے
پتھر کو جونک لگتے کسی نے سنی نہیں

پتھر مارے موت نہیں۔ (عو) مثل نہایت سخت جان ہے (کنایتاً) بیحیا اور بے غیرت کی نسبت بولتی ہیں۔

پتھر نہیں پگھلتے! سنگدل کو رحم نہیں آتا۔ (نکہت) ؎

نرم کیونکر ہو خدایا وہ بُت سنگیں دل
آج تک ہم نے نہیں دیکھے پگھلتے پتھر

۲۔ کنجوس سے فیاضی نہیں ہوتی۔

پٹھان کا پوت گھڑی میں اولیا گھڑی میں بھوت۔ (مثل) تلوّن مزاجی ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔ نازک مزاج کی دوستی کا اعتبار نہیں کبھی مہربان ہوتا ہے کبھی دشمن۔ (فقرہ) خانم صاحب تمھارے میاں کا مزاج خفقانی ہے۔ ذرا ان سے ڈرتی رہنا۔ پٹھان کا پوت الخ۔

پچ پھلّا رانی بنی ہے۔ مثل (عو)۔ بہت نازک بنی ہے۔ نزاکت پر بڑا غرور ہے۔ نوٹ۔ پچ پھلا رانی ہندوستانی قصوں کی شہزادی جس کی نسبت قصوں میں یہ بیان ہے کہ وہ پانچ پھولوں میں تولی جاتی تھی۔ یعنی بیحد نازک تھی۔

پرانا ٹھیکرا اور قلعی کی بھڑک۔ (مثل) اس بوڑھی عورت کی نسبت کہتے ہیں جو جوانوں کی وضع اختیار کرے۔

پرانی آنکھیں دیکھے ہوئے ہے۔ مقولہ۔ بڑوں کو دیکھا ہے تجربہ کار ہے گرم و سرد آزمائے ہوئے ہے۔ کارآزمودہ ہے۔

پرانے چاولوں میں مزہ ہوتا ہے۔ (مثل) بوڑھے تجربہ کار کی رائے اچھی ہوتی ہے۔ پرانی چیز اچھی ہوتی ہے ؎

زن دنیا نہ کیوں لذت دے اے شاد
پرانے چاولوں ہی میں مزہ ہے

پرانی لکیر کا فقیر۔ پرانی رسم کا مقلد۔ پرانی وضع کا پابند۔ (آبحیات) وہ بیچارے بڈھے پرانے پرانی لکیر کے فقیر یہ طبیعت کے شوخ۔

پرایا سر قرآن کے برابر۔ (مثل) اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی کے سر کی جھوٹی قسم کھاتا ہے۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ دوسرے کے سر کی قسم کھاکے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔

پرایا مال پشم کا بال۔ (مثل) پرائے مال کی کچھ قدر و منزلت یا نگہبانی نہیں ہوتی۔ پرائی آنکھیں کام نہیں آتیں۔ مثل (عو) دوسرے کے سہارے کام درست نہیں ہوتا۔ غیر شخص اپنے کام نہیں آتا (مغفور) ؎

چشم یوسفی اس بن کنگی پائی ہو گیا عالم سیاہ
راست ہے آنکھیں پرائی اپنے کام آتی نہیں

پرائی کیا پڑی ہے۔ دوسرے کی کیا فکر ہے۔ (ذوق) ؎

زند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

پرائے شگون اپنی ناک کٹانا۔ پرائے کام کے لئے اپنا نقصان گوارا کرنا کسی کے فائدے کے لئے خود بدنام ہونا (اودھ پنچ) پرائے شگوں کے واسطے اپنی ناک کٹائی کس خدا نے بتائی۔

پرائے گھر کا کوڑا ہے۔ (عو) بیٹی کے حق میں بولتی ہیں کہ وہ دوسرے کے گھر بیاہی جائے گی۔

پرائے مال پر دیدے لال۔ (مثل) دوسرے کی چیز پر بیجد غرور۔

پرائے مال پہ یا حسین۔ (مثل) غیر کے مال کو اپنا مال تصور کرکے بزرگوں کی نذر و نیاز کرنا۔ (مجازاً) دوسرے کے مال پر شیخی مارنا۔ ناحق اترانا۔

پرائے ہاتھ پر شکرا پالنا۔ پرائے بھروسے کوئی کام کرنا۔ دوسرے کے سہارے زندگی بسر کرنا۔ اس جگہ پرائے برتے پر شکرا پالنا بھی ہے۔

پرجا نہیں تو راجہ کہاں - مقولہ - رعیت نہیں تو حاکم بھی نہیں -

پرچھانوے سے اللہ کی پناہ - (عو) کسی ہم کی صحبت سے نفرت ظاہر کرنے کے لئے بولتی ہیں - (راسخ) ؎

تیرے بیمار کے پرچھانوے سے اللہ کی پناہ
بام پر چڑھنے سے آپ سایہ دیوار رہا

پرستار زادہ نیاید بکار
اگرچہ بود زادۂ شہریار

(ف) مثل - لونڈی غلام کی اولاد بیوفا ہوتی ہے -

پرسوں کا ہوتا کل اور کل کا ہوتا آج - ایسے موقع پر کہتے ہیں جہاں بہت عجلت ظاہر کرنا منظور ہو -

پروسن کے منہ برسے گا تو اپنی بھی اولتی ٹپکے گی - (مثل) غیروں کا بہت فائدہ ہوگا تو تھوڑا ہم کو بھی ہوگا -

پڑھو تو پڑھو نہیں پنجرا خالی کرو - مقولہ - توتے کے پڑھنے سے تلمیح ہے - مجہول سست ملازم سے کہتے ہیں کہ چستی سے کام کرو تو خیر ورنہ چلے جاؤ -

پڑھیں فارسی بیچیں تیل یہ دیکھو قدرت کے کھیل - (مثل) بدقسمت ہنرمند کی نسبت بولتے ہیں - جو شریف ہوکر ذلیل کام اختیار کرتا ہے -

پڑھے گھر کی بلّی بھی پڑھی - (مثل) اچھوں کے اچھے اور مکاروں کے مکار ہوتے ہیں - صحبت کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ برے بھی اچھوں کی صحبت میں اچھے ہو جاتے ہیں -

پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل - (مثل) کم علم تعلّی کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں -

پڑاوے کا پڑاوہ کھنگڑ ہوجانا - سب کا خراب ہوجانا - ہر ایک کا بگڑ جانا -

پس ازاں کہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد - (ف) مقولہ - انتظار کی شدت میں کہتے ہیں کہ جب ہم نہ رہے اُس وقت تم آئے تو کیا - (فسانہ عجائب) وہ سُنکر یہ کہتی کہ میں چراغ سحری ہوں یقین ہے کہ تا صبح چلکر بزم جہاں سے سفری ہوں پس ازانکہ من الخ -

پس از صد سال این معنی محقق شد بخاقانی - کہ بورانی ست بادنجان و بادنجان بورانی - (ف) مثل - موقع استعمال - کوئی شخص ایسی بات کہے جو مانی ہوئی ہو اور جس میں کسی دلیل کی ضرورت نہ ہو یا مدت کے بعد کوئی شخص مسلّمہ امر کو مان لے -

پسر نوح با بداں بنشست خاندان نبوتش گم شد - (ف) مثل - خراب صحبت میں اچھے سے اچھے بگڑ جاتے ہیں -

پسنہاری ماں بھلی ۔ (مثل) امیر باپ سے غریب ماں اچھی ہوتی ہے ۔ (رجان صاحب) جو مثل یہ بیچ ہے پسنہاری ماں بھلی بہتر نہیں ہے ہو جو توانگر ہزار باپ

پکے آم ٹپکنے کا ڈر ۔ (مثل) سن رسیدہ آدمی کی زندگی کا اعتبار نہیں ۔

پکی بیری کے بیر کھانے والا ۔ (مثل) اُس سُست کم ہمت کی نسبت بولتے ہیں جو بغیر محنت گزر کرے ۔

پگڑی کی عزت خدا کے ہاتھ ہے ۔ (مثل) عزت خدا ہی رکھے تو رہے ۔

پلاؤ کی رکابی کہیں نہیں گئی ۔ کچھ کمی نہیں ہے ۔ عیش میں کمی نہیں ہے ۔

پلے کیچڑ میں پھنس رہے ہیں ۔ بکھیڑوں میں گرفتار ہے ۔ دنیاوی تعلقات میں مبتلا ہے ۔

پنچ بلی کہیں تو بلی سہی ۔ (مثل) چار آدمی جو کہیں وہی ٹھیک ہے ۔ سب کی یہی صلاح ہے تو یہی سہی ۔

نوٹ ۔ ایک بنیا دکان بند کر کے چارپائی بچھا کے لیٹ رہا ۔ کچھ غنودگی آگئی تھی ۔ کہ ایک چور موقع پاکر دکان کھول کر اندر داخل ہوا بنیا جاگ اٹھا فوراً دوکان کی کنڈی لگا دی چور بلی کی بولی بولنے لگا بنیئے نے کہا کہ ابھی تو بند رہ صبح کو پنچوں کے روبرو پیش کروں گا اگر وہ بلی کہیں گے تو بلی ہی سہی ۔

پنچ مل خدا خدا مل پنچ ۔ (مثل) چار کی صلاح سے کام کرنا گویا خدا کی مرضی سے کام کرنا ہے ۔

پنچ مل کیجئے کاج ہارے جیتے نہ آوے لاج ۔ (مثل) مشورے کے بعد کام کرنے میں ندامت نہیں ہوتی ۔

پنچوں کا کہنا سر آنکھوں پر مگر پرنالا یہیں رہے گا ۔ (مثل) ضدی کی نسبت بولتے ہیں اُس کو لاکھ فہمایش کی جائے کچھ اثر نہیں ہوتا ۔

پنیر کے ساتھ خشکا کھاؤ ۔ اپنی راہ لو ۔ اپنا کام کرو ۔ خوش رہو ۔

پوت فقیرنی کا چال چلے احدیوں کی ۔ (مثل) اُس غریب کی نسبت بولتے ہیں جو امیرانہ وضع رکھے ۔

پوت کے پاؤں پالنے ہی میں معلوم ہوتے ہیں ۔ (مثل) برائی بھلائی کے آثار ابتدا ہی میں معلوم ہو جاتے ہیں ۔ اولاد کی نیکبختی بدبختی کا حال بچپن ہی میں کھل جاتا ہے ۔

پوچھتے پوچھتے خدا کا گھر مل جاتا ہے ۔ (مثل) محنت اور جستجو سے کامیابی ہوتی ہے ۔

پوچھو دن کی بتائیے رات کی۔ (مثل)
(عو) سوال کچھ جواب کچھ۔ (عالم) ؎
ایسے لوگوں سے کیا کرے کوئی بات
پوچھئے دن کی تو بتائیں رات

پوچھو زمیں کی کہو آسماں کی۔
(مثل) الول جلول باتیں کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ (شاد) ؎
اُلٹا یہ دل ہے یاد میں اس لامکاں کی
پوچھو زمیں کی تو کہوں آسمان کی

پھاوڑے کے نام گل صفا نہیں جانتا۔ جاہل ہے۔ کودن ہے۔
نوٹ۔ ایک شخص دھوکے میں ایک چالاک جاہل فقیر کا چیلا ہو گیا بارہ برس تک شاہ صاحب نے کوئی تعلیم نہیں دی۔ ایک روز چیلے نے پھاوڑے کی طرف اشارہ کرکے پوچھا شاہ صاحب اس کا کیا نام ہے اُنھوں نے جواب میں کہا پھاوڑے کے نام الخ۔

پھر بھی موچی کے موچی رہے۔
(مثل) کچھ ترقی نہیں کی حالت بدستور سابق رہی۔

پھرے ہے گھوڑے یہیں سے۔ (مثل)
متلون مزاج آدمی کے نسبت بولتے ہیں یعنی یہ حال ہے کہ ادھر بات کہی اُدھر مکر گیا۔ کہا اور فوراً بات پلٹ دی۔

پھر کون جئے کس کا راج۔ (مثل) (عو)
دیکھو پھر کون مرے کون جئے۔
فقرہ۔ میں تو یہ چاہتا ہوں میری آنکھوں کے سامنے محمد علی کا گھر آباد ہو جائے۔ پھر کون جئے الخ۔

پھر کون مرے کون جئے۔ (مثل)
یعنی یہ کام جلد ہونا چاہئے۔ آئندہ نہیں معلوم کیا واقعہ پیش آئے۔

پہلے گھر میں پھر مسجد میں۔ پہلے گھر میں تو پیچھے مسجد میں۔ (مثل) ؎
اول خویش بعدہٗ درویش۔

پہلے لکھ پیچھے دے پھر بھولے تو کاغذ سے لے۔ مقولہ۔ لین دین میں لکھ لینے سے بھول چوک نہیں ہوتی۔

پہلے مارے سو میر۔ (مثل) جو سب سے پہلے کام کرتا ہے جس کا وار پہلے چل جائے وہی اول نمبر ہے۔

پھول آئے ہیں تو پھل بھی آئیگا۔
(عو) مثل۔ پھول آنا۔ جوان ہونا۔ پھل آنا بچہ جننا۔ عورتیں آپس میں دوسری بے اولاد عورت کی تسلّی کے لئے کہتی ہیں

پھول پھول کر کے چنگیر بھری ہے۔ مثل۔ تھوڑا تھوڑا کرکے بہت ہو جاتا ہے۔

پھول وہی جو ہمیشہ چڑھے۔

(مثل) دہلی۔ (مہیش اور مہیر بمعنی مہادیوجی)
چیز وہی اچھی جسے اچھے لوگ پسند کریں۔

لکھنؤ میں پھول وہی جو مہیسر چڑھیں۔ بو لتے ہیں۔ (بحر)

کب شعر ہم نے یار کے آگے پڑھے نہیں
کس دن ہمارے پھول مہیسر چڑھے نہیں

پھوہڑ کا مال ہنس ہنس کھائے۔
مثل بے وقوف کا مال خوشامدی خوب کھاتا ہے۔

پھوہڑ کی جھاڑو سگھڑ کا لیپا دونوں پھبتے نہیں۔ (عو) مثل۔
بد سلیقہ اور خوش سلیقہ کا کام خود بول اٹھتا ہے۔

پھوئی پھوئی تالاب بھر جاتا ہے
پھوئیاں پھوئیاں تالاب بھر جاتا ہے۔ (عو) مثل۔ تھوڑا تھوڑا کرکے بہت ہو جاتا ہے۔ (امیر)

اے ابر جائیو مت کم رونے پر ہمارے
یہ چشم پھوئی پھوئی تالاب بھر رہے گی

پھیکی گرمیوں کے چوچلے۔ بڑھاپے کے غمزے۔ **پھیکی ہنسی۔** وہ ہنسی جو بناوٹ سے ہو دل سے نہ ہو۔ (منیر)

بے نمک غمزے کئے تیغ نگاہ یار نے
زخموں کو پھیکی ہنسی ہنسنا وغیرہ ہو گیا

پیا جسے چاہے وہی سہاگن۔ (مثل) عزت۔ وقعت محبت سے ہے۔ (جان صاحب)

کیا خطا تھی یہ مری جس کا عوض تم نے لیا
سچ ہے وہ ہی ہے سہاگن کہ جسے چاہے پیا

پیاسا کنوئیں کے پاس جاتا ہے۔ کنواں پیاسے کے پاس نہیں آتا۔
مثل۔ طالب مطلوب کے پاس جاتا ہے۔ مطلوب طالب کے پاس نہیں آتا۔

پیٹ بھرے نڈر سے اور بھوکے تھلے مانس سے ڈریئے۔ مقولہ۔
مفلس۔ دولتمندی کی حالت میں اور دولتمند مفلسی کی حالت میں خطرناک ہوتے ہیں۔

پیٹ کا کھایا کوئی نہیں دیکھتا تن کا پہنا سب دیکھتے ہیں۔ (عو) مقولہ
کپڑوں پر سب کی نظر پڑتی ہے۔
فقرہ۔ تمھیں کب گوارا ہوگا کہ میں چار شریکوں میں نکلوں تو بچوں کے گلے میں عزت کے کپڑے بھی نہوں پیٹ کا کھایا الخ۔

پیٹھ پیچھے بادشاہ کو بھی برا کہتے ہیں۔
مثل۔ پیچھے برا کہنے کا برا نہیں ماننا چاہیئے۔

پیچ پی ہزار نعمت کھائی۔ (عو) مثل
تھوڑی راحت کے لئے بہت رنج برداشت کیا اب ضبط کی طاقت نہیں۔
فقرہ۔ انھوں نے کہا کہ ہاں بہن سچ ہے

تم سے ستا جائے تم بیٹھو ہم یہاں نہیں ٹھہر سکتے پیچ پی ہزار نعمت کھائی پہ بھلا میرے سامنے میری بیچی کی دھجیاں اڑیں فضیحت ہو اور میں سنوں۔

پیر آپ ہی درماندہ۔ شفاعت کسکی کریں گے۔ مثل۔ محتاج کسی ناچار کی کیا مدد کرے گا۔

پیراں نمی پرند مریداں می پرانند۔ (ف) مثل۔ خوشامدی۔ جھوٹی تعریفیں کرتے پھرتے ہیں۔

پیر شو بیاموز۔ (ف) مثل۔ اصلاح اور ترقی ہمیشہ ہو سکتی ہے۔

پیر کو نہ فقیر کو پہلے کانے چور کو۔

مثل۔ جب کوئی شخص اپنے آپ کو اوروں پر مقدم کرتا ہے اس وقت بولتے ہیں۔

پیر کی پیری سے کام پیر کے فعلوں سے کیا کام۔ مقولہ۔ (عو) بزرگ کی بزرگی سے مطلب ہے اُس کے افعال کی تحقیقات فضول ہے۔

پیر من خس است۔ اعتقاد من بس است۔ (ف) مقولہ۔ اصل چیز عقیدتمندی ہے۔

پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ (ف) مقولہ۔ سَو برائیوں کے برابر بڑھاپا ہے۔ (داغ) ؎

کوئی خوبی نظر آتی نہیں تجھ میں ظالم
اے فلک پیری و صد عیب بجا کہتے ہیں

پیریکہ دم زعشق زند بس غنیمت ست (ف) مقولہ۔ اس بوڑھے کے نسبت کہتے ہیں جو جوانی کا دم بھرے۔

پیڑو کی آنچ پھر کیا سات یا پانچ۔ (عو) مثل (لکھنؤ) عشق اور محبت میں مروّت باقی نہیں رہتی۔ (جادۂ تسخیر)۔

بے ملک و مال وصل وصال کا کیا مزہ بے اختیاری اور محتاجی کی نہ شادی اچھی نہ بیاہ اچھا ہائے دولت عجب چیز ہے۔ اس کے سامنے نہ کوئی دوست ہے نہ کوئی عزیز ہے اس پیڑو کی آنچ پھر کیا سات پانچ۔

پیسا گانٹھ کا بیٹا پیٹ کا۔ مقولہ۔ دونوں کام آتے ہیں۔

پیسا نہیں پاس تو کیونکر سونگھیں باس۔ مثل۔ بغیر پیسے کے کچھ میسّر نہیں ہوتا۔ بغیر پیسے کے کسی قسم کی آرائش زیبائش نہیں ہو سکتی۔

پیسا ہاتھ کا میل ہے۔ مثل۔ پیسا بے وقعت چیز ہے۔

فقرہ۔ بھئی ہم کام لیتے ہیں تو خوش کر کے پیسا دو پیسا کوئی بات نہیں ہے ہاتھ کا میل ہے۔

پیسے پر دھر کر بوٹیاں اڑاؤں تب

بھی آہ نہ آئے (عو) یعنی سخت سے سخت
سزا دینے میں بھی ترس نہ آئے۔

پیس لوں تو پیٹوں۔ مثل (عو) روزی
کی فکر سب کاموں پر مقدم ہے۔ ٹ

پیس موئی پکا موئی۔ آئے لو تُھے
کھا گئے۔ مثل (عو) محنت مشقت
کون کرے فائدہ کس کو حاصل ہو۔

پیش از مرگ واویلا۔ ف۔ مثل۔ کسی
معاملے کے پیش آنے سے قبل نامناسب
فکر کرنا یا کسی وہمی بات کے فکر میں مبتلا
ہونے کے موقع پر بولتے ہیں۔

پیش طبیب مَرو پیش کار آزمودہ
بُرد۔ (ف) مقولہ۔ تجربہ علم پر غالب
آتا ہے۔

پیٹھ ابھی لگی نہیں ہے گٹھ کترے
آ موجود ہوئے۔ مثل۔ (دہلی) معاملہ
ابھی طے نہیں ہوا خود غرض آ گئے۔ ابھی کوئی
انتظام نہیں ہوا خود غرض اپنی فکر کرنے لگے

پیئے دودھ اور کھائے مال۔ مثل۔
(مالی یعنی غذائیں) اُس شخص کی نسبت بولتے
ہیں جو عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتا ہو۔

ت

تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ
مُردہ شود۔ شیخ سعدی کا فقرہ ہے۔
جب تک عراق سے تریاق آئے آئے سانپ
کا کاٹا مر جائے گا۔ بہت زیادہ انتظار میں
بولتے ہیں۔

فقرہ۔ اگر کھانا آیا بھی تو وہ آپ کی قوت
لایموت کے لیئے بھی کافی نہ ہوگا۔ میری
شرکت اس میں یعنی چہ اور اگر کفایت کرے
تو الانتظار اشد من الموت کا مضمون ہے
تا تریاق از عراق الخ۔

تا تو بمن میرسی من بخدا میرسم۔ (ف) مثل
زیادہ انتظار کی حالت میں بولتے ہیں۔

تا سال دگر کہ خورد زندہ کہ ماند۔
(ف) مقولہ۔ آئندہ سال تک دیکھئے
کون زندہ رہے۔

تا صَدف قانع نشد پُر دُر نشد۔
(ف) مثل۔ قناعت کی تعریف میں کہتے ہیں۔

تا مرد سخن نگفتہ باشد۔ عیب و
ہنرش نہفتہ باشد۔ (ف) شیخ سعدی
کا مقولہ) جب تک آدمی زبان سے کچھ نہ
کہے عیب و ہنر چھپا رہتا ہے۔

تا نباشد چیزکے مردم نہ گوید چیزہا۔
(ف) مقولہ۔ جب تک کچھ اصلیت نہیں
ہوتی خواہ مخواہ لوگ بہت کچھ بڑھا کے
نہیں کہتے۔

تاڑی پر بس نہ چلا تڑکی کے کان
اُمیٹھے۔ مثل۔ زبردست سے مجبور ہو کر

کسی عاجز کو ستانے کے موقع پر بولتے ہیں۔

تازی مار ا ترکی کا نیا مثل۔ ایک کی سزا سے دوسرے کو عبرت ہوتی ہے۔

تازی مار کھائے۔ عربی آنش پائے۔
مثل۔ طبائع مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی مار پیٹ سے ٹھیک ہوتا ہے۔ کوئی صرف زبان کے کہنے سے اصلاح قبول کرتا ہے لیاقت والوں کی تباہی اور نالائقوں کے اقبال مندی پر یہ مثل بولتے ہیں۔

تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ تالی دونوں ہاتھ بجتی ہے۔ مثل محبت یا لڑائی ایک طرف سے نہیں ہوتی (محصنات) ؎

جس طرح تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی
اس طرح لڑائی کبھی ایک کے لڑنے سے
نہیں لڑی جاتی۔

تانے گھاٹ کہ بانے گھاٹ۔
(عو) مقولہ۔ یعنی کسی طرح کی کمی نہیں ہے۔

تانت باجی راگ بوجھا۔ (پایا)
مثل۔ قرینے سے مطلب پہچان لینا۔ انداز سخن سے مطلب پر آگاہی ہو جانا۔ باتوں سے دل کا حال معلوم ہو جانا کی جگہ فقرہ۔ بس اب کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں ہے۔ بندہ آپ کا مطلب تاڑ گیا۔ تانت باجی راگ بوجھا۔

تب کا لیپا گیا سر اب کا لیپا دیکھو آئے۔ مثل۔ پچھلی کیفیت پرانی ہو گئی حال کی حالت دیکھنے کے قابل ہے۔

تیتے تو بے کی بوند۔ مثل۔ بڑے خرچ میں تھوڑی آمدنی کسی شمار میں نہیں۔

تجھ سے پھرے تو خدا سے پھرے۔
مقولہ۔ یہ فقرہ قسم یا عہد کے موقع پر مستعمل ہے۔ یعنی تجھ سے وفا نہ کرے تو کافر ہو ؎

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ سے یہ دل مرا پھر جائے
پھر دل میں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جائے
تجھ کی جگہ اُس اور تم بھی کہتے ہیں۔

تخم تاثیر صحبت اثر۔ مقولہ۔ یعنی نطفے اور پاس بیٹھنے اُٹھنے کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔

تربیت نا اہل را چوں گردگاں بر گنبد ست۔ (ف) (مقولہ شیخ سعدیؒ) نالائق پر تعلیم کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

تری آواز مکے مدینے۔ دعا۔ تیری شہرت دور دور ہو۔ (ذوق) ؎

مؤذن مرحبا بر وقت بولا
تری آواز مکے اور مدینے

تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں

(ف) مقولہ۔ مصنّف ہی اپنی تصنیف
کو خوب پڑھتا ہے۔

تِل اوٹ پہاڑ اوٹ۔ (مثل) بعید
آسان ہے۔ ظاہر میں مشکل فی الحقیقت
آسان۔ (جمیل)

ہے مثل تل اوٹ ہوتا ہے پہاڑ
آنکھ باہم ملتے ہی دل مل گیا

تِل بھر نہو۔ پہاڑ برابر محبّت۔
مثل (عو) یگانے کو دوست سے زیادہ
درد ہوتا ہے۔ اُس محل پر بولتی ہیں جب
کسی وقت اپنا دور کا رشتہ دار دوست
سے زیادہ کام آتا ہے۔

تِل چور بجر چور۔ (مثل) جو تھوڑی
چوری کرے گا وہ بہت بھی کرے گا۔

تِل کی اوجھل (اوٹ) پہاڑ۔ (مثل)
(جب آنکھ کے تِل پر کچھ پردہ پڑ جاتا
ہے یا اُس کے آگے تنکا جو ادنی چیز ہے
آجاتا ہے تو پہاڑ دکھائی نہیں دیتا)۔
ذرا سے پردے میں کسی بڑی بھاری بات
کا پوشیدہ ہونا کبھی کسی شعبدہ یا
انوکھی چیز کے ظاہر ہونے سے بھی مراد
ہوتی ہے۔

**تلوار کا گھاؤ بھر جاتا ہے زبان
کا گھاؤ نہیں بھرتا۔** مثل کسی کی
طعن تشنیع کی شکایت کے موقع پر بولتے ہیں

تلوار کے نیچے دم تو لینے دو۔ مثل
جو دم بچے وہی غنیمت ہے۔ کہتے ہیں
زمانہ سابق میں کسی آدمی کو یہ سزا دی گئی
تھی کہ بغل میں سے ایک سنان چھو کر
اس کی گردن میں سے نکالی گئی وہ تکلیف
سے بلک رہا تھا بادشاہ نے اس کی
سخت تکلیف کی وجہ سے یہ حکم دیا کہ تلوار
سے اُس کی گردن اُڑا دو تاکہ تکلیف
ظاہری سے چھوٹ جائے اُس وقت
اس نیچاں نے عرض کی کہ تلوار کے نیچے
مجھے دم لینے دو یعنی مری گردن نہ اُڑاؤ
اس تکلیف میں رہنے دو تاکہ جو دم
جی لوں اور دنیا کی ہوا کھالوں وہی سہی۔

تلوار گری پر جا بھری۔ مثل۔ حاکم
کی بزدلی سے رعایا باغی ہو جاتی ہے
ریاست بے سیاست نہیں ہوتی۔

**تلوار مارے ایک بار احسان
مارے بار بار۔** مثل۔ احسان کی
شرمندگی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

تم ڈال ڈال تو میں پات پات۔
مثل (عو) تمھاری چالیں خوب سمجھتا
ہوں۔ میں تم سے زیادہ چالاک ہوں۔
فقرہ۔ کیا اور کوئی اس قابل نہ تھا
جس سے کہنے والے کا پتا نشان تو چھتیں
مجھ پر کیا ٹیکا تھا۔ لیکن تم ڈال ڈال تو

میں بات بات یعنی تم لاکھ سیان پنا دکھاؤ ہمیں پھنسنے والی نہیں۔ تم کی خصوصیت نہیں دیگر ضمیروں اور اسماء کے ساتھ بھی بولتے ہیں (قدر) ؎

گل ڈال ڈال ہے تو صبا بات بات ہے
یہ باغ بھر کی روح ہے کیا اس کی بات ہے

بعض شعراء نے الفاظ میں کچھ تصرف بھی کیا ہے۔ (قدر) ؎

بلبل تو اڑ کے جائے گا صیاد سے کہاں
وہ پتے پتے پر ہے۔ جو تو ڈال ڈال پر

تم نے اڑائیں ہمیں نے بھون بھون کھائیں۔ (مثل چڑیوں سے لی گئی ہے۔ یعنی ایک نے چڑیوں کا پنجڑا کھول کر اُن کے اُڑا دینے میں چالاکی کی تو دوسرے نے انھیں کو پکڑا اور بھون کر کھا لیا)۔ مثل۔ ہم تمھارے بھی اُستاد ہیں۔ تمھاری چالاکی ہمارے ساتھ نہیں چل سکتی۔ ہم تمھاری چالیں خوب سمجھتے ہیں۔ (شوق)

تم نے گر سیکڑوں اُڑائی ہیں
ہم نے بھی بھون بھون کھائی ہیں

تم ہمکو بلاؤ گے تو کیا کھلاؤ گے۔ ہمارے یہاں آؤ گے تو کیا لاؤ گے۔ مثل۔ ہر طرح اپنا مطلب نکالنے کی جگہ بولتے ہیں

تمھارا مال سو ہمارا مال۔ ہمارا مال سو ہمیں ہیں۔ مثل۔ خود غرض آدمی کی نسبت کہتے ہیں جو دوسرے کا مال لیلے اور اپنی دفعہ ہنس کر رہ جائے۔

تمھاری یہ راہ ہماری وہ راہ۔ کچھ پروا نہیں۔ فقرہ۔ ضد ہے تو ضد ہی سہی جاؤ تمھاری یہ راہ ہماری وہ راہ۔

تمھارے لڑکے بھی کبھی پاؤں (یا گھٹنیوں) چلیں گے۔ (وہ) عو۔ تم بھی کبھی سچ بولو گے! تمھارا مزاج بھی کبھی راستی پر آئے گا۔

تمھارے منھ کا اُگال ہمارے پیٹ کا ادھار! مثل۔ تمھاری خفیف امداد ہمارے لئے بہت ہے۔ یہ فقرہ اکثر گداگروں کے استعمال میں ہے۔

تمھارے منھ میں گھی شکر۔ خدا تمھارا کہنا راست لائے جسب مراد بات کے جواب میں کہتے ہیں۔ (فقرہ) دو بھائیوں میں صلح کرا دینے کا وعدہ کرتے ہو تمھارے منھ میں گھی شکر۔

تن تازہ قلندر را چہ۔ تن پرور کی نسبت بولتے ہیں۔ (فقرہ) زبان ہے اور مزہ مزہ اور نت نیا تن تازہ قلندر را چہ نہ کسی کے مرنے سے غرض ہے نہ جینے سے کام اپنے ملائی پراٹھے سے غرض۔

تنکے کی اوٹ (او جھل) پہاڑ مثل۔ (عو) ذرا سی بات میں کسی بڑی

بات کا مخفی ہونا۔ مشکل امر کا ذرا سی تدبیر سے درست ہو جانا کی جگہ بولتے ہیں۔ (قدر)

تیرا ذرا رحم ہے عصیاں کی آڑ
اوٹ میں تنکے کی ہے سارا پہاڑ

(مثنوی میر حسن) سے

وہ ابرک کی ٹٹی وہ تینے کی جھاڑ
کہے تو کہ تنکے کے اوجھل پہاڑ

تو بھی رانی میں بھی رانی کون بھرے پن گھٹ پانی۔ (عو) جہاں سب کے سب کام سے جی چرائیں وہاں یہ مثل بولتی ہیں۔

تو چھوٹی کہ موٹی۔ مثل۔ چھوٹی نازک مزاجی کی جگہ بولتے ہیں۔

تو ڈال ڈال تو میں پات پات۔ دیکھو تم ڈالی۔

تو کونہ مو کو لے چوٹے میں جھونکو۔ مثل۔ چیز کو ایسا برباد کرنا کہ کسی کے کام کی نہ رہے۔

تو نے کبھی بیس سنے مانی۔ میں کسی طرح تمہارا کہنا یاد نہ کروں گا۔ (امیر) سے

تو کھینچے گا اس کی شکل مانی
تو نے کبھی ادھر بیس سنے مانی

آپ یا تم کے ساتھ بولتے ہیں۔

تو نے کی تیری تغار کی میری۔ (مثل) عو۔ تھوڑا فائدہ تیرا بہت فائدہ میرا۔

تو تی کی آواز نقار خانہ میں کون سنتا ہے۔ مثل۔ بڑے کار خانوں میں چھوٹوں کی کچھ سماعت نہیں ہوتی۔ بڑے آدمیوں کی رائے کے سامنے ادنی آدمی کی رائے کوئی نہیں پوچھتا۔ (ذوق) سے

مرے نالوں سے چپ ہیں مرغ خوش الحاں زمانے میں
صدا تو تی کی سنتا کون ہے نقار خانے میں

تولا بھر کی آرسی نانی بولے فارسی۔ مثل۔ عو۔ تھوڑا سا سلوک کرکے بہت سے احسان جتانے کے موقع پر بولتی ہیں۔

تھالی پھوٹی تو پھوٹی جھنکار تو سُنی۔ مثل۔ محل استعمال۔ ۱۔ جب کوئی بے غیرت آدمی اپنے پردہ فاش ہونے پر نادم نہ ہو بلکہ خوش ہو۔ ۲۔ اس شخص کی نسبت بھی بولتے ہیں جو حصول مطلب میں نقصان کی پروا نہ کرے۔

تھالی کا بینگن۔ مثل۔ بینگن بسبب گول ہونے کے تھالی میں نہیں ٹھہرتا ہے۔ متلون مزاج آدمی۔

تھکا اونٹ سرا کو دیکھتا ہے۔ (تھکتا ہے) مثل۔ ناچار آدمی سہارا تاکتا ہے۔ یعنی اسے فرصت مخلصی کا طالب رہتا ہے۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کام کرتے کرتے کسی کی طبیعت عاجز آجائے اور وہ اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا خواہشمند ہو۔ (ذوق) سے

لحد کو چاہئے یوں پیر پشت خم دیکھے
سرا کو جیسے تھکا اونٹ دمبدم دیکھے

تھوتھا چنا باجے گھنا۔ مثل (عم) کمظرف اور نالایق شیخی مارنے پر بولتے ہیں۔

تھوڑا کریں غازی میاں بہت کریں ڈفالی۔ مثل۔ خوشامدی جھوٹی تعریفیں کیا کرتے ہیں۔

تھوک میں ستو نہیں سنتے۔ مثل۔ جہاں زیادہ خرچ کی ضرورت ہے تھوڑے صرف سے کام نہیں چلتا اس جگہ تھوکوں ستو نہیں سنتے بھی ہے۔

تیرے گا سو ڈوبے گا۔ مثل۔ ہنرمند ہی سے خطا ہوتی ہے۔

تیسرا آنکھوں میں ٹھیکرا۔ مثل۔ مشورہ کرنے والوں کو اجنبی کا آنا گوارا نہیں ہوتا ہے۔

تیل تلوں ہی سے نکلتا ہے۔ مثل۔ ہر چیز کا خرچ اُسی کی آمدنی سے نکالا جاتا ہے۔

تیل دیکھو تیل کی دھار۔ دیکھو۔ مثل۔ زمانے کی حالت دیکھو زمانے کا رنگ دیکھو۔ ہر کام کو خوب دیکھ بھال کے کرنا چاہئے کام میں جلدی کرنے کی بُرائی اور تاخیر کرنے کی تعریف میں بولتے ہیں (رویائے صادقہ) باوجودیکہ تم کو خوش قسمتی سے میاں بھی ایسے ملے ہیں کہ ہزاروں میں ایک پڑھے لکھے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نوکر اور نوکری بھی معقول اور پھر نہ تم خوش اور تمھاری ہی کہن ہے کہ وہ بھی تم سے خوش نہیں اور ابھی کے آمدی کے پیر شدی تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔

تیلی خصم کیا اور پھر بھی روکھا ہی کھایا۔ (مثل) یعنی خلاف وضع کا کام کیا پھر بھی مراد نہ ملی۔ کسی بڑے مطلب کے لئے کوئی بُرا کام کیا پھر بھی مطلب براری نہ ہوئی۔

تیلی کا تیل جلے مشعلچی کی پھٹے۔ مثل۔ نقصان کسی کا ہو غم کوئی کرے۔

تیلی کے بیل کو گھر ہی کوس پچاس۔ مثل۔ یعنی غریب آدمی کو گھر ہی کے کام دھندے کی محنت بڑی محنت کے برابر ہے۔ غریب اپنے گھر میں بھی مسافر کی برابر تھکا جاتا ہے۔

تین پیڑ بکائن کے میاں باغ لگائے۔ مثل۔ شیخی باز کی نسبت بولتے ہیں۔

جو تھوڑی چیز پر بہت سا اترائے ۔
تین دن گور میں بھی بھاری ہیں یعنی
مر کر بھی تین روز تک قبر کے حساب کتاب
میں جان بیکل رہتی ہے ۔ غرض یہ ہے کہ
دنیا قبر تک بھی ستانے کے لئے ساتھ جاتی
ہے ۔ (منیر) ؎

تین دن گور میں بھی بھاری ہیں
یعنی آسودگی نہیں نہ خاک

تین راہ علیحدہ مختلف وضع پر (قدر) ؎

خانہ خرابوں نے کیا گھر تباہ
سنتے ہیں وہ تینوں گئے تین راہ

تین میں نہ تیرہ میں ۔ مثل اس شخص کی
نسبت بولتے ہیں جس کی کہیں پوچھ گچھ عزت
نہ ہو ۔

تین تیرہ ستلی کی گرہ ۔ مثل ۔ (کہتے ہیں
ایک بازاری عورت نے اپنے چاہنے والوں
کے تین درجے مقرر کئے تھے ۔ اول درجے
والے تو تین گرہ میں شامل تھے دوسرے درجے
والے تیرہ گرہ میں داخل تھے اور تیسرے درجے
والے جو سب سے گھٹیا تھے وہ سیر بھر ستلی
کی گرہ میں جب کوئی نیا آدمی اس کے یہاں
آتا وہ ستلی میں گرہ لگا دیتی (جس سے یہ
مراد تھی کہ آج سے یہ بھی میرے تابعین
میں سے ہے) ایک دن ایک گروہ آدمیوں
کا آیا جن کو دیکھکر نفرت اور حقارت سے
یہ کلمات زبان پر لائی ۔ یعنی تین میں نہ تیرہ میں الخ
جب سے یہ جملہ مشہور ہو گیا) ۔ محض نکما
بیکار ۔ بیوقعت آدمی ۔ (فقرہ) اول تو وہ بھول
آدمی یہاں تک آئیں گے نہیں اور شاید
چلے آئے تو کیا ہوگا باہر کمرے میں جاکر بیٹھ
رہیں گے تین نہ تیرہ ستلی کی گرہ سے کام
ہی کیا نکلے گا ۔

ٹ

ٹٹیری سے آسمان نہیں تھمتا ۔ مثل ۔
اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو اپنے حوصلے
ہمت قوت سے زیادہ کسی کام کے کرنے پر
آمادہ ہو ۔

ٹکڑے کھائے دل بہلائے کپڑے
پھٹے گھر کو آئے ۔ مثل ۔ (عو) نکمے کی
نسبت بولتی ہیں ۔

ٹکر ٹکر دیدم دم نہ کشیدم ۔ مقولہ ۔
(عو) حیرت و استعجاب سے کسی امر کو دیکھکر
سکوت کرنے کی جگہ بولتی ہیں ۔

ٹکے کی نہاری میں ٹاٹ کا ٹکڑا ۔ مثل ۔
سستی چیز میں کچھ نہ کچھ نقصان ضرور
ہوتا ہے ۔ کہتے ہیں ایک شخص نے ٹکے
کی نہاری منگائی ۔ اتفاق سے اُس میں ٹاٹ
کا ٹکڑا نکلا اس نے اپنے ایک دوست
سے ذکر کیا اُس کو بھی لالچ آ گیا ۔ دوسرے

روز خدمتگار کو ٹکا دیا اور نہاری منگائی اس
نہاری میں ٹاٹ کا ٹکڑا نکلا۔ متعجب ہو کر
خدمتگار سے کہا ہمارے دوست نے نہاری
منگائی اُس میں زر بفت کا ٹکڑا نکلا تھا
خدمتگار نے جواب دیا کہ ٹکے کی نہاری میں
تو ٹاٹ ہی کا ٹکڑا نکلے گا۔

ٹکے کی بڑھیا نو ٹکے سر منڈائی۔ مثل۔
(عو) تھوڑے فائدہ کے لئے بہت خرچ
پڑنے کے موقع پر بولتی ہیں۔

ٹوپی سے بھی مشورہ کرنا چاہئے۔
مثل۔ یعنی بے مشورہ کوئی کام نہیں چاہئے۔
(میر) ؎
کہتے ہیں اپنی ٹوپی سے بھی مشوات کرو
کر قصد ترک شر نہ کبھی شرم مت کرو

ٹوٹکوں سے کاجیں نہیں ٹلتی ہیں۔
(مثل) معمولی تدبیر سے بڑے کام انجام
نہیں پاتے۔

ٹوٹی بانہہ گل جندرے۔ فارسی میں
اس جگہ کالائے بد بہ ریش خاوند بولتے ہیں
جب بانہہ ٹوٹ جاتی ہے اُس کو پٹی باندھ کر
گلے میں لٹکا لیتے ہیں۔ اس پٹی کو جس میں
بانہہ ڈالتے ہیں گل جندرا کہتے ہیں) دہلی۔
مثل۔ اس خراب ناقص چیز کے لئے بولتے
ہیں جس کو ترک نہ کر سکیں۔ غریب یا اپاہج کا
بار کفالت اسی کے آسودہ بھائی بندوں کے
ذمے پڑتا ہے۔

ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے بدلائی۔ مثل۔ اس جگہ
بولتے ہیں جہاں دو ہم پیشہ یا دو ہم فن آپس
میں مباحثہ یا جنگ کرتے ہوں اور دونوں
برابر کے ہوں۔ (شوق) ؎
تم نے بندی سے بیش کب پائی ہے
ہے ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے بدلائی

**ٹھنڈے لوہے بھی کہیں تپنے سے
سے ڈھیلے پڑے ہیں۔** مثل۔ زیادہ
عمر ہو جانے کی بعد بچوں کی اصلاح نہیں ہوتی۔
(توبۃ النصوح) میں جانتی ہوں کہ ان
بچوں کی اصلاح میں کوشش فضول ہے
ٹھنڈے لوہے . . . الخ۔

ج

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔
مثل۔ تدبیر وہی جو کارگر ہو اور جس کا اقرار
حریف کے منہ سے کرنا پڑے۔

جاڑے کی چاندنی۔ (عو) جاڑے کے
موسم کی چاندنی بے لطف ہوتی ہے۔
(جان صاحب) ؎
مفلس کی ہے جوانی یہ جاڑے کی چاندنی
بدتر ہے سو بڑھاپے سے اپنا شباب اُف

جاگے گا سو پاوے گا۔ سووے گا

سو کھووے گا۔ ہوشیاری سے کامیابی غفلت اور کاہلی میں ناکامی ہے۔

جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام۔ مثل (عو) ناحق کے تپاک اور گرم جوشی ظاہر کرنے والے کے حق میں یا بیجا خصوصیت ظاہر کرنے والے بیجا اور چالاک کی نسبت جو خواہ نخواہ دوستی جتا کر اپنا مطلب نکالے بولتی ہیں۔

جان بچی اور لاکھوں پائے۔ مثل۔ جیتا رہنا ہی غنیمت اور بڑی دولت ہے۔ بیجا چھوٹا عذاب سے چھوٹے۔

(شوق قدوائی) سے

وہ ظالم ہے درگزرے ہم اُسکی خدمت کرنیسے
جان بچی اور لاکھوں پائے تو بہ ہے اب مرنے سے

جان کا صدقہ مال۔ مثل۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں روپیہ صرف کر کے جان خطرے سے بچ جائے سے

اے صبا واللہ سچ ہے جان کا صدقہ ہے مال
یہ وہ دولت ہے کہ جو بارِ دگر ملتی نہیں

جان کی جان گئی ایمان کا ایمان گیا۔ مقولہ۔ ہر طریقے سے نقصان ہی نقصان ہوا۔ دین کے رہے نہ دنیا کے۔

جان ہے تو جہان ہے۔ جان ہے تو سب کچھ۔ مثل۔ جیتے جی کا سب لطف ہے۔ اپنے دم تک دنیا کا لطف ہے سے

میر عمداً بھی کوئی مرتا ہے
جان ہے تو جہاں ہے پیارے

(ذوق) سے

تو جان ہے ہماری اور جان ہے تو سب کچھ
ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ

جائے اُستاد خالی ست۔ مثل۔ جب کسی کارروائی میں نقص ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے شخص کی رائے یا مشورہ سے اصلاح ہوتی ہے یا اصلاح ہونے کی اُمید ہوتی ہے تو اس جگہ یہ مثل بولتے ہیں۔

جائے تنگ ست مردماں بسیار۔ (ف) مثل۔ چیز تھوڑی اور چاہنے والے بہت۔

جب اوڑھلی لوئی تو کیا کرے گا کوئی۔ مثل بیجا کو کسی کا خیال نہیں ہوتا۔

جب تک بچہ روتا نہیں ماں دودھ دیتی نہیں۔ مثل۔ بے طلب کچھ نہیں ملتا۔ (فقرہ) قاعدہ ہے کہ دنیا میں کوئی مبتذل سے مبتذل فائدہ بے طلب نہیں ملتا سچ ہے۔ جب تک بچہ روتا نہیں الخ۔

جب تک جینا جب تک سینا۔ مثل۔ عمر بھر مزدوری کرنا اور کھانا۔

جب تک سانس تب تک آس۔ مثل۔ زندگی کے ساتھ امید قائم ہے۔

جب تک دَم ہے تب تک غم ہے۔
مقولہ۔ غم اور فکر جان کے ساتھ ہیں۔

جب کا لیا دو بہا اب کا لیا دیکھو۔
(عو) مثل۔ پچھلی بات کا کیا ذکر۔ موجودہ حالت کو دیکھو۔

جتنا اوڑھنا اتنے پاؤں پھیلانا۔ مثل۔
حیثیت اور استعداد کے مطابق کام کرنا چاہئے۔

جتنا چھانو اُتنا ہی کِرکِرا۔ مثل۔ زیادہ وہم سے زیادہ نقص نکلتے ہیں۔ زیادہ تحقیقات سے زیادہ عیب کھُلتے ہیں۔

جتنا زمین کے اوپر اُتنا زمین کے نیچے۔ مثل۔ مُفسِد۔ فتنہ انگیز۔ بڑے چالاک کی نسبت بولتے ہیں۔ (مومن) ؎

نہ دیتا بوسہ پا کو فلک جھکتا زمیں پر ہے
کہ یہ اتنا زمیں کے نیچے ہے جتنا زمیں پر ہے

جتنا گُڑ ڈالو اُتنا ہی میٹھا۔ جتنا روپیہ خرچ کروگے اسیقدر چیز عمدہ ہوگی۔ جیسا خرچ کروگے ویسا ہی کام درست ہوگا۔

جتنی چادر دیکھئے اُتنے ہی پاؤں پھیلائیے۔ مثل۔ حیثیت کے مطابق کام کرنا چاہئے۔ (داغ) ؎

تنگ ہے دل وسعت دامانِ محشر دیکھکر
اے جنوں ہم پاؤں پھیلاتے ہیں چادر دیکھکر

چادر کی جگہ کپڑا بھی بول چال میں ہے۔

جدھر چلتا دیکھیں اُدھر تاپیں۔ مثل۔ جہاں فائدہ کی اُمید ہو وہاں دوڑیں۔ چالاک زمانہ ساز کی نسبت بولتے ہیں۔

جدھر رب اُدھر سب۔ مثل۔ دیکھو جدھر مولا۔

جدھر مولا اُدھر آصف الدولہ۔ مثل۔
جس پر خدا کا فضل ہوتا ہے سب اُس پر مہربان ہوتے ہیں۔

جڑ سے بَیر پتوں سے یاری۔ مثل۔
بزرگوں سے دشمنی اولاد سے اخلاص کی جگہ۔

جس برتن میں کھائے اسی میں چھید کرے۔ برتن کی جگہ ہانڈی بھی کہتے ہیں مثل۔ جس سے فائدہ اُٹھائیں اُسی کو نقصان پہنچائیں محسن کُش۔ نمکحرام کی نسبت بولتے ہیں۔

جس طرح پیٹھ دکھائے جاتے ہو اُسی طرح مُنہ دکھانا۔ (عو) رخصت کے وقت مسافر سے کہتی ہیں۔
فقرہ۔ ہنسی خوشی سدھارو۔ جس طرح پیٹھ دکھائے جاتے ہو خدا وہ دن کرے کہ اُسی طرح لوٹ کر منہ دکھا۔

جسکا بنیا یار اُس کو دشمن کیا درکار۔
مقولہ۔ بنئے کی دغابازی مشہور ہے۔

جسکا کام اُسی کو چھاجے اور کرے تو ٹھینگا باجے۔ (عو) مثل۔ جو کسی کام

کو سکھتا ہے وہی کر سکتا ہے۔
جسکا کھائیے اُسیکا گائیے۔ مثل۔ جس سے
فائدہ ہو اُس کی تعریف و خوشامد کرنے کے
محل پر بولتے ہیں۔
جسکا کھائیے آن پانی اُس کی کیجیئے
آبادانی۔ مثل۔ (آبادانی۔ خیر طلبی۔ ترقی
خواہی۔ اب آبادانی متروک ہے)۔ اپنے آقا
اور محسن کی خیر خواہی شکر گزاری لازم ہے۔
جس کے پاؤں نہ جائے بوائی وہ
کیا جانے پیر پرائی۔ (عو) جس کو بذات
خود تکلیف نہیں ہوئی وہ دوسرے کے
تکلیف کو کیا سمجھے۔
جس کی دیگ اُس کی تیغ۔ مثل۔ سخی
کے سب حامی ہوتے ہیں۔ جو کوئی کھانا
دیتا ہے اُسکا رعب رہتا ہے۔
جس کی زباں چلے اُس کے ستّر ہل چلیں
مثل۔ زباں دراز سب کو دبا لیتا ہے۔
جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔ مثل۔
زبردست غالب ہوتا ہے وہ جو چاہے
چھین لے۔
جس کی ماں چلے گی اس کی جائی
بھلے چلے گی۔ مثل۔ ماں کا اثر اولاد پر
ضرور ہوتا ہے۔
جس کے پیشہ میں بان وہ بڑا
شیطان۔ مقولہ۔ جس پیشہ ور کے
نام کے ساتھ بان کا لفظ ہوتا ہے وہ بڑا
شریر ہوتا ہے۔
جس کے سر پر ہتھیار اُسکا کیا اعتبار۔
مثل۔ سینگ والے جانور کا کچھ اعتبار نہیں
جب چاہے مار بیٹھے۔
جس کے مُنہ میں چاول ہوتے ہیں
وہ چبا چبا کر خوب باتیں کرتا ہے۔
مثل۔ جس کے پاس دولت ہوتی ہے وہی
اتراتا ہے۔ جس کے گھر کھانے کو ہوتا ہے
وہی اترا اترا کر باتیں کرتا ہے۔
جس کے ہاتھ ڈوئی اُسکا سب
کوئی۔ مثل۔ جس سے فائدہ ہوتا ہے اُسی کے
سب خیر خواہ ہوتے ہیں۔
جس نے اپنی ٹوپی اُتاری وہ دوسرے
کی اُتارتے کب ڈرتا ہے۔ مثل۔ جو
اپنی عزت کا خیال نہیں کرتا وہ دوسرے
کی عزت کا کب خیال کرے گا ٹوپی کی جگہ
پگڑی بھی کہتے ہیں۔
جس نے بیٹی دی اُس نے کیا اُٹھا
رکھا۔ مقولہ۔ اولاد سے زیادہ کوئی چیز
پیاری نہیں۔ مفلس سمدھیانے کی نسبت
بولتے ہیں۔
جس نے کی شرم اُس کے پھوٹے
کرم۔ مثل۔ (عو) بے شرم کی مذمت میں
بولتی ہیں۔ (توبتہ النصوح) غرض دنیا کی

چند روزہ شرم نے مجھکو بیدین بنادیا اور
میری وہی کہاوت ہے جس نے کی شرم
اُس کے پھوٹے کرم۔

جسے پیا (پی) چاہے وہی سہاگن مثل۔
جسے مالک چاہے وہی سب سے اچھا۔
(جان صاحب) ؎

مثل ہے۔ جسے چاہے پی وہ سہاگن
وہ بہتر سے بہتر نہیں بدتر سے بدتر

جگ کی ماں جہان کی خالا۔ اس عورت
کو کہتے ہیں جو گھر گھر پھرتی ہو۔

جُگ ٹوٹا اور نرد ماری گئی۔ مثل۔
(چوسر کے قاعدے کے مطابق جب تک
دو گوٹیں ایک خانہ میں رہتی ہیں اُن کو مار
نہیں سکتے)۔ نفاق کی مذمت کہنے میں
یعنی اتفاق نہ رہنے سے شیرازہ ابتر ہوجاتا
ہے۔

**جُگ جُگ جیا کرو دودھ بتاسے
پیا کرو**۔ (عا۔ دنیا میں ہمیشہ خوش رہو)۔

جگت سیٹھ کا سالا۔ (عم) بڑے
بھاری دولتمند کا رشتہ دار۔

**جَل تو جلال تو عزت و کمال تو، آئی بلا
کو ٹال تو**۔ (عو۔ عم) کسی آفت مصیبت
کے وقت یہ فقرہ پڑھتی ہیں۔ اور جَل تو
جلال تو خدا بچائے کی جگہ کہتی ہیں۔

جلے پاؤں کی بلی۔ (کنایتہً) وہ عورت
جو ایک جگہ نہ ٹھہرے۔ گھر گھر پھرنے والی
عورت۔ **جلے پر نون (یا نمک) چھڑکنا** (عو)
ستائے کو ستانا رنج پر رنج دینا۔

جلدی کام شیطان کا۔ مثل۔ انسان
کا کام سہولت سے کرنا چاہئے۔ جلدی سے
کام بگڑ جاتا ہے۔ (ذوق) ؎

ہو تو عاشق سوچکر اُس دشمن ایمان کا
دل نہ کر جلدی کہ جلدی کام ہے شیطان کا

جماعت سے کرامات ہے۔ مثل۔
اتفاق کی بدولت سب مشکلیں حل ہوجاتی ہیں۔

جمعہ پیر اُسی دروازہ کے فقیر۔ مثل
ہر وقت موجود۔

جمعہ جمعہ آٹھ دن۔ مثل۔ چند روزہ۔
فقرہ۔ جمعہ جمعہ آٹھ دن کی وزارت اور
اس پر یہ حرکات خفیف۔

جمعہ کا نکاح ہفتہ کا طلاق۔ مثل۔
(عو) نکاح کے بعد بہت جلد طلاق ہونے
اور میل ہونے کے بعد بہت جلد پھوٹ
پڑ جانے کی جگہ بولتی ہیں۔

جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا۔
پردیس میں کسی بڑے کام کرنے کا لطف
گھر والے نہیں دیکھ سکتے۔ جب کوئی اپنی
دولت غیر جگہ پردیس میں صرف کرے اور
وطن والے محروم رہیں تو یہ مثل بولتے
ہیں۔ (شاد) ؎

صحرا میں تنہا قیس ہے مثل لیلیٰ
نا جا جنگل میں مدد کسی نے دیکھا
جنگلی کبوتر ہے۔ کسی سے مانوس نہیں ہے۔ الگ تھلگ رہتا ہے۔

جو آگ کھائے گا انگارے ہگے گا۔ مثل۔ جو برا کام کرے گا اُسی کو برا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔

جو بندھ گیا سو موتی۔ مثل۔ جو بن گیا وہی اچھا۔

جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ مثل۔ جو کرو گے اُسی کا پھل پاؤ گے۔

جو پہلے مارے سو میری۔ مثل۔ موقع ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔

جو جو مرغی موٹی وہ وہ دم چھوٹی۔ مثل۔ جس قدر دولت بڑھی بخل بھی بڑھا۔

جو چڑھے گا سو گرے گا۔ مثل۔ صاحب کمال ہی دھوکا کھاتے ہیں۔

جو چوری کرتا ہے وہ موری بھی رکھتا ہے۔ مثل۔ انجام کی فکر پہلے کر لینا چاہیئے۔

جو خال حد سے بڑھا وہ مسا ہوا۔ مثل۔ جو چیز حد سے بڑھ جائے وہ بدنما ہوتی ہے۔

جو دل میں وہی زبان پر۔ جو دل میں ہے وہی منہ پر۔ ظاہر و باطن یکساں ہے۔ (قدر) ؎

مثال آئینہ ہم سب سے ہیں صاف
جو دل میں بات ہے منہ پر وہی ہے

جو دے گا اُسکا کھیلے گا۔ مثل۔ جو خرچ کرے گا اُسکا مقصد پورا ہوگا۔ (رشاد)
جب آبرو گئی ہر اشک آنکھ میں پھڑکا
مثل ہے دے جو اُسی کا ہے کھیلتا لڑکا

جو سر اٹھا کے چلے گا ٹھوکر کھائے گا۔ مثل۔ جو غرور کرے گا ذلیل ہوگا۔

جو کرے سیوا وہ کھائے میوہ۔ مثل۔ (ہندو) جو خدمت کرتا ہے وہی فائدہ اُٹھاتا ہے۔

جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔ مثل۔ (جو بادل بہت گرجتا ہے وہ اکثر برستا نہیں) اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو بیحد غصہ کرے لاف گزاف بکے۔ لیکن اُسکا نتیجہ کچھ ظہور میں نہ آئے جو بہت باتیں بنایا کرتا ہے وہ کام نہیں کرتا۔ (سحر) ؎
سچ تو یہ ہے کہ جو گرجیں گے وہ کیا برسیں گے
حیقم خونبار سے اُلجھے نہ گھر بار گھٹا

جو ماں سے سوا چاہے وہ پھاپھا کٹنی۔ مثل۔ ماں سے زیادہ محبت سراسر دھوکا اور بناوٹ ہے۔

جو میرے ہے سو راجہ کے نہیں۔ مثل۔ (عو) کم ظرفی سے اپنے آپ کو بڑا

جاننے والے کی نسبت بولتی ہیں۔
جو نہ بھائے آپ کو وہ دے بھوکے باپ کو۔ (عو) مثل۔ اُس جگہ بولتی ہیں جہاں کوئی شخص دوسرے کے واسطے ایسی بات تجویز کرے جس کو اپنے واسطے ناپسند کرے۔ (فقرہ) نوج ایسی دُلھن میرے بھائی کو ملے۔ تم کو بڑی ماتا ہو۔ اپنے چھوٹے بھائی سے کر لو۔ جو نہ بھائے آپ کو الخ۔

جو ہانڈی میں ہوگا وہی ڈوئی میں نکلے گا۔ مثل۔ جو دل میں ہوتا ہے وہی منھ پر آتا ہے۔

جو فروش گندم نما۔ (ف) لفظی معنی گیہوں دکھا کر جو بیچنے والا) صفت (مجازاً) دغاباز۔ بے ایمان (محسن) ؎

بہ ترغیب ابلیس بیہودہ کوش
دغاباز گندم نما جو فروش

جواب جاہلاں باشد خموشی۔ (ف) مقولہ۔ عاقل جاہلوں کے منھ نہیں لگتے سکوت کرتے ہیں۔ (رشک) ؎

ہے جواب جاہلاں باشد خموشی پند و عظ
جنگ سے ضبط فساد مدعی میں لطف ہے

جورو نہ جاتا اللہ میاں سے ناتا۔ (جاتا جانتا کا بگاڑا ہوا ہے۔ مثل۔ مجرد کی نسبت جس کے آل اولاد نہ ہو بولتی ہیں۔

جوڑ جوڑ مر جائیں گے مال جنوائی کھائیں گے۔ جو جنوائی نہ ہوں گے تو خانصے لگ جائیں گے۔ مثل۔ کنجوس کا مال ضائع ہوتا ہے۔
فقرہ۔ کسی نے کھایا پیا دیا لیا لطف اُٹھایا کسی کی۔ دہر دہر رکھی چوروں نے سیندھ لگائی۔ پھر ماندگی دُکھی میں حکیموں ڈاکٹروں کے کام آیا جو اُس سے بچا تو کیا وہ نہیں سنا جوڑ جوڑ الخ۔

جوگی کس کے میت۔ مثل۔ فقیر کسی کے دوست نہیں ہوتے۔ (میر حسن)

مسافر سے کرتا ہے کوئی بھی پیت
مثل سچ ہے جوگی ہوئے کس کے میت

جوگی جوگی لڑیں کھپروں کا نقصان۔ مثل۔ بڑوں کی تکرار میں چھوٹوں کا ضرر ہوتا ہے۔

جوؤں کے مارے گدڑی نہیں چھوڑی جاتی۔ مثل۔ ادنی تکلیف کی کی وجہ سے بڑا مطلب نہیں کھو دیتے۔

جھاڑ سے چھوٹا پہاڑ میں اٹکا۔ مثل۔ ایک مشکل سے نکل کر اس سے زیادہ مشکل میں پھنس جانا کی جگہ۔

جہاں دیدہ بسیار گوید دروغ۔ ف۔ مقولہ۔ تجربہ کار کے جھوٹ بولنے پر کہتے ہیں

جہاں جائے بھوکا وہاں پڑے
سوکھا۔ مثل۔ بدنصیب کی قسمت ہر جگہ
ساتھ رہتی ہے۔
جہاں دائی ہاتھ دھوے وہاں
قربان کروں۔ (عو) ذلیل کرنے کو کہتے
ہیں۔ (فقرہ) تجھ گرانے والی کو جہاں
جہاں اُس کی دائی نے ہاتھ دھوے
قربان کروں۔
جہاں دولہا وہاں برات۔ مثل۔
آدمی اپنے سردار کے ساتھ رہتا ہے۔
جہاں دیکھے توا پرات وہاں گاوے
ساری رات۔ مثل۔ غرضمند اپنے
فائدہ کو دیکھا ہے۔
جہاں ستیاناس وہاں ساڑھے
ستیاناس۔ مثل۔ جب بربادی ہوئی
کم و بیش کی کیا پروا۔
جہاں سو وہاں سوائی۔ مثل۔
جب خرچ کرنے پر آئے کم و بیش کا
خیال نہیں کرنا چاہیئے۔
جہاں سوئی نہ جائے وہاں موسل
گھسیٹنا۔ مثل۔ بے حد جھوٹ بولنا۔
جہاں کا مُردہ وہیں گڑتا ہے۔
مثل۔ جہاں کا جھگڑا ہوتا ہے وہیں
ختم ہوتا ہے۔
جہاں گڑ ہوگا وہاں مکھی بھی
ضرور ہے۔ مثل۔ جہاں مرغوب شے
ہوتی ہے اس کے طالب بھی وہیں جمع
ہو جاتے ہیں۔
جہاں گڑھا ہوتا ہے وہیں پانی
مرتا ہے۔ مثل۔ جہاں نقص ہوتا
ہے لوگوں کی توجہ اُسی کی طرف ہوتی ہے۔
جہاں گل ہوگا وہاں خار بھی ہے۔
مثل۔ راحت کے ساتھ تکلیف اور
خوشی کے ساتھ رنج ہے۔
جہاں مُرغا نہ ہوگا اذان نہ ہوگی۔
جہاں مرغ نہیں بولتا صبح نہیں ہوتی۔
جہاں مُلا نہ ہوگا وہاں سویرا
نہ ہوگا۔ مثل۔ کوئی کام کسی پر موقوف
نہیں رہتا۔ ہو ہی جاتا ہے۔ طنز
سے کہتے ہیں اور سوال کے طور پر کیا
اضافہ کرتے ہیں۔
جہاں نشیب ہوگا وہیں پانی مرےگا۔
مثل۔ جہاں کچھ نقص ہوگا لوگ اُسی کی
گرفت کریں گے۔
جھگڑے کی باتیں تین۔ زن۔ زر۔
زمین۔ مقولہ۔ زن۔ زر۔ زمین کی
ابتدا میں زہے۔ یہ تینوں فساد کی جڑ
ہیں۔
جھنڈے تلے کی دوستی۔ چند روزہ
دوستی اتفاقی دوستی۔ راستے کی جان پہچان۔

جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔
مثل۔ جھوٹ بہت جلد کھل جاتا ہے (ذوق)
کہتے ہیں لوگ جھوٹ نہیں پاؤں جھوٹ کے
جھوٹے تو بیٹھے بھی نہیں پاؤں توڑ کے

جھوٹ کی ناؤ نہیں چلتی۔ مثل۔
جھوٹ سے کام نہیں چلتا۔ جھوٹ کو
فروغ نہیں ہوتا۔ (شوق) ؎
جھوٹ کی ناؤ چلتی ہے کیونکر
ان گنوں پر ترے پڑیں پتھر

جھوٹ کھاتے ہیں میٹھے کے لالچ۔
مثل۔ فائدہ کے لئے تکلیف بھی اٹھائی
جاتی ہے۔ مزے کے لئے مکروہ چیز بھی
نہیں چھوڑتے۔ (قدر) ؎
جھوٹا جہاں کھاتا ہے میٹھے کے واسطے
بوسہ کے ساتھ آپ کی دشنام ہے لذیذ

جھوٹے کے منہ میں گو۔ مقولہ۔
اپنی صفائی کے واسطے بولتے ہیں۔

جھوٹے کے آگے سچا رو مرے۔
جھوٹے کے مقابلے میں سچے کی بات
نہیں چلتی۔ جھوٹا قائل نہیں ہوتا۔

جی ہے تو جہان ہے۔ مثل۔ دنیا
کا لطف زندگی کے ساتھ ہے ؎
صاحب ذوق بہلا رہتے ہیں پابند کہیں
جی اگر ہے تو جہاں ہے یہ مثل جھوٹی نہیں

جیتے جی کے سب ہیں۔ مقولہ۔
سب زندگی بھر ہی ساتھ دیتے ہیں۔ (ناسخ)
اے جنوں سب جیتے جی کے ہیں ہوئے کا کون ہے
مجھ میں جب تک دم رہا تا ہے رہے زنجیر کے

جیسا دیس ویسا بھیس۔ مثل۔ جہاں
رہیں وہیں کی وضع اختیار کرنا چاہئے۔ (امیر)
جیسا ہو دیس بھیس بھی ویسا ہی چاہئے
جنگل کو چاک کر کے گریبان چاہئے

جیسا راجہ ویسا پرجا۔ مثل۔ جیسا سردار
ہوتا ہے ویسے ہی اس کے ماتحت ہوتے
ہیں۔

جیسا سوتا ویسا دھارا۔ مثل۔ جیسی
اصل ویسی فرع۔

جیسا کرنا ویسا بھرنا۔ جیسا کرنا ویسا پانا
کئے کا پھل پاتا۔

جیسا منہ ویسا تھپڑ۔ مثل۔ جو شخص
جس لائق ہو اس سے ویسا ہی سلوک
بھی ہوتا ہے۔ جیسا سوال ویسا جواب۔

جیسے کنتھا گھر رہے ویسے رہے بدیس۔
مثل۔ نکما آدمی جس کا گھر میں اور باہر رہنا
مساوی ہو۔

جیسی روح ویسے فرشتے۔ مثل۔ کہتے
ہیں جس طرح کا آدمی ہوتا ہے ویسے فرشتے
نزع کے وقت آتے ہیں۔ یعنی اگر نیک
ہے تو اسے اچھی صورت کے فرشتے دکھائی
دیں گے۔ اور بد ہے تو مہیب صورت کے

ناقص کو ناقص ہی چیز ملتی ہے۔ (فقرہ) ہے جیسی رُوح ویسے فرشتے مثل ہے یہ واعظ ہی پوچھتے ہیں زہاد کا مزاج۔

جیسی ذات ویسی بات ۔ مثل ۔ جیسا مُنھ ویسا تھپّڑ ۔

چ

چادر تھوڑی پاؤں پھیلائے بہت ۔ مثل ۔ آمدنی کم خرچ زیادہ ۔

چار چوٹ کی مار ۔ (عو) لکھنؤ ۔ ہاتھ پاؤں لکڑی اور کوڑے کی مار (کنایۃً) ضرب شدید

چار دن چاندنی ۔ چار دن اندھیاری ۔ مثل ۔ عروج و زوال سعادت و نحوست ساتھ ساتھ ہیں ۔ (آتش)

وصل میں ہجر کا دھڑکا ہے بجا عاشق کو
چار دن چاندنی ہے چار دن اندھیاری ہے

چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ ۔ مثل ۔ (عو) بہت قدر تھوڑے دن رہتی ہے ۔ چند روز عیش ہے پھر وہی تکلیف ۔ (انشا) ؎

چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیرا پاکھ ہے
سچ تو یہ ہی ہے کہ سارا حسن کا عالم غلط

چار کپڑے زیادہ پھاڑ سکتا ہیں ۔ (عو) کسی قدر زیادہ تجربہ ہے ۔

(فقرہ) خالہ اماں نے اپنے بال دھوپ میں نہیں سفید کئے آخر تم سے چار کپڑے زیادہ پھاڑے ہیں ۔

چار میں ہانڈی پک جانا ۔ بات کا مشہور ہو جانا ۔ راز کا افشا ہو جانا (حافظ صاحب)

مرزا کے جب سے نکل نہیں آتشک گئی
بد بات پھوٹی چار میں یہ ہانڈی پک گئی

چار ہاتھ پاؤں سب کے ہیں ۔ بدن کی طاقت پر گھمنڈ کرنے والے سے کہا کرتے ہیں یعنی کچھ تم ہی شہ زور نہیں ہو اوروں میں بھی طاقت ہے ۔

چاکری میں آکری (سستی) کیا معقول ۔ نوکری میں سستی نہیں چاہئے ۔

چام پیارا نہیں کام پیارا ہے ۔ مثل ۔ صورت عزیز نہیں ہوتی خدمت سے وقعت اور محبت ہوتی ہے ۔

چاند پر خاک نہیں پڑتی ۔ جب کوئی کسی بے عیب کو عیب لگانے کا تہمت کرے تو یہ مثل بولتے ہیں ۔ بھلے برے نہیں ہو سکتے ۔ اچھوں کو عیب نہیں لگ سکتا ۔ ہنر چھپائے نہیں چھپتا ۔ (آتش) ؎

چاند کے اوپر نہیں پڑتی کسی صورت سے خاک
مُنھ تو دیکھیں لے گئے یوسف کے برادر آئینہ

چاند چڑھے کل عالم دیکھے ۔ مثل ۔ ظاہر بات کسی سے مخفی نہیں رہتی ۔

چاہ کن را چاہ در پیش۔ (ف) مثل۔ جو دوسرے کے واسطے خرابی کی تدبیر کرتا ہے خود اُسی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

چاہنے کے نام سے گدھی نے کھیت کھانا چھوڑ دیا تھا۔ جس سے محبت ہو جائے اُسے غرور زیادہ ہو جاتا ہے کہتے ہیں ایک گدھی ایک احمق کا کھیت چر جاتی تھی کھیت کے مالک نے گدھی کے کان میں کہا میں تجھپر عاشق ہوں اس روز سے گدھی نے کھیت پر آنا چھوڑ دیا۔

چپ شاہ کا بالکا۔ (عو) اُس شخص کو کہتی ہیں جو مُنہ سے نہ بولے۔

چپ کی داد خدا دیتا ہے۔ مثل۔ صبر کا پھل خدا سے ملتا ہے۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ (ف) مقولہ۔ عقلمند کو ایسا کام نہیں کرنا چاہئیے جسکا نتیجہ ندامت ہو۔

چراغ سے چراغ جلتا ہے۔ ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے ؎

داغِ جگر کو فیض ہوا دل کے داغ سے
جلتا رہا چراغ ہمیشہ چراغ سے

چراغ کے نیچے اندھیرا۔ منصف حاکم کے قرب میں ظلم ہونا۔ روشن دلوں سے بے خبری وقوع میں آنا۔ (کنایۃً) اوروں کو فائدہ پہنچانا اور اپنوں کو محروم رکھنا کی جگہ۔ بیشتر چراغ تلے اندھیرا مستعمل ہے۔

چراغ میں بتی پڑی لاڈو میری سیج چڑھی۔ (عو) مثل۔ سرِ شام سونے کی تیاری کرنا۔ بہت سونے والی کی نسبت بولتی ہیں۔ چراغ ہو جانا۔ روشن ہو جانا۔ جیسے آنکھیں چراغ ہو گئیں۔

چڑھ مار گولر پکے۔ مثل۔ پورا قابو حاصل ہے مطلب حاصل ہونا کی جگہ۔

چڑھے چاک چاہے سو اُتار لو۔ (عو) دہلی مثل۔ کام جاری ہے اُس وقت جو کام چاہو کرو۔ حکومت کے وقت سب کچھ ہو سکتا ہے۔

چشم ما روشن دلِ ما شاد۔ (ف) بہت خوشی ہے منظور ہے۔ ہماری عین راحت ہے (فقرہ) اگر آپ میرے مکان پر قیام کریں چشم ما روشن الخ۔

چکنا دیکھ پھسل پڑے۔ مثل۔ دولت دیکھ کے ریجھ گئے خوبصورتی دیکھ کے لوٹ ہو گئے۔

چکنا گھڑا۔ (مذکر) چکنے برتن پر پانی کی بوند پڑتے ہی ڈھلک جاتی ہے۔ (مجازاً) بیحیا۔ بے غیرت۔ بے شرم۔ (شوق) ؎

ایسا بھی بیحیا نہیں دیکھا
ایسا چکنا گھڑا نہیں دیکھا

چکنا گھڑا بوند پڑی ڈھل گئی۔ مثل۔

بےغیرت پر لعنت ملامت کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

چکنا منہ پیٹ خالی۔ مثل۔ منہ پر رونق اور پیٹ خالی۔ ظاہری ٹیم ٹام کی نسبت کہتے ہیں۔

چکنا منہ سب چاٹتے ہیں۔ مثل۔ خوشحال کی سب جگہ خاطر ہوتی ہے۔

چکنے گھڑے پر بوند نہیں ٹھہرتی۔ مثل۔ بےغیرت شرمندہ نہیں ہوتا۔

چکنے منہ کو سب چومتے ہیں۔ مثل۔ اچھے کی خاطر مدارات سب جگہ ہوتی ہے۔

چل نہ سکوں میرا لکدن نام۔ مثل۔ (لکدن کودنے والا) (عو) طاقت سے زیادہ دعویٰ کرنے والے بچہ کی نسبت بولتی ہیں۔

چلتی پھرتی چھاؤں۔ مونث۔ دنیا کی دولت ناپائیدار اور جاہ و مراتب چند روزہ سے مراد ہے۔ جو کبھی اس کے پاس اور کبھی اس کے پاس ہے عوام چلتی پھرتی دھوپ کہتے ہیں۔ (جلال) ؎

ہم پر بھی پڑ گئی نظر مہر یار کی
اس چلتی پھرتی چھاؤں کا ہے اعتبار کیا

چلتی دوکان۔ دوکان جس پر خوب بکری ہو۔

چلتے گاڑی میں روڑا اٹکانا۔ کسی جاری اور رواں کام میں روک پیدا کرنا۔ (ذوق) ؎

نالہ جب دل سے چلا سینے میں پھوڑا اٹکا
چلتی گاڑی میں دیا عشق نے روڑا اٹکا

چلو بھر پانی میں ڈوب مر۔ غیرت دلانے کے موقع پر کہتے ہیں۔

چلو میں سمندر نہیں سماتا۔ مثل۔ چھوٹے ظرف والے سے بڑا کام نہیں ہو سکتا۔

چمار کو عرش پر بھی بیگار۔ مثل۔ غریبا کی ہر جگہ کھنچتی ہے۔

چمڑی جائے دمڑی نہ جائے۔ مثل۔ اس بخیل کی نسبت بولتے ہیں جو پیسہ دینے کی جگہ جسمانی سزا بھگتنے کو ترجیح دے۔

چنے چبالو یا شہنائی بجالو۔ مثل۔ دونوں کام ساتھ نہیں ہو سکتے۔

چنا اور چغل منہ لگا برا۔ مقولہ۔ چنے کی ڈھنگیر اور چغلخور کی باتوں میں بڑا لطف ہوتا ہے۔

چنے کے ساتھ گھن بھی پس گیا۔ (دہلی) مثل۔ لکھنؤ میں آٹے کے ساتھ گھن پستا ہے بولتے ہیں۔

چنبیلی چاؤ میں آئی لڑکے پالے ساتھ لائی۔ مثل۔ منہ لگایا کمینہ سر پر چڑھا۔

چندے آفتاب چندے ماہتاب۔ (عو) خوبصورتی کی تعریف میں کہتی ہیں۔ یعنی چمک دمک میں چاند اور سورج سے بڑھکر ہے۔

چند میں مدت خدائی کر دی گاؤ خر را
نشناختی۔ (ف) ایک شخص کے پڑوس
میں دھوبی رہتا تھا جس کے گدھے کی آواز
سے اُس کو تکلیف پہنچتی تھی زچ ہو کر خدا
سے دعا کی کہ گدھا مر جائے دوسرے روز
خود اُس کی دودھاری گائے مر گئی۔ نہایت
برہم ہو کر اور جھنجھلا کر یہ فقرہ کہا۔ مثل۔
جب کوئی شخص کسی کام میں ماہر بنکر کسی
معمولی بات میں تمیز نہیں کر سکتا تو اسکی
نسبت بولتے ہیں۔

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔
(ف) مثل۔ اکثر وہاں بولی جاتی ہے جہاں
وہ شخص جس سے فریاد رسی کی اُمید ہو
زیادتی کرے۔

چو از قومے یکے بیدانشی کرد۔
نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہہ را۔
(ف۔ شیخ سعدی کا شعر ہے) ایک کی
نالائقی سے خاندان کے خاندان پر حرف
آتا ہے۔

چوبے گئے تھے چھبے ہونے دوبے
ہو آئے۔ مثل۔ (ایک چوبے نے کہا آؤ
باہر چلیں شاید ترقی کر کے چھبے ہو جائیں
وہ پورب کو چلا جہاں ایک فرقہ برہمنوں
کا دوبے کہلاتا ہے۔ اس کو برہمن سمجھ کے
کسی نے کہا آؤ دوبے جی مہاراج یہ سُنکر
چوبے بہت ناخوش ہوا کیونکہ چھبے کی اُمید
پر آیا تھا) ترقی کی خواہش میں تنزل
ہونے کی جگہ۔

چور جاتے رہے کہ اندھیاری۔ مثل۔
بدکار موقع پاکر پھر بدکاری کرتا ہے۔ (سودا)
ہوگی کب تک بجا خبرداری ؎ چور جاتے رہے کہ اندھیاری

چور چوری سے گیا تو کیا ہیرا پھیری
سے گیا۔ مثل۔ (حو) عادت چھوٹنے
پر بھی کچھ نہ کچھ اثر رہجاتا ہے۔ بُری عادت
نہیں جاتی۔

چور سے کہے چوری کر شاہ سے کہے تیرا
گھر لٹا۔ چور سے کہیں موس شاہ
سے کہیں جاگ۔ مثل۔ اُس شخص
کی نسبت بولتے ہیں جو خود ہی نقصان
کرے اور خود ہی ہمدرد بنے۔ جانصاحب
نے دوسری طرح بھی کہا ہے ؎
جو کچھ بڑی بیگم ہیں کوئی مجھسے تو پوچھے
چوروں کو کہیں کود و تو شاہوں کو جگائیں

چور کا بھائی گٹھ کٹا۔ (گٹھ کٹ) مثل
جب کوئی شخص عیب دار کی طرفداری
کرتا ہے اُس کی نسبت بولتے ہیں۔ گٹھ کٹا
کی جگہ۔ گٹھ کترا بھی مستعمل ہے۔

چور کی ڈاڑھی میں تنکا۔ مثل۔ ملزم
ہمیشہ اپنے افعال و حرکات سے پہچانا
جاتا ہے۔ جب کوئی شخص کسی کے غائم

طعنے اور کنایہ کو اپنی طرف گمان کرے تو یہ مثل بولتے ہیں۔

نوٹ ۔ کہتے ہیں قافلہ میں کسی کا مال جاتا رہا ۔ صاحب مال نے سب کو جمع کر کے کہا کہ میرا مال چوری گیا ہے اور جس نے مال چرایا ہے میں اس کو تاڑ گیا ہوں اس کی داڑھی میں تنکا ہے ۔ چور اس مجمع میں موجود تھا اس کے دل میں خیال گزرا کہ کہیں میری داڑھی میں تنکا نہ ہو اس نے اپنی داڑھی پر ہاتھ رکھا اس حرکت سے چور پکڑ لیا گیا ۔

چور کے گھر مُور ۔ چور کے گھر گٹھ کٹا ۔ مثل ۔ (عو) چالاک کو دغا دینے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

چوری اور سینہ زوری ۔ چوری اور منھ زوری ۔ چوری اور سر زوری ۔ مثل ۔ اپنے قصور پر نادم نہ ہو کر دھمکانا ۔ عیب کر کے آنکھیں چار کرنا کی جگہ ۔ (رشک) ؎

چوری ہے اے بت عیار کہ سر زوری ہے
نقد جاں کا جو محل تھا وہی کوٹھا لوٹا

چولھے آگ نہ گھڑے پانی ۔ مثل ۔ اُس مفلس کے حق میں بولتے ہیں جیسے کھانے پینے کو کچھ میسر نہ ہو ۔

چون کا حاکم بھی بُرا ہوتا ہے ۔ ادنیٰ قسم کے حاکم سے بھی ڈرنا چاہئے ۔

چون کی سوکت بُری ۔ مثل ۔ سوت کی بُرائی میں کہتے ہیں ۔ (جان صاحب) ؎

چون کی سوت بُری ساجھے کا ہے کام بُرا
اُس کا آغاز بُرا اُس کا ہے انجام بُرا

چونی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ ۔ مثل ۔ ادنیٰ آدمی بھی بڑوں کی برابری کرنے لگا ۔ لیاقت سے بڑھ کر دعویٰ کرنے کی جگہ ۔ (منیر) ؎

کم اصل کو منھ لگا کے پچھتا دشوار
چونی کہتی ہے مجھے گھی سے کھاؤ

چوہے کا بل ڈھونڈتے پھرو گے ۔ امن کی جگہ تلاش کرو گے ۔ بھاگنے کا راستہ نہیں ملے گا ۔

چوہے کے ہاتھ ہلدی لگی وہ بھی پنساری بن بیٹھا ۔ مثل ۔ تھوڑی سی پونجی پر اترانا ۔

چہ خوش ۔ (ف) کلمہ طنز ۔ کیا خوب ۔ واہ کیا کہنا ہے ۔ کیا بات ہے ۔ (جان صاحب)

چہ خوش یہ مردوا آوازہ مجھ پہ کستا ہے
دہن کے وصف میں قاصر ہے یہ زباں میری

چہ خوش چرا نہ باشد ۔ کلمہ طنز ۔ کیوں نہیں اچھے رہے ۔ کیا کہنا ہے بے شک اسی قابل ہو ۔

چہ داند بوزنہ لذات ادرک ۔ (ف)

مثل - ناقدر شناس اچھی چیز کی قدر نہیں
جانتا -

چھاتی کا پتھر چھاتی کا پہاڑ - (ھ)
صنعت - ا - بار خاطر - ناگوار خاطر - سوہان
روح - (بحر) سے

پیسا غم محبوب نے جب تک کہ جیے ہم
یہ چھاتی کا پتھر نہ سرکنا تھا نہ سرکا

۲ - جوان بن بیاہی یا رانڈ بیٹی جس کا خرچ
ماں باپ کے ذمہ ہو - ۳ - آدمی - غم - قرض
اور ہر ایسے بار کے لئے مستعمل ہے جو ٹالے
نہ ٹلے یا جس کا ٹالنا مشکل ہو -

چھاتی کا پھوڑا - مذکر - سوہان روح
وبال جان اپنی طبیعت کے مخالف آدمی -

چھاتی کا جم - مذکر - ا - قابض الارواح -
فرشتہ موت - (ظفر)

اٹھایا غیر کو محفل سے تو نے جی گیا عاشق
بغیر از جاں لئے ہرگز یہ چھاتی کا نہ جم جاتا

۲ - ناگوار خاطر - بار خاطر - سوہان روح -
(نکہت) سے

مجھے دوزخ ہے بن تیرے اگر محفل ارم ہوئے
جو دور جام جم ہوئے میری چھاتی پہ جم ہوئے

۳ - وہ ناگوار طبع آدمی جو پاس سے نہ ٹلے -
ہر وقت چھاتی پر موجود رہنے والا - ڈھیٹ - میر

کبھی دل رکنے لگتا ہے جگر گاہے تڑپتا ہے
غم ہجراں میں چھاتی کے ہمارے جم ہیں یہ دونوں

چھاتی کی سل - (مونث) - (عو) دیکھو چھاتی
کا پتھر - (بحر) سے

روتے ہی روتے خون جگر دم نکل گیا
چھاتی کی سل یہ عشق کا آزار ہو گیا

**چھاج بولا تو بولا چھلنی بھی بولی
جس میں بہتر سو چھید** - مثل -
(عو) اعلیٰ کے دخل دینے کے وقت جب
ادنیٰ دخل دے تو اس کی نسبت بولتے
ہیں - یعنی عیب دار بھی بے عیب کی
برائی کرتا ہے -

چھاج میں ڈالکر چھلنی میں اڑانا -
ا - الٹا کام کرنا - کسی کو رسوا کرنا - ۲ -
بات کا بتنگڑ بنانا -

چھاجوں پانی پڑ گیا - ا - بہت سا مینہ
برس گیا - ۲ - نہایت شرمندگی اٹھانا
پڑی -

**چھب گٹھری میں اور صورت
طباق میں** - مثل - عزت عمدہ پوشاک
سے اور رنگ روپ عمدہ غذا سے ہوتا ہے

**چھپر پھوس نہیں ڈیوڑھی پر
نقارا** - مثل - (عو) مفلس کنگال ہو کر
نمائش کی ٹھاٹھ کرنے کے لئے لوتی ہیں -

**چھٹی کے پوتڑے اب تک نہیں
سوکھے** - (عو) ہنوز ناتجربہ کار ہے -
بچہ ہے -

چھچھوندر کے سر میں چنبیلی کا تیل۔ مثل۔ اچھی چیز بُرے کو نہ چاہئیے۔
چھلکے کی پھبنس۔ (کنایتہً) موٹا آدمی جس کو حرکت کرنا دشوار ہو۔ مجہول آدمی۔
چھلنی میں ڈال چھاج میں اُڑانا۔ (عو) رسوا کرنا۔ بات کا بتنگڑ بنانا۔ ذراسی بُرائی کو بڑھا کر بیان کرنا۔
(فقرہ) ساس ننندیں ایک بُرائی ہوتو چھلنی میں ڈال چھاج میں اُڑائیں۔
چھوٹا گھر بڑا نام دھیانہ۔ نام بڑا اور حیثیت کچھ نہیں۔
چھوٹے گاؤں سے ناتہ کیا۔ مثل۔ جس جگہ سے کچھ تعلق نہیں رہا تو گویا وہاں کے تعلقات سے کچھ علاقہ نہیں رہا۔
چھوٹی ٹھونٹی کا۔ (گھوڑے اور آدمی کے لئے مستعمل ہے) پست قد۔ کم درجہ۔ کم حیثیت۔
(فقرہ) آپ بھی چھوٹی ٹھونٹی کے نواب ہیں۔
چھیرو چار بگھارو پانچ۔ مثل۔ (عو) بہت موٹے تازے کی نسبت تحقیر سے بولتی ہیں۔
چیل انڈا چھوڑتی ہے۔ یعنی ایسی گرمی ہے کہ اس کی تاب لا کر چیل انڈا چھوڑ کر سیتے سیتے کھڑی ہو جاتی ہے۔ جن دنوں میں زمین نہایت تپتی اور خوب لو چلتی ہے۔ مبالغہ سے یہ فقرہ کہتے ہیں۔
چیل کا موت۔ نایاب چیز۔ وہ چیز جس کا حاصل ہونا امکان سے باہر ہو۔
چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں۔ (ھ) مثل۔ مسرف ہمیشہ تہیدست رہتا ہے۔ (غالب) ؎

درم و دام اپنے پاس کہاں
چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں

چیونٹی کی آواز عرش تک۔ مثل۔ غریب کی آواز با اثر ہوتی ہے۔
چیونٹی کو پر لگے۔ چیونٹی کے پر نکلے۔ مثل۔ شامت کے دن یا موت کا وقت قریب آنا۔
چیونٹی کو موت کا ریلا بہت۔ مثل۔ غریب کو تھوڑی مصیبت برباد کر دیتی ہے۔
چیونٹیوں بھرا کباب۔ (عو) مذکر ۱۔ جھگڑے کی چیز۔ مصیبت کا گھر۔ ۲۔ (عو۔ دہلی) جب کسی عورت کی شادی بال بچے دار مرد سے ٹھہرتی ہے اس کی خیر خواہ عورتیں اس مرد کو چیونٹیوں بھرا کباب کہتی ہیں۔

ح

حاضر میں حجت نہیں - جو موجود ہے
بلا حجت و تکرار حاضر ہے - (سحر) ؎

یہاں بھی تو حاضر میں حجت نہیں
یہ دل ہو جو حضرت سلامت پسند

حاکم جون کا بھی بُرا - مثل - ادنیٰ حاکم سے بھی ڈرنا چاہئے -

حاکم کے کتے - حاکم کے نوکر - جو بغیر نذر لئے کسی کو حاکم کے پاس نہ لیجائیں (جان صاحب) ؎

حاکم کے جو کتے نکھرے ہو جائیں گے آکے
بھنکاریاں پہنیں گے ابھی صدر میں جاکے

حاکم کے پتن اور شحنہ کے نو - مثل
جب کسی حاکم کے اہلکار اُس سے زیادہ رعیت کو لوٹیں تو اُن کی نسبت بولتے ہیں

حال کا نہ قال کا روٹی چمچہ دال کا - مثل - نکمے آدمی کی نسبت بولتے ہیں

حال میں قال دہی میں موسل - (عو) مثل - کسی بے محل دخل دینے والے کی نسبت بولتی ہیں -

حرام چالیس گھر لیکر ڈوبتا ہے - مثل - بدکاری کا اثر دور دور پہنچتا ہے -

حرامزادے کی رسی دراز ہے - مثل - بدمعاش - بہت زندہ رہتا ہے - ذوق ؎

پہنچا ہے شب کمند لگا کر وہاں رقیب
سچ ہے حرامزادے کی رسی دراز ہے

حرام کوٹھے پر پکارتا ہے - مثل - بُری بات خود بخود مشہور ہو جاتی ہے -

حساب جو جو بخشش سو سو - مثل
معاملے میں کوڑی کوڑی کا حساب ہونا چاہئے حساب میں ذرا سا فرق بھی نہ ہونا چاہئے -

حساب دوستاں در دل - (ف)
آپس کا حساب فقط دل ہی دل میں سمجھ لیا جاتا ہے - دوستوں کے سلوک کا زبانی حساب نہیں ہوتا ہے ایک دوسرے کا دل ہی اُن کو جانتا ہے -

حکم حاکم مرگ مفاجات (ف) مقولہ
جس طرح مرگ مفاجات سے چارہ نہیں اسی طرح حاکم کا حکم چار ناچار ماننا پڑتا ہے -

حلال میں حرکت - حرام میں برکت - مثل - اُلٹی بات زمانے کی نیرنگی -

حلق سے نکلی خلق میں پڑی - مثل - بات منہ سے نکلتے ہی مشہور ہو جاتی ہے -

حلوا خوردن را روئے باید - مثل - عزت کے واسطے لیاقت چاہئے -

حلوائی کی دکان دادا جی کا فاتحہ - مثل - پرائے مال کو اپنا سمجھکر صرف میں لانے یا غیر کا مال بیدریغ صرف کرنے کے موقع

پر بولتے ہیں۔ گرہ کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔
حلوے مانڈے سے کام۔ مثل۔ اپنا بھلا چاہنا کوئی مرے یا جیئے۔
(فقرہ) مُردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں اُن کو اپنے حلوے مانڈے سے کام۔
حمام کی لُنگی۔ (کنایتہً) وہ چیز جو ہر شخص کے استعمال میں آئے۔ (جانصاحب)
اسے زنانی کام کیا ہے بابا داوے کی ریا لُنگی ہے حمام کی یہ عقلمندوں کے قریب
حمّام میں سب ننگے۔ مثل۔ اس فعل کی نسبت بولتے ہیں جس میں اکثر آدمی مبتلا ہوں۔
حمایتی کی گھوڑی عراقی کے لات مارتی ہے۔ مثل۔ حمایت سے حوصلہ بلند ہو جاتا ہے۔
حوض میں فوّارہ چھوٹے۔ مثل۔ آمدنی ہو تو خرچ بھی ہو۔
حیلے رزق بہانے موت۔ مثل۔ رزق اور موت کے لئے بہانہ درکار ہے۔ اس جگہ بولتے ہیں جب کوئی شخص ادنیٰ سی بیماری سے مر جائے یا کسی کو تھوڑی سی کوشش سے بہت رزق مل جائے۔

خ

خارِ پشتی کُتیا مخمل کی جھول۔ مثل۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی بدشکل آدمی عمدہ لباس پہنے جو اس پر زیبا نہ دے۔
خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی۔ (ف) قبل مرنے کے نفس کو زیر کر لینا اور عاجزی کی عادت ڈالنا چاہئے۔
خاک نہ دھول بکائن کا پھول۔ (یا بکائن کے تین پھول) مثل۔ (عو) شیخی ہی شیخی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ بالکل نکما بیکار ہے (فقرہ) ساتھ رہنے سے حال کھلتا ہے کہ یہ تو ایسے ویسے مشہور تھے ان میں تو کچھ بھی نہیں خاک نہ دھول الخ۔
خالی سے بیگار بھلی۔ بیکار بیٹھنے سے کسی کام کا مفت کرنا اچھا ہوتا ہے۔
خانخاناں کی کھانے میں بطانہ۔ مثل۔ بطانہ۔ پوشیدہ چیز۔ منعم خاں خانخاناں کسی کو کھانا بھیجتا تو اس میں پوشیدہ طور پر اشرفیاں رکھ دیتا (پوشیدہ احسان کرنے پر بولتے ہیں۔
خانہ آباد دولت زیادہ۔ دعا۔ دولت افزوں۔ گھر معمور۔ تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش کی جگہ بھی مستعمل ہے۔
خدا خود میر سامانست ارباب توکل را۔ اس وقت یہ فقرہ کہتے ہیں جب کوئی شخص بے سامانی کی پروا نہیں کرتا اور خدا کے بھروسے پر رہکر کوئی کام کرتا ہے۔

خدا دیتا ہے تو چھپّر پھاڑ کے دیتا ہے۔
مثل۔ خدا کی مہربانی کسی سامان پر موقوف نہیں
خدا دیتا ہے تو نہیں پوچھتا تو کون
ہے۔ خدا کے یہاں شریف و رذیل بھلے
بُرے کی تحقیقات دیتے وقت نہیں ہوتی۔
خدا دیکھ کے جامہ قطع کرتا ہے۔ (عو)
یعنی شوہر اور بیوی دونوں ایک مزاج کے
ہیں۔
خدا سر پر دو سینگ دے تو وہ بھی
سہے جاتے ہیں۔ مثل۔ خدا کی ڈالی
مصیبت برداشت کرنا پڑتی ہے۔
خدا شکر خورے کو شکر ہی دیتا ہے۔
مثل۔ خدا ہر شخص کو اُس کے حوصلے اور
خرچ کے موافق دیتا ہے۔
خدا کو دیکھا نہیں تو عقل سے پہچانا۔
مثل۔ قیاس ہر جگہ غلط نہیں ہوتا۔ عقل سے
بہت کچھ باتیں سمجھ میں آجاتی ہیں۔
خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔ خدائی
راز کسی بشر کو معلوم نہیں۔
خدا کے پاس جانا۔ (کنایتہً) مر جانا۔
خدا کی چوری نہیں تو بندے کی کیا
چوری۔ اللہ۔ (ذوق) سے

ہمیں ہے آشکارا ہم کو کس کی ساقیا چوری
خدا کی گر نہیں چوری تو پھر بندے کی کیا چوری

خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔

خدا گنجے کو ناخون نہ دے۔ مثل۔ خدا کم
حوصلہ اور کمینے کو ذی اختیار نہ کرے۔
(شوق قدوائی) سے

سنائیں گے کیا کیا نہ ماموں ابھی
خدا دے نہ گنجے کو ناخون کبھی

خدا لگتی کوئی نہیں کہتا۔ منھ دیکھی
سب کہتے ہیں۔ حق بات کوئی نہیں کہتا
خوشامد کی سب کہتے ہیں۔
خدا مہربان تو جگ مہربان۔ خدا
مہربان تو کل مہربان۔ خدا کی عنایت
ہو تو سب چیز خواہ مخواہ بن جاتے ہیں۔ جدھر رب
اُدھر سب۔
خدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک
طرف۔ مثل اُس کے لئے بولتے ہیں جو
جورو کا غلام اور مطیع ہو ہمیشہ ساری خدائی
ایک طرف الخ مستعمل ہے۔
خدائی خوار گدھے سوار۔ (عو) صفت۔
خراب خستہ پریشان آوارہ پھرنے والا۔
خذ ما صفا و دع ما کدر۔ (ع) پکڑ وہ شے
جو ہر قسم کی کدورت سے پاک ہو اور چھوڑ دے
اس چیز کو جو مکدّر ہو۔ مقولہ۔ معقول
بات اختیار کرو۔ اور بری بات ترک کرو۔
(ذوق) سے

مجھے آتا ہے رشک اس رند مے آشام پر ساقی
نہ جو دع ما کدر جانے نہ جو خذ ما صفا سمجھے

خرِ عیسیٰ اگر بمکہ رود - چوں بیاید ہنوز خر باشد - (ف) نااہل کمینے کی اصلاح نہیں ہوسکتی - اگرچہ اچھی سے اچھی صحبت میں رہے

خربوزہ چھری پر گرے تو خربزے کا ضرر اور چھری خربزے پر گرے تو خربوزے کا ضرر - مثل - کمزور کی ہر طرح شامت ہے - (شاد) ؎

بیچ ہو چھری کہ یا ہو اوپر
خربوزے کا ہر طرح ضرر ہے

خربزے کو دیکھ کر خربزہ رنگ پکڑتا ہے - مثل آدمی کو دیکھکر آدمی ڈھنگ اختیار کرتا ہے - صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے -

خرچ سے سمندر خالی ہو جاتا ہے - مثل - خرچ کرنے سے دولت کتنی ہی زیادہ ہو صرف ہو جاتی ہے - (ناسخ) ؎

کبھی ہوتا نہیں ابر مژہ تر خالی
کہتے ہیں خرچ سے ہو جائے سمندر خالی

خس کم جہاں پاک - (ف) مثل - اس جگہ بولتے ہیں جہاں کسی شے یا آدمی کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہوں - نالائق یا بیکار شخص کے چلے جانے یا مرجانے پر بھی بولتے ہیں - (تسخیر) ؎

میں اٹھ آیا جو خسخانہ سے اس کے
کہا اچھا ہوا خس کم جہاں پاک

خشکہ اور بروزہ اگرچہ گندہ لیکن ایجاد بندہ - مثل - اس جگہ بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیجا بات پر اس وجہ سے اڑا رہے کہ وہ اُسی کی ایجاد ہے -

خشکہ کھاؤ پنیر کے ساتھ - اپنا راستہ لو - رخصت ہو - حمیت ہو - چونکہ بے محل بات کا یہ جواب ہوتا ہے - اس سبب سے پنیر اور خشکہ بے میل چیزوں کا نام لیا جاتا ہے -

خطائے بزرگاں گرفتن خطاست - (ف) مقولہ - بزرگوں پر اعتراض کرنا بڑی بے ادبی ہے -

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار - (ف) غافل - غافل اور جھول کی اصلاح نہیں کر سکتا -

خلیل خاں نے فاختہ ماری - مثل - ادنیٰ کام پر بہت اترانے والے کی نسبت بولتے ہیں -

خوان بڑا خوان پوش بڑا کھول کے دیکھو تو آدھا بڑا - یا خوان پاک خوان پوش پاک کھول کے دیکھو تو خاک ہی خاک - مثل - ظاہر آراستہ باطن خراب - اونچی دوکان پھیکا پکوان باوجود استطاعت کم ہمتی -

خوب گرد جھاڑی - (کنایۃً) خوب مارا ؎

ہوا طوفان بپا جب چشم تر نے اشکباری کی
فلک پر گرد جھاڑی خوب اسی ابر غباری کی

خود فراموشی کند۔ تہمت نہد اُستاد را۔
(ف) مثل۔ آپ بھولے اور دوسرے پر الزام لگائے۔

خود فضیحت دیگراں را نصیحت۔
اُس جگہ بولتے ہیں جہاں کوئی آپ تو بُرا کام کرے اور دوسرے کو مانع ہو۔ (سحر)
مرتے ہیں پریوں پہ ہم جو رحناں پر واعظ
خود فضیحت ہیں وہ اوروں کو نصیحت نہ کریں
فارسی میں خود را فضیحت الخ ہے۔ اُردو میں صرف خود فضیحت بولتے ہیں باقی ٹکڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

خود کردہ را علاجے نیست۔ (ف)
مقولہ۔ دیکھو اپنے کئے کا علاج نہیں۔

د

داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھٹے۔
مثل۔ کوئی دے کوئی جلے۔ اُس جگہ بولتے ہیں جہاں کوئی شخص کچھ دے اور دوسرے کو ناگوار ہو۔

دارم چیزے نہ پوشم۔ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی شخص بے ضرورت صرف نمائش کے واسطے کوئی کپڑا پہنے۔

داشتہ آید بکار۔ گرچہ باشد سر مار۔
(ف) مقولہ۔ کسی چیز کو حفاظت سے رکھنے کے موقع پر کہتے ہیں۔ (سحر)
ہے غلط یہ قول مُمسک داشتہ آید بکار
قاعدہ ہے چیز اکثر وقت پر ملتی نہیں

دامے درمے قدمے سخنے۔ روپئے پیسے ہاتھ پاؤں یا زبانی امداد کے واسطے کہتے ہیں۔

دانہ نہ گھاس کھریرا تین تین بار۔
(مثل) نمائشی خاطرداری کے لئے مستعمل ہے۔

دانہ نہ گھاس گھوڑے تیری آس۔
مثل۔ دینا نہ لینا مفت میں کام لینے کی جگہ۔

دانے کے ساتھ گھن نہیں گیا۔ مثل۔ یعنی اصل کے ساتھ اوروں کو بھی نقصان پہنچ گیا۔ (رشاد)
دل مجھو حال ہو کے پھنسا در جرح میں
دانہ کے ساتھ گھن بھی یہ کولھو میں پل گیا

دائی سے پیٹ نہیں چھپ سکتا۔
رازداروں سے راز یا عیب نہیں چھپتا۔

دائی کے آگے پیٹ کا پردہ۔

دائی کے آگے پیٹ نہیں چھپتا۔
مثل۔ دیکھو دائی سے الخ۔ (رحان صاحب)
چھپتا نہیں ہے پیٹ دوا دائی سے آگے
جو کچھ بڑی بیگم ہیں کوئی مجھسے تو پوچھے

دائی کے سر پھول پان۔ مثل۔
ہر قسم کا الزام غریب یا بیچارے پر لگتا ہے۔

دبا ہوا بنیا پورا تولے۔ مثل۔ جب آدمی پہ دباؤ پڑتا ہے تو حق ادا کرتا ہے۔

ڈبلے ماریں شاہ مدار - مثل - زبردست زبردست ہی کو ستاتا ہے -

دبی بلی چوہوں سے کان کٹواتی ہے - مثل - دبے پر زبردست اپنے زیر دست کا حکم بجالاتا ہے -

دبے پر چیونٹی بھی کاٹ کھاتی ہے - مثل - تنگ آکر کمزور بھی حملہ کر بیٹھتا ہے -

دُرِ یتیم را ہمہ کس مشتری بود - (ف) مثل - اچھی چیز کے سب طالب ہوتے ہیں -

درخانہ اگر کس است حرفے بس است - (ف) مثل - سمجھدار تھوڑے الفاظ سے منشا سمجھ لیتا ہے -

در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست - (ف) مقولہ - درویشی میں جو حالت پیش آئے وہی اچھی ہے -

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست - (ف) مثل - نیک کام میں دیر نہ کرنا چاہیے - (رشک)

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست
کیوں قرعہ پھینک کس لئے ملنے کی فال دیکھ

در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش - (ف) اعمال اچھے چاہیئے لباس کیسا ہی ہو -

درزی کا کیا گوچ کیا مقام - مثل - اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں اسباب اور سامان لیجانے کی دقت نہ ہو - جب چاہے اُٹھ کھڑا ہو - (شاد)

خیاط نفس کا ہے بجا کوچ
درزی کا کیا مقام کیا کوچ

درزی کی سوئی کبھی ٹاٹ میں کبھی کمخواب میں - مثل - انسان کی حالت یکساں نہیں رہتی ہے - اُس کو ادنیٰ کام سے شرم کرنا نہیں چاہیئے -

دروغ گویم بر روئے تو - (ف) مقولہ - اُس موقع پر کہتے ہیں جب کوئی شخص صریح جھوٹ بولے -

دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز - (ف) مقولہ - جس جھوٹ سے فساد رک جائے وہ فساد ڈالنے والے سچ سے بہتر ہے - (شعور)

دروغ مصلحت آمیز سے انسان نہ کاذب ہو
لگائی مصر میں یوسف نے چوری اپنے بھائی کو

درویش صفت باش و کلاہ تتری دار - (ف) مثل - ظاہری لباس کیسا ہی ہو اچھے صفات حاصل کرنا چاہیئے -

درویش مزاج صفت - وہ شخص جس کے مزاج میں تکلف نہ ہو اور سادگی ہو -

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے

اوست - (ف) مقولہ - فقیر جہاں پڑ رہے وہی اسکا گھر ہے - (قدر)

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست
کیونکر نہ زلف یار میں ہوتا قرار دل

دریا پر جانا اور پیاسا آنا - بدقسمت کے نسبت بولتے ہیں - یعنی جہاں سب کو فیض ہو وہاں سے بھی محروم پھرنا کی جگہ -

دریا کا پھیر کس نے پایا ہے - مثل - دانا آدمی کی بات کی تہ کسی کے سمجھ میں نہیں آتی -

دریا میں رہنا اور مگر سے بیر - مثل - (موقع استعمال) جہاں انسان ہر وقت رہتا ہے وہاں کے بڑے شخص سے بگاڑ رکھے یا جس کے قبضہ میں رہے اس سے بگاڑ رکھے - (ذوق)

ہو گئی دل کی اپنے عشق میں خیر
رہیں دریا میں اور مگر سے بیر

دس بکٹوں میں ایک ناک والا بھی نکو ہو جاتا ہے - مثل - بے عزتوں میں عزت والا بھی بدنام ہو جاتا ہے -

دسوں انگلیاں چراغ - (عو) بڑی ہنرمند ہے - (امیرامان)

دسوں ہیں انگلیاں جس کی چراغ اب
ازل سے علم کا چرچا انھیں پایا

دستر خوان کی مکھی - وہ جو کھانا کھانے کے وقت آموجود ہو (کنایۃً) کام چور نوالہ حاضر آدمی -

دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست - (ف) مقولہ تسکین کے واسطے کہتے ہیں - یعنی دشمن اگر قوی ہے تو کچھ خوف نہیں خداتعالیٰ بہت زیادہ صاحب قوت ہے - (عاشق)

دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست
فضل خدا سے خوف عدو کا ذرا نہیں

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست - (ف) مقولہ - [illegible]

[illegible]

دشمن [illegible] ناتواں [illegible] - (ف) مقولہ [illegible] زیادہ [illegible] رہنا چاہئے اگرچہ وہ ضعیف [illegible] نہ ہو -

دکھ بھریں بی بی فاختہ اور کوے میوے کھائیں - مثل - تکلیف کوئی اٹھائے اور منفعت کوئی حاصل کرے -

دکھتے چوٹ کو ٹھوکر لگے - مثل - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چوٹ پر چوٹ لگا کرتی ہے اور جس سے تکلیف زیادہ ہوتا ہے - اسی سے اتفاقیہ صدمہ ہوتی ہے - یعنی جس چیز کا خوف ہو اسی کا اکثر وہی پیش آتی ہے -

دُگدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام۔
مثل۔ تذبذب میں کامیابی نہیں ہوتی۔ دو کاموں میں ایک ہی وقت بندوبست کرنے سے دونوں ٹھیک نہیں ہوتے۔

دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرساہا۔ (ف) جب کوئی اہم کام شروع کرتے ہیں تو یہ مصرع پڑھتے ہیں۔

دلی میں رہ کر بھاڑ ہی جھونکا کئے۔ مثل۔ نالائق ہی رہا اچھی جگہ رہ کر بھی لیاقت نہیں پیدا کی۔

دم کا دمامہ ہے۔ مثل۔ دم کے ساتھ دنیا کی رونق ہے۔

دُمش بُرِیدا شُتُم مادہ برآمد۔ (ف) مثل۔ جب کسی کی قلعی کھل جائے اور ساکھ جاتی رہے اُس وقت بولتے ہیں۔

دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی (یا) دمڑی کی بلبل ٹکا ہشکائی۔ مثل۔ اصل قیمت کم اور خرچ زیادہ وہ چیز جس پر خرچ زیادہ بیٹھے۔

دمڑی کی ہانڈی لیتے ہیں تو اُسے بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں۔
مثل۔ ہر ایک کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔

دمڑی کی ہانڈی گئی کتے کی ذات پہچانی۔ مثل۔ کسی قدر نقصان ہوا مگر تجربہ حاصل ہو گیا۔

دمڑی نہ جائے پر چمڑی جائے۔
مثل۔ بڑا بخیل ہے ایذا سہتا ہے لیکن کوڑی نہیں خرچ کرتا۔

دن کی پوچھی رات کی بتائی۔ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بے تکی بات جواب میں کہے۔ (نظم)

گاہ بیگاہ کوئی بات کی تو اس ڈھب کی
دن کی پوچھی جو کسی نے تو بتائی شب کی

دنیا اور بے مطلب اور مطلب سوا اپنا۔
مثل۔ دنیا سے مطلب نہیں اور اپنا مطلب مقصود ہے۔

دنیا بہ امید قائم۔ مثل۔ انسان امید کے سہارے زندگی بسر کرتا ہے۔ دنیا کی آخور۔ مونث نہایت کمی ناقص چیز۔

دو چولوں سے کبھی بُرے ہوتے ہیں۔
مثل۔ باہمی اتفاق سے دو کمزور بھی مل کر قوی ہو جاتے ہیں۔

دو چھُریاں ایک میان میں نہیں رہ سکتیں۔
مثل۔ ایک شخص کی دو عورتوں کا ایک گھر میں رہنا دشوار ہے۔

دو دل راضی تو کیا کرے قاضی۔ مثل
فریقین کی رضامندی میں حاکم دخل نہیں دے سکتا۔ دو شخص متفق ہوں تو تیسرا شخص نقصان نہیں پہنچا سکتا (برق)

دل دو راضی ہوں تو قاضی کا اجارہ کیا ہے
دھر رکھے اپنی کچہری میں مچلکا اُن کا

دو دن کی چاندنی۔ مثل۔ صفت۔ حسن۔ چند روزہ۔ دولت بے ثبات۔ چند روزہ اقبال (بحر)

مثل چاہت آمنگ ہے سن کی
یہی تو چاندنی ہے دو دن کی

اس جگہ دو دن کی چاندنی ہے پھر اندھیاری رات ہے۔ بھی مستعمل ہے۔ (نظیر)

ان روزوں لطف حسن ہے آؤ تو بات ہے
دو دن کی چاندنی ہے پھر اندھیاری رات ہے

دو لڑتے ہیں تو ایک گرتا ہے۔ مثل۔ جب دو آدمی لڑیں اور ایک زک اٹھائے تو زک اٹھانے والے کی تسکین کے لئے بولتے ہیں۔

دو ملاؤں میں مرغی حرام۔ مثل۔ دو ہم دعوی اور دو ہم پیشہ لوگوں میں کام بگڑ جاتا ہے دو آدمیوں کی بحث و تکرار سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے

دو میانوں میں ایک چھری۔ مثل۔ (عو) دو عورتوں میں ایک مرد کی نسبت بولتی ہیں۔ (جان صاحب)

او ہی دیوانے ہوئے ہو واجی کیا کرتے ہو
دو میانوں میں بھلا ایک چھری دھرتے ہو

دونوں آنکھیں برابر ہیں۔ مقولہ۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں یہ کہنا مقصود ہو کہ دو فریقوں میں ترجیح کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

دونوں دین سے گئے پانڈے حلوا ملا نہ مانڈے۔ مثل۔ کہیں ٹھکانا نہیں رہا۔

دونوں ہاتھ سے تالی بجتی ہے۔ دونوں طرف سے لڑائی ہوا کرتی ہے جب تک دونوں فریق خواہشمند نہ ہوں لڑائی نہیں ہوتی۔ (رنگین)

یہ سچ ہے بجتی ہے بس دونوں ہاتھ سے تالی
جو وہ نہ آئے تو میں بھی نہیں بلانے کی

دودھ اور چھاچھ دونوں سفید ہوتے ہیں۔ مثل۔ صرف ظاہری حالت کا اعتبار نہیں تمیز کرنے والا چاہئے۔

دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ مثل۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں

کسی کو ضرر پہونچا ہو اور وہ ہر ایک سے خائف
اور ترساں رہتے۔ ایک بار نقصان اُٹھانے والا
ذرا فدا سے محل پر ضرر سے ڈرتا ہے۔

دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔ مثل۔
پورا پورا انصاف۔ ٹھیک انصاف۔ اُس جگہ
بولتے ہیں جہاں کوئی شخص کسی شخص سے یا کوئی امر
کسی امر سے آمیزش نہ کرے۔ (جلیل)

سب کو دعویٰ ہے محبت کا جو تم تلوار
دودھ کا دودھ رہے پانی کا پانی ہو جائے

دوڑ چلے نہ گر پڑے۔ اُس وقت بولتے
ہیں جب کوئی آدمی حد اعتدال سے بڑھ کر
کوئی کام کرتا ہے۔ اور ناکامیاب ہوتا ہے۔

**دوست آں باشد کہ گیرد دوست
دوست۔ در پریشاں حالی و درماندگی**
(ف) مقولہ۔ عزیز اور دوست وہی ہے
جو کسی مشکل میں دستگیری اور امداد کرے۔

دولت لٹے کوئلوں پر مہر۔ مثل۔
اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص
بیجا خرچ کے لئے کفایت شعاری۔ اور
بیجا خرچ کی پروا نہ کرے۔ (رند)

مہر اب کوئلوں پہ ہونے لگی
دولت حسن جب لٹا بیٹھے

**دولھا کے دم کے ساتھ ساری
برات ہے۔** مثل۔ آقا سے گھر کی رونق
ہے۔ سردار کی وجہ سے ماتحت کام کرتے
ہیں۔ (رشاد)

جب تک بدن میں جان ہے چلتے ہیں ہاتھ پاؤں
دولھا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

دہ دُر دنیا۔ ستر در عاقبت۔ (عو)
اُس جگہ بولتے ہیں جب کسی کو کسی نیک کام
کا صلہ دنیا میں ملے۔

دہ رواں وہ دواں وہ پراں مسلمان
رمضان کے گزر جانے کو اس طرح کہتے ہیں
یعنی اول کے دس روزے آہستہ آہستہ
گزرتے ہیں بیچ کے دس روزے جلد جلد گزرتے
ہیں اور آخر کے اڑتے ہیں۔

دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ۔ (ف)
مثل۔ اس محل پر مستعمل ہے۔ جب کسی شخص
کو اس کی ایذا سے بچنے کے لئے کچھ دیں۔

**دھن دولت چلتی پھرتی چھاؤں
ہے۔** مثل۔ مال و دولت کا کوئی بھروسا
نہیں کبھی ایک کے پاس کبھی دوسرے
کے پاس۔

**دھوبی سے بس نہ چلے گدھے کے
کان کاٹے۔** مثل۔ زبردست سے
زور نہ چلا تو کمزور کو دبا لیا۔

دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔
مثل۔ محض نکما اور بیکار آدمی۔ اُس شخص
کی نسبت بولتے ہیں جو کسی مصرف کا نہ ہو۔
فقرہ۔ ارے ہندوستانی بھائیو خدا کے

واسطے کچھ ہاتھ پاؤں ہلاؤ اب تو گھر بار
سب جگہ ترقی کا دور دورہ ہو چلا تو منھ
چھپانے کو کہیں جگہ نہیں رہی ۔ اگر پھسڈی
رہ گئے تو پائے رفتن نہ جائے ماندن بیچ بیچ
دھوبی کے کتے گھر کے نہ گھاٹ کے ہو گے ۔

دھین دھوکر ۔ اللہ میاں کے نوکر ۔
(عو) آزاد خود سر کی نسبت بولتی ہیں ۔
فقرہ ۔ مامائیں بہت مگر زمانے کا رنگ
دیکھ کر جی ڈرتا ہے نئے پنے میں تو ہیک
دیک کے کام کریں گی آگے چلکر کچھ دن
رہکر آپے سے نہ گزر جائیں ۔ دھین دھوکر
اتنے دلی میں دھینگ دہوکڑ کہتے ہیں ۔

دئے کا چراغ نہیں بڑھتا ۔ مثل ۔
جو دو بخشش سے ہمیشہ یادگار باقی رہتی
ہے ۔ (بحر)

روشن ہے نام حاتم طائی کا شہر شہر
ثابت ہوا چراغ دئے کا بڑھے نہیں

دئے کی روشنی محشر تلک ۔ مثل ۔
خیرات کرنے والے کا نام ہمیشہ زندہ
رہتا ہے ۔

دیس چوری پردیس بھیک ۔
مثل یعنی ذلیل حرکت کرنے سے کبھی
شرم نہیں آتی ۔

دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالا ۔
مثل ۔ (عو) بے دیکھے بھالے کسی کی تعریف
کرنے والے کی نسبت بولتی ہیں ۔

دیکھتی آنکھوں جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی ۔ مثل ۔ دیدہ و دانستہ حق تلفی
نہیں کی جاتی ۔

دیکھی پیر تیری کرامات ۔ مثل ۔ اصل
حال کھل گیا تم سے کچھ نہیں ہو سکتا ۔

دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھے ۔ (کل
کی جگہ کروٹ بھی کہتے ہیں) دیکھئے انجام
کیا ہو ۔ (شوق قدوائی)

پیئے جاؤ تم جیسے شربت کے گھونٹ
خدا جانے اب بیٹھے کس کل یہ اونٹ

دیگ کی کھرچن بہت ہے ۔ مثل ۔ بڑی
مقدار میں سے تھوڑا سا حصہ بھی بہت
ہوتا ہے ۔

دیگ میں سے ایک ہی چاول دیکھتے ہیں ۔ دیگ میں سے ایک ہی دانا
ٹٹولتے ہیں ۔ مثل ۔ ایک سے سب کی
جانچ ہوتی ہے ۔

دیگر بجز دمنازکہ ترکی تمام شد ۔ (ف)
اب کیا اتراتے ہو وہ وقت گزر گیا ۔

دینے کے نام پر کنڈی نہیں دیتے ۔
(بڑا بخیل ہے) جانصاحب

نام پر دینے کے دروازے کی کنڈی بھی نہ دی

دینے کے ہزاروں ہاتھ ہیں ۔ مقولہ ۔

خدا ہزاروں حیلوں سے دیتا ہے (شاد)
پائے گا ہر طرح سو سائل بڑھا کے ہاتھ
دینے کے اے گدا ہیں ہزاروں خدا کے ہاتھ

دیوانہ باش تا غم تو دیگراں خورند۔
(ف) بیفکرے کی نسبت کہتے ہیں جس کی فکر دوسروں کو کرنا پڑتی ہے۔

دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ (ف)
مثل۔ دیوانے کی دیوانگی پر نہ جاؤ اپنے معاملہ میں بات ہوشیاری کی کرتا ہے ؎
مجنوں لیلیٰ کا ہے طلب گار
دیوانہ بکار خویش ہشیار

ڈ

ڈال کا چوکا بندر بانس کا چوکا نٹ۔
مثل۔ موقع پر چوکنے سے آدمی خفا پاتا ہے
ڈائن بھی دس گھر چھوڑ کر کھاتی ہے۔
مثل۔ ظالم کو بھی پڑوسیوں کا لحاظ ہوتا ہے۔ ہر جگہ طمع کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

ڈائن کھائے تو منہ لال نہ کھائے تو منہ لال۔ ظالم ظلم کرے یا نہ کرے ہر حالت میں بدنام رہتا ہے۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہے۔
مثل۔ مصیبت میں تھوڑی ہی مدد بہت ہے۔ اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص آفت سے پھنسکر نجات سے ناامید ہو۔ اور اس حال میں اُس کو تھوڑی سی قوت کسی کی حمایت سے پہنچے ؎
تنکے کا ڈوبتے کو سہارا بہت ہے شاد
رونے میں ناتواں جو لگا جی سنبھل گیا

ڈوبی ہوئی اسامی۔ مدیون جب ایسا نادار ہو جائے کہ اُس سے قرض وصول کرنے کی مایوسی ہو جائے۔ (غالب)
حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی
دل جوش گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی

ڈوبے کو سو را سے گھڑیاں۔ مثل۔
خطا کوئی کرے سزا پائے کوئی

ڈولی میں بیٹھ کر آپ ملے حج کو گئے ہیں۔ مثل۔ کوئی کام تکلفات و تصنع و عادت کرنے کی جگہ بولی جاتی ہے۔

ڈولی نہ کہار بی بی بیٹھی ہیں تیار۔
مثل۔ سامان کچھ نہیں ارادے بڑے بڑے۔

ڈوم کا تیر خدا جھوٹ کرے۔
مثل۔ کہتے ہیں ایک ڈوم کے ران میں تیر لگا اور خون جاری ہوا تو بھی وہ یہی کہتا تھا۔ خدا جھوٹ کرے یعنی تیر لگنا جھوٹ ہو) کسی امر بین کے اخفا کرنے۔ ظاہری آفت مصیبت چھپانے کی جگہ بولتے ہیں

ڈوم کا گلا عطار کا شیشہ ۔ مثل ۔ دونوں یکساں ہیں گلے میں سے ہر قسم کا نغمہ نکلتا ہے اور شیشہ میں سے ہر قسم کا شربت یا عرق نکلتے ہیں ۔

ڈھاک کے تین پات ۔ مثل ۔ مفلس نادار کی نسبت بولتے ہیں ۔ اس شخص کی نسبت بھی بولتے ہیں جو اپنی ضد اور ہٹ کا پورا ۔ اپنی بات پر اڑا رہے ۔ دلیلوں سے قائل نہ ہو ۔

ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں ۔ مثل ۔ جب کوئی چیز پاس ہو اور دور ڈھونڈھیں ۔ (بنات النعش) شاہ زمانی بیگم بولی اوئی بوا تمھاری بھی وہی کہاوت ہوئی ڈھنڈورا الخ خود تمھارے محلہ میں مولوی محمد فاضل کی چھوٹی بہو لاکھ استانیوں کی ایک استانی ہے ۔

ڈھول کے اندر پول ۔ مثل ۔ ظاہری نمائش بہت اور اصلیت کچھ نہیں ۔

ذ

ذات پات نہ پوچھے کوئے ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے ۔ مقولہ ۔ (ذات پات کی جگہ بھانت بھی بول چال میں ہے) جو شخص محنت ور یاضت کرتا ہے ۔ اس کی ذات کوئی نہیں پوچھتا ہے ۔ یعنی مقبولیت شرافت پر منحصر نہیں ہے ذات کی بڑی ذات ہی میں پائی جاتی ہے ۔ مثل ۔ شرافت کا پیوند ستے نیف میں ہوتا ہے ۔

ذرا سینک کر بجائیے گا (کنایۃً) توقف سے سمجھ بوجھ کر کام کرنے کی جگہ ۔ (شوق) سے

بولے چپ رہئے منھ کی کھائیے گا
ایک ذرا سینک کر بجائیے گا

ذرا عقل کے ناخن لو ۔ بیوقوفی کی باتیں نہ کرو ۔

ذکر العیش نصف العیش ۔ (ع) مقولہ ۔ عیش و عشرت کی بات چیت سے طبیعت خوش ہوتی ہے ۔

ر

رات بھر ممیائی اور ایک بچہ بیائی ۔ مثل ۔ (عو) اس جگہ بولتی ہیں جہاں محنت بہت اور فائدہ کم ہو ۔

رات تھوڑی سوانگ بہت

رات تھوڑی کہانی بہت ۔ مثل ۔ وقت تھوڑا ہے اور کام بہت ۔

(امیر) سے

بن جو کچھ بن سکے جوانی میں
رات تھوڑی سی ہے بہت ہے سوانگ

رات گئی بات گئی۔ مثل۔ موقع نکل جانے کے بعد کچھ نہیں ہوتا ہے۔

رات ماں کا پیٹ۔ مثل۔ رات کے عیب مخفی رہتے ہیں۔ رات کو سب آرام پاتے ہیں۔

راجا جوگی کسکی میت۔ مقولہ۔ بادشاہ اور بھکاری کسی کے دوست نہیں ہوتے۔

راجا راج پرجا سکھی۔ جہاں کا حاکم اچھا ہوگا وہاں کی رعایا آرام سے رہے گی۔

راجا رکھے رانی کھاوے۔ مثل۔ کماتا کوئی ہے اُڑاتا کوئی ہے۔

راجا روٹھے گا اپنی نگری لے گا۔ مثل۔ یعنی آقا بہت کرے گا موقوف کردے گا اُس جگہ بولتے ہیں جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ کسی کے روٹھ جانیکی پروا نہیں۔

راجہ روٹھیگا تو اپنی ریاست سے نکال دیگا اس سے سوا اور کیا کرلے گا۔ مثل۔ اُس موقع پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہو کہ کوئی ناراض ہو کر ہمکو کیا نقصان پہنچائے گا۔

راجا کا پرچانا اور سانپ کا کھلانا برابر ہے۔ مثل۔ بادشاہوں کی صحبت میں بڑا خطرہ ہے۔

راجا کے گھر آئی رانی کہلائی۔ (عو) مثل۔ جب کسی غریب آدمی کی بیٹی کسی امیر کے گھر بیاہی جائے تو اُس کی نسبت بولتے ہیں۔

راجا کے گھر موتیوں کا کال۔ مثل۔ جس لیاقت کا آدمی ہو اُس کے پاس ویسا سامان نہو۔ افراط کی جگہ اُس چیز کی میسر نہ آنا کی جگہ سے

محروم وصل گوہر دنداں سے ہے منیر
راجا کے گھر میں موتیوں کا کال ہوگیا

راجا اندر کا اکھاڑا۔ (مذکر) کنایتاً۔ خوبصورت عورتوں کا مجمع۔

رادھا کو یاد کرو۔ جاؤ ہوا کھاؤ دیکھو "اپنی رادھا کو یاد کرو"۔

رام رام جپنا پرایا مال اپنا۔ مثل۔ ظاہر میں پارسا باطن میں خودغرض کی نسبت بولتے ہیں۔

رانڈ کے چرخے کی طرح چلا ہی جاتا ہے۔ بُرا بکی ہے چپ نہیں ہوتا ہے۔

رانی روٹھے گی اپنا سہاگ لیگی کیا کسی کا بھاگ لیگی۔ (مثل) اس موقع

پر بولتے ہیں جب یہ کہنا ہو کہ کسی کے روٹھ جانے کی کچھ پروا نہیں۔ عورت کی نسبت مستعمل ہے۔

رانی کو راجا پیارا کانی کو کانا پیارا۔
مثل۔ یعنی ہر شخص کو اپنا ہم جنس پیارا ہوتا ہے۔ ہر ایک کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ بدصورت ہو۔

رائی بھر ناتہ اور گاڑی بھر آشنائی۔
مثل۔ تھوڑا رشتہ بھی بہت سی ملاقات پر فوق رکھتا ہے۔

رتی بھر ناتہ گاڑی بھر آشنائی۔
مثل۔ دور کی قرابت گہری دوستی سے بہتر ہے۔

رذالے کی جورو کو سدا طلاق۔
مثل۔ کمظرف کی دوستی کا کبھی اعتبار کرنا نہ چاہیئے۔ کمینہ اور سفلہ کو اپنے عہد کا کچھ پاس نہیں ہوتا۔

رذیل کی دو نہ اشراف کی سو۔
مثل۔ کمینے کی دو گالیاں اشراف کی سو گالیوں سے بڑھکر ہوتی ہیں۔

رذیلوں کی دوستی پانی کی لکیر

شریفوں کی دوستی پتھر کی لکیر
مثل۔ کمینوں کی بات پر کبھی بھروسا نہیں کرنا چاہیئے۔

رسی جل گئی بل نہیں کھلا۔

رسی جل گئی اینٹھن نہ گئی۔

رسی جل گئی بل نہیں گیا۔
مثل۔ دولت اور عزت جاتی رہی غرور اور سرکشی نہ گئی۔ (جان صاحب) ؎

رسی جل جاتی ہے رسی کا نہیں بل جاتا
بات بد کرتے ہیں ہر وقت میں بدنام پسر

(شوق) ؎

بعد فنا بھی پھیر لیا ہے لحد میں منھ
رسی تو جل گئی مگر اینٹھن نہیں گئی

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت۔
(ف) مقولہ۔ اُس وقت کہتے ہیں جب انسان مصیبت ناگہانی سے بچ جائے۔

روتے کیوں ہو صورت ہی ایسی ہے۔ مثل۔ اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو ہر وقت رونی صورت بنائے رہے۔ (ذوق) ؎

دکھانے کو نہیں ہم مضطرب حالت ہی ایسی ہے
مثل ہے رو رہے ہو کیوں کہا صورت ہی ایسی ہے

روپش بہیں و حال مپرس۔ (ف) صورت سے حال ظاہر ہے۔ صورت سوال کی جگہ مستعمل ہے۔ (رشک)

روپش ببیں و حال مپرس اپنی ہے مثل
ہوتا ہے آدمی دم فرط محن سفید

پیسہ ہاتھ کا میل ہے۔ مثل۔ دیکھو روپیہ ہاتھ کا میل ہے۔ (فسانہ عجائب)

روپیہ پیسہ ہاتھ کا میل ہے اُس پر جو میل کرتے ہو کتنے دن کھاؤ گے۔

روٹی پر بوٹی رکھکر کھانا۔ (کنایۃً) بے تکلف ہونا۔ (جانصاحب) ؎

سوا تمھارے کسی سے میں نے نہ رکھ کے روٹی پہ بوٹی کھائی
اگر نہ مانو تو اٹھاؤں تیسوں کلام صاحب ابھی منگا کر

روٹی وہاں کھاؤ تو پانی یہاں پیو۔ جس قدر ممکن ہو سکے جلد چلے آؤ۔ بیشتر ہندوستانی غذا کے بیچ میں پانی پیتے ہیں۔

روز کنواں کھودنا روز پانی پینا۔ (کنایۃً) روز کمانا روز کھانا۔

روزے چھڑانے گئے تھے نماز گلے پڑی۔ مثل۔ جب ایک آفت سے بچنے کی فکر میں دوسری آفت سر پڑے۔

روغن گندہ بہروزہ اگرچہ نانان خوردن گندہ است لیکن ایجاد بندہ است۔ (ف) اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی اپنی جدید بات پر جو بیہودہ ہو ناز کرے۔

روئی کی طرح توم ڈالنا۔ (عو) ایک ایک عیب ظاہر کرنا (دھجیاں اُڑا دینا) (شوق) ؎

دیکھنا کیسی دھوم ڈالوں گی
روئی کی طرح توم ڈالوں گی

رہے نام اللہ کا۔ خدا کے سوا سب فانی ہیں۔ یہ مقولہ کسی کے مرنے یا کسی چیز یا رتبہ کے زوال کے وقت بولتے ہیں۔ (میر)

گیا حسن خوبان دلخواہ کا ہمیشہ رہے نام اللہ کا

رہیں جھونپڑوں میں خواب دیکھیں محلوں کا۔ مثل۔ مفلسی میں تونگری کی امنگ کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں

فقرہ۔ بیوی۔ اے دیکھنا ننھی سے آیا ملکہ جو مرگئیں اُن کی جگہ تخت پر کون بیٹھا۔ میاں خیر تو ہے رہیں جھونپڑے میں اُلخ۔ اُس سے ہمکو تمکو مطلب۔ قاضی کیوں دُبلے شہر کے اندیشے سے۔

ز

زبان خلق نقارۂ خدا۔ (ف) جو بات خلقت کی زبان پر جاری ہوتی

ہے وہ اکثر سچ نکلتی ہے - (ذوق) ؎

بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو
زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

زبان سے بیٹا بیٹی پرائے ہوتے ہیں - انسان کو زبان کا بڑا پاس رکھنا چاہئے -

زبان شیریں ملک گیری - زبان ٹیڑھی ملک بانکا - (اصل میں مُلک بالضم ہے لیکن اس مثل میں زبانوں پر ملک بالضم اول و فتح دوم ہے - شیریں زبانی سے دنیا مطیع و مسخر ہو جاتی ہے اور بدزبانی سے سب بیزار ہو جاتے ہیں ؎ مثل شاہد ہے یہ اسے شاد ہم سچ مچ زبانوں کی

زباں شیریں ملک گیری زباں ٹیڑھی ملک بانکا

زبان کے آگے خندق نہیں - کوئی کسی کی زبان نہیں بند کر سکتا -

زبان کے آگے کھائی خندق برابر ہے - جو مُنہ میں آیا سو بک دیا -

زبردست کے بیسوں بسوے - قوی ہمیشہ غالب رہتا ہے -

زبردست مارے اور رونے نہ دے - اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص زیادتی کرکے شکوہ نہ کرنے دے -

زر نیست عشق ٹیں ٹیں - مفلسی میں کوئی نمود کا کام نہیں ہو سکتا -

زمانہ آنکھوں سے گذر چکا ہے - بہت تجربہ ہو چکا ہے -

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز - (ف) مقولہ - اُس وقت بولتے ہیں - جب کسی کو اپنی وضع یا مرتبے کے خلاف اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے کسی شخص کی خوشامد در آمد یا کسی ادنیٰ شخص سے معاملت کرنا پڑے -

زمیں پھٹ جائے اور میں سما جاؤں - (عو) نہایت شرمندگی اور زندگی سے بیزار ہو جانے کی جگہ بولتی ہیں - ناگہانی موت آجائے - (سودا)

دیکھے ہے مُنہ ترا تو یہ کہتا ہے رشک سے
یا رب زمیں پھٹے تو سما جائے آفتاب

میں کی جگہ وہ بھی مستعمل ہے -

زمیں ٹل جائے اور یہ نہ ٹلے - (کنایتہً) ایسی مصیبت کے وقت کہتے ہیں جو کسی طرح نہ ٹلے - اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو اپنی جگہ سے جنبش نہ کرے - اُس حکم کی نسبت کہتے ہیں جس کی تعمیل لازمی ہو -

زمیں سخت آسماں دور - (ف) بے بسی کے مقام پر بولتے ہیں - (میر حسن)

جدائی تری کس کو منظور ہے
زمیں سخت ہے آسماں دور ہے

زمیں کے نیچے بھی اسقدر ہے جتنا زمیں پر ہے۔ بڑا عیار چالاک فتنہ گر ہے۔ (نشاد) سے

جہاں ہو زیر و زبر نہ کیونکر فلک وہ گردش میں فتنہ گر ہے
زمیں کے نیچے بھی اسقدر ہے کہ جتنا اونچا زمیں پر ہے

زمین میں ٹھکانا نہ آسمان میں۔ کہیں ٹھکانا نہیں ہے۔ خانماں برباد ہے۔ (شاد) سے

ہوا کی طرح معلق ہوں خانماں برباد
زمیں میں ہے ٹھکانا نہ آسماں میں ہے

زیروں سے سیر ہوتے ہیں۔ بچوں ہی سے بڑے ہوتے ہیں ادنی سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔

س

سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ۔ (عو) کئی آدمیوں کی مدد سے کام پورا ہو جاتا ہے۔

سات پانچ مل کیجے کاج ہارے جیتے نہ آوے لاج۔ صلاح و مشورہ سے کام کرنے میں خفت نہیں اٹھانا پڑتی ہے۔

سات سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ کثرت سے گناہ کرکے توبہ پر آمادہ ہونے کی جگہ۔

ساتھ کے لئے بھات چھوڑا جاتا ہے۔ اچھے رفیق کے لئے اپنے نفع کی پروا نہیں کی جاتی۔

ساٹھا پاٹھا بیسی کھیسی۔ مقولہ ساٹھ برس تک مرد جوان رہتا ہے اور بیس سال کی عورت عمر سے ڈھل جاتی ہے۔

ساجھے کی ہانڈی چورا ہے پر پھوٹتی ہے۔ حصہ داری کے کاموں میں نزاع ضرور ہوتی ہے جب ساجھے کی نسبت باہم تکرار ہو اس وقت بولتے ہیں۔

سارا گاؤں جل گیا کالے منگھے بانی دے۔ سب کچھ برباد ہو گیا اقبال کی تمنا باقی ہے۔

ساری خدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک طرف۔ یہ مثل زن مریدوں کی نسبت بولی جاتی ہے۔

ساری دیگ میں ایک ہی چاول ٹٹولتے ہیں۔ جزو سے کل کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔

ساری رات ممیائی اور ایک بچہ بیائی۔ دیکھو رات بھر ممیائی۔

ساری زلیخا پڑھی اور یہ نہ معلوم

ہوا کہ زلیخا عورت تھی یا مرد ۔ سنکر مطلب نہ سمجھنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ عورت تھی یا مرد کی جگہ زن بُد یا مرد بھی مستعمل ہے۔

ساری عمر بھاڑ ہی جھونکا ۔ ساری عمر ایسے کاموں میں ضائع کی جنسے کچھ فائدہ نہ ہوا۔

سارے دن اونی اونی رات کو چرخا پونی ۔ (عو) اُس شخص کی نسبت بولتی ہیں جو وقت پر کام نہ کرے اور بے وقت کام کرے۔

سارے شہر میں اونٹ بدنام ۔ جو شخص بدنام ہو جاتا ہے سب الزام اُسی کے سر آتے ہیں۔

سارس کی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی ۔ یعنی دونوں نکمّے ہیں۔

سالیکہ نکوست از بہارش پیداست ۔ ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات ۔ اس جگہ بولتے ہیں جب کسی لڑکے سے کوئی اچھا فعل سرزد ہوتا ہے یا جب کسی کام سے اچھے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔

سالی آدھی بنالی سلہج پوری جوئے ۔ (عو) جورو کی بہن سے بے تکلفی ہو جاتی ہے۔

سانپ اور چور دبے پر چوٹ کرتے ہیں ۔ مقولہ ۔ یعنی دونوں مایوسی کی حالت میں حملہ کرتے ہیں۔ (ذوق) ؎

زیردستی پر بھی ہے موذی سے لازم احتراز
جب دبے گا سانپ کاٹے گا مقرر زیر پا

سانپ سب جگہ ٹیڑھا چلتا ہے اپنی بانبی میں سیدھا چلتا ہے ۔ اُس کی نسبت بولتے ہیں جو اپنوں سے بُرا سلوک کرے۔ (خانصاحب) ؎

لاکھ ٹیڑھا اجی گو سانپ ہے باہر چلتا
ہے مثل سیدھا وہ ہے بانبی کے اندر چلتا

سانپ کا بچہ سنپولیا ۔ کم عمر بہت خطرناک ہے۔

سانپ کا کاٹا پانی نہیں مانگتا ہے ۔ سانپ کا کاٹا بہت جلد مرجاتا ہے۔

سانپ کے پاؤں پیٹ نہیں ہوتے ہیں ۔ بدذات کی بدی ظاہر نہیں ہوتی۔

سانپ کے منہ میں چھچھوندر نگلے تو اندھا اُگلے تو کوڑھی ۔ (عو) ایسا فعل جس کو کر کے چھوڑنا دشوار ہو۔ فقرہ ۔ امیر کو انگلینڈ کا سفر گلے کا ہار ہو گیا ہے یا سانپ کے منہ کی چھچھوندر الخ۔

سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے ۔ دفع شر بھی ہو جائے اور کوئی نقصان بھی نہ پہنچے حکمت اور چالاکی سے کام نکالنے کی جگہ بولتے ہیں۔ فقرہ ۔ سمجھدار وہی ہے جو اس کام کو خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام کو پہونچائے سانپ مرے نہ لاٹھی الخ۔

سانپ نکل گیا لکیر پیٹا کرو - کسی بات
کا علاج برمحل کرنے میں غفلت کرنے
اور جب وقت گزر جائے اُس کی تدبیر
میں فضول سعی کرنے کے محل پر بولتے
ہیں - یعنی مطلب ہاتھ سے جاتا رہا
اب افسوس سے کیا فائدہ - ؎
خیال زلف دوتا میں نصیر پیٹا کر
گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر
سانچ کو آنچ نہیں یا سانچ کو آنچ
کیا - سچ بولنے میں ضرر نہیں - مصحفی
جلنے سے شوق دل کے سبب بچ گیا یہ دل
وہ بات ہے کہ سانچ کو ہرگز نہیں ہے آنچ
سانچی بات سعد اللہ کہے سب
کے من سے اترا رہے - (ع) سچی
بات کہنے والے سے سب ناخوش ہوتے
ہیں -
ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھے -
ہر شخص اپنے حال کے موافق سب کی
حالت کا خیال کرتا ہے - (قلق) ؎
جو کہ ہوتا ہے اندھا ساون کا
سوجھتا ہے اُسے ہرا ہی ہرا
ساون ہرے نہ بھادوں سوکھے -
اُس شخص کی نسبت بولتے
ہیں جس کا حال ہمیشہ یکساں رہتا ہو -
سیر ہم ہو تو مایۂ خویش را لو دانی

حساب کم و بیش را - (ف) مقولہ -
دوسرے کو سیاہ سفید کا مالک کر دینے کی
جگہ مستعمل ہے -
سپوتوں کے کپوت اور کپوتوں کے
سپوت - بدوں کی نیک اور نیکوں کی
بد اولاد ہوتی ہے -
نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی -
اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو عمر بھر
اخلاقی جرم میں بسر کر کے تائب ہے -
سچے مر گئے جھوٹوں کو تپ بھی نہ
آئی - جھوٹ بولنے والے کی نسبت کہتے
ہیں - یعنی جھوٹے کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا -
سخن مردان جان دارد - (ف) مقولہ
مردوں کا قول سچا ہوتا ہے -
سخی سے سوم بھلا جو ترت دے
جواب - انتظار میں رکھنے سے انکار
بہتر ہے -
سخی کے مال پر پڑے اور سوم کی
جان پر - یعنی سخی کی بلا مال سے مل جاتی
ہے اور سوم کی بلا جان پر بنا دیتی ہے -
سدا رہے نام اللہ کا - اس عالم کی
سب چیزیں فانی ہیں -
سدا کسی کی نہیں رہی - ہمیشہ کسی کا
زمانہ موافق نہیں رہا -
سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں - فریب

ہمیشہ نہیں چلتا۔

سر بڑا سردار کا پیر بڑا گنوار کا۔ علم قیافہ کا قاعدہ ہے۔

سر جائے بات میں فرق نہ آئے۔ مقولہ۔ قول پورا کرنا چاہئے اگرچہ جان پر بن جائے۔ (اختر شاہ اودھ)

جیتے جی نہ ہم پہ آنچ آئے
سر جائے مگر نہ بات جائے

سر جھاڑ منہ پھاڑ۔ صفت۔ دیوانہ وار وحشیانہ۔ (نکہت)

شام شب فراق بے یار و دواہ ہے
سر جھاڑ منہ پھاڑ ملائے سیاہ ہے

سر سہلائے بھیجا کھائے۔ دوست بنکر نقصان پہنچانا۔ دوستی کے پردے میں دشمنی کرنا۔ اسی مقام پر بولتے ہیں جب کوئی بظاہر کسی پر شفقت کرے اور بباطن کچھ ضرر پہنچائے۔ (قدیر)

گلے مل مل کے ہے اُس کے عدو کی دشمن جانی
کہ سر سہلائے بھیجا کھائے وہ تیغ صفاہانی

بعض اساتذہ نے اس مثل میں تھوڑا سا تصرف بھی کیا ہے۔ (مصحفی) ؎

وہ گرچہ عاشقوں کا سب کلیجا
پہ سر سہلا ہی کے کھاتا ہے بھیجا

سر کھجانے کی مہلت نہیں ہے۔ (عو) مطلق مہلت نہیں۔ فقرہ۔ تم دیکھتے ہو کہ چار پہر مجھے سر کھجانے کی مہلت نہیں ملتی۔

سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی کام کے شروع ہوتے ہی خرابی واقع ہو۔ (انشا)

سر منڈاتے ہی یہ پڑے اولے
کہ کلاہ نمدی بکتے تھی شال کے مول

سر میں آگ لگی تلووں میں بجھی۔ کمال طیش آنے کی جگہ۔ (قادر)

سر میں آگ اپنے لگی جا کے بجھی تلووں میں
جسم و جاں شمع صفت تا ہنوز بجھی بھی نہیں
سر اگا کٹتا ہے سر مسافر کا یار یہ طلبی ہو گ
سر اک کے سامنے گڑ جاتے ہیں

سرخاب کا پر لگا ہے۔ جب کسی شخص میں کوئی نئی انوکھی بات ہونے کے متعلق کہتے ہیں۔

سرود دبستاں یاد دادن۔ سرود دبستاں یاد دہانیدن۔ (ف) اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی اپنے امر کو بھول جائے جس میں پہلے مصروف ہو اور کوئی دوسرا شخص کسی تقریب سے اس کو یاد دلا کر باعث تحریک اور ترغیب ہو۔

سکھائے پوت دربار نہیں جاتے۔ ایک وزیر ایک روز کسلمندی مزاج کا بہانہ کر کے خود دربار نہیں گیا۔ مگر صاحبزادے

کو بھیجدیا چلتے وقت امور ذیل بطور ہدایت نامہ
پڑھادئے۔ ۱۔ پہلے بادشاہ پھر ولیعہد کو
نہایت ادب اور محبت سے سلام کرنا۔
کیونکہ وہ بڑے خواجہ اور یہ چھوٹے خواجہ
ہیں۔ ۲۔ تم وزیر کے بیٹے ہو کسی ایسے
ویسے مقام پر نہ بیٹھ جانا جب بادشاہ
اشارہ کریں تو کسی اونچی جگہ پر بیٹھنا۔
۳۔ اگر کوئی بات بادشاہ پوچھیں تو نہایت
نرم اور میٹھی باتیں کرنا۔ صاحبزادے
جانے کے ساتھ ہی پکارے بڑے
کھجینا تو، ہو گا (تجھکو) سلام چھوٹے
کھجینا تو، ہو گا (تجھکو) سلام۔ (بڑے
خواجہ تمکو سلام چھوٹے خواجہ تمکو بھی
سلام) بیٹھنے کا اشارہ پاتے ہی آپ
لگے بلند مقام ڈھونڈھنے آخر ایک گوشہ
میں سایبان روشنی کے واسطے کوئی چیز
ڈیوٹ کی قطع کی رکھی ہوئی تھی آپ اچک کر
بیٹھ گئے۔ بادشاہ نے محض اپنے لائق
وزیر کی قدر افزائی کی وجہ سے مزاج پوچھا
جواب ملا روئی ریشم۔ یعنی سمور قاقم۔
دریافت کیا کہ کیا مشغلہ رہتا ہے۔ ارشاد
ہوا یہی لڈو پیڑا برفی۔ اب تو بادشاہ
سے نہ رہا گیا۔ حکم دیا کہ اس مردود و
مجنوں کو دربار سے نکال دو۔ گھر پہنچکر
والد بزرگوار نے پوچھا کہیے کیسی گزری

تو آپ فرماتے ہیں اجی بھئی جانئے ابّا۔
آپ نے کس دیوانے کے پاس مجھے بھیجا
تھا جو آپ نے سکھایا تھا سب کمال
احتیاط سے عمل کیا مگر بادشاہ ہیں کہ کسی
طرح خوش نہیں ہوتے۔ پہلے تو ہم نے
دونوں کو سلام کیا آپ نے خواجہ کہا تھا
ہم نے مارے محبت کے کھجینا کہا۔
بیٹھنے کو کوئی جگہ اونچی نہ تھی ایک کونے میں
ڈیوٹ سب سے بلند رکھی ہوئی تھی میں
اس پر اچک کر بیٹھ گیا۔ مزاج پوچھا۔
میں نے کہا روئی ریشم۔ سمور قاقم ان سے
بڑھ کر کون چیز نرم ہوگی وہی میں نے بتایا
مشغلہ پوچھا لڈو پیڑا برفی کہا۔ اس پر
بادشاہ خفا ہوئے آپ ہی فرمائیے اس سے
میٹھی کون شے ہو سکتی ہے۔ وزیر نے
سر پیٹ لیا اور کہا واقعی الخ۔ دوسرے
کے بھروسے کوئی کام کرنا اعتبار کے لائق
نہیں ہے۔

سگ باش برادر خورد مباش۔
(ف) چھوٹے کو بڑے کی اطاعت و
فرمانبرداری کرنا چاہیئے۔

سگ نشیند بجائے کیبانی۔ (ف)
(کیبانی یلا بھیجنے والا) کمینے کے اعلیٰ درجہ
پر پہنچ جانے کی جگہ مستعمل ہے۔

سگ حضور بہ از برادر دور۔ (ف)

جو شخص روبرو رہتا ہو وہ کیسا ہی ادنیٰ کیوں نہ ہو اس کی رعایت کرنا پڑتی ہے۔

سمند ناز کو اک اور تازیانہ ہوا۔ شوخی اور شرارت کے لیے حیلہ ہاتھ آگیا۔

سمند سوکھ کو دریا کیا۔ بڑے مال مارنے والے کو تھوڑے نفع کی پروا نہیں ہوتی۔

سنگ آمد و سخت آمد۔ (ف۔ لفظی معنی) تقدیر سے پتھر بھی گرا تو کمبخت بھاری بوجھل کہ اٹھائے نہ اٹھے) مثل اس وقت بولتے ہیں جب کوئی کام چار و ناچار کرنا پڑے (امیر)

سینہ پہ کیوں نہ روکیں میں سنگ فلاخن
ہاں اے پسر دہقان سنگ آمد و سخت آمد

سو دن چور کے ایک دن شاہ کے۔ چور اگر سو دن چوری کر کے سلامت رہے پھر بھی ایک نہ ایک دن پکڑا جائے گا۔ جھوٹے کا جھوٹ۔ فریبی کا فریب اور چور کی چوری پکڑے جانے کے موقع پر بولتے ہیں۔ (مرآۃ العروس)

اماں ایسی لوٹ تو مت مچاؤ سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا ایسا نہ ہو کسی دن پکڑی جاؤ

سو سنار کی ایک لہار کی۔ سو دن سنار کی ایک دن لہار کی۔ زبردست کی کوشش زبردست کے آگے محض بےفائدہ ہے یعنی کمزور کی سو ضربیں زبردست کی ایک ضرب کے برابر ہوتی ہے (نصیر)

کہا جو میں نے نہ کر میرے دل کے دو ٹکڑے
لگا کے ضرب یہاں تیغ آبدار کی ایک
تو کیا کہوں کہ وہ بولا سنی نہیں یہ مثل
کہ سو سنار کی ہوتی ہے اور لہار کی ایک

سو مارے ننانوے سے بھول جائے
سو مارے ایک نہ گنے۔ یعنی اس قابل ہے کہ برابر مار پڑتی رہے۔

سو نکٹوں میں ایک ناک والا نکو۔ بہت سے بد وضع لوگوں میں ایک بے عیب پر بھی ضرور کچھ نہ کچھ عیب لگایا جاتا ہے۔

سوال از آسماں جواب از ریسماں۔ (ف) اس وقت جب کوئی الٹا سیدھا جواب دے۔ (قدر)

تکا تھا کوٹھا جو اس جواں کا میں چڑھ کے پھانسی پہ گو چھا تکا
کیا سوال اس سے آسماں کا دیا جواب اس نے ریسماں کا

سوپ تو سوپ چھلنی کیا بولے جس میں بہتر سو چھید۔ (ف) کسی متبذل آدمی کے دخل در معقولات دینے کے موقع پر بولتی ہیں۔

سونٹ کی انٹی یوسف کی خریداری۔

(عو) تھوڑی سی بساط پر اتنے بڑے حوصلہ
کی جگہ بولتی ہیں۔
سوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا۔ جس
امر کا سامان گمان بھی نہو اُس میں خواہ مخواہ
کج بحثی اور جھگڑا کرنا۔
سوت بھلی سوتیلا بُرا۔ سوت کی
نسبت اُس کی اولاد زیادہ دشمنی کرتی ہے
سوت چون کی بھی بُری۔ کہتے ہیں
جادوگر چون سے پتلا بنا کر جادو کرتے
ہیں سوکن کیسی ہی ناچیز ہو تاہم بُری۔
سوتے کا منہ کتا چاٹے۔ سوتے آدمی
کو کسی بات کی خبر نہیں ہوتی۔
سوختہ بال۔ سوختہ جان۔ (ف)
صفت۔ (کنایۃً) عاشق۔ افسردہ (رشک)

رتبہ میں کم ہے بال سمندر سے اسے بتو
دوزخ تمھارے سوختہ بالوں کے سامنے

(اسیر) ؎

کوٹھے پر جا کے جو تم سوختہ جاں بیٹھ گئے
گرمیاں کرنے کو پتھر سے شرارے نکلے

سورج خاک ڈالنے سے چھپ
نہیں سکتا۔ ظاہر بات کو چھپانا عبث ہے
سوکھے ٹکڑوں پر کوّے کی مہمانی۔
شیخی خوروں کی نسبت بولتے ہیں یا
غریبی اور مفلسی میں شادی رچانے کی جگہ۔
سوکھے ٹکڑوں پر کوّے اڑانا۔
تھوڑے سے درماہے پر ذلیل کام اختیار کرنا۔
سوکھے دھانوں پر پانی پڑنا۔ سوکھے
دھانوں پانی پڑنا۔ ناامیدی کی حالت
میں مراد حاصل ہونا۔ مراد بر آنا۔ (اسیر)

سوکھے دھانوں میں ہمارے کبھی پانی نہ پڑا
کبھی پوشاک پہن کر نہ وہ دھانی آیا

(قدر) ؎

ہوئی سرسبز کشت ایرانی
سوکھے دھانوں پہ پڑ گیا پانی

(خانصاحب) ؎

اُن کے ملنے سے ہوئی زیست دوبارہ میری
ہے مثل پانی پڑا سوکھے ہوئے دھانوں میں

سوکھے ساون روکھے بھادوں۔
بے فیض کی نسبت بولتے ہیں دائم المرض۔
سونا جانیے کسے آدمی جانیے بسے۔
مقولہ۔ جب تک سونے کو کسوٹی پر نہ
لگائیں اور آدمی کے ساتھ صحبت نہ رکھیں
دونوں کی صحیح حالت معلوم نہیں ہوتی۔
سونا چھوئے مٹی ہو۔ سونے میں
ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو۔ (عو) کسی کی بدنصیبی
کی نسبت بولتی ہیں یعنی ہر کام میں ناکامیابی
ہوتی ہے۔ (شاد) ؎

اگر سونا چھوئیں ہو جائے مٹی بدنصیبی سے
چنیں اکسیر بارے خاک پتھر رول لیتے ہیں

(ناسخ) ؎

سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہے مثل
ہو جاسے۔ اکھوں جو میں اکسیر ہاتھ میں
سونے سے گھڑاون (گھڑائی) مہنگی۔
اصل قیمت سے لاگت زیادہ۔ یعنے اتنے کا
مال نہیں جتنا اس کے اوپر صرف ہو گیا۔
سونے میں پیلی موتیوں میں سفید۔
صفت۔ کثرت سے زرد جواہر پہنے ہوئے۔
سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو۔
دیکھو سونا چھوئے۔
سونا گھر چوروں کا راج۔ لائق نہیں
ہوتے تو نالائقوں کا زور ہوتا ہے۔
سہاگ بھاگ ارزانی چوٹھے آگ
نہ گھڑے پانی۔ خاطرداری بہت اور
لینا دینا کچھ نہیں۔
سیانا کوّا گوہ کھاتا ہے۔ زیادہ ہوشیار
سے اکثر خطا ہوتی ہے۔
سیٹھ کیا جانے صابن کا بھاؤ۔
اس جگہ بیشتر شیخ کیا جانے صابن کا بھاؤ
زبانوں پر ہے۔ دیکھو شیخ۔
سیدھی الحمد بھی پڑھنی نہیں آتی۔
(دہلی) سیدھے طریقہ سے الحمد نہیں پڑھ سکتا۔
(ایامی) پیغمبرؐ کی امت میں بہت سے ناخواندہ
ہیں جن کو سیدھی الحمد بھی پڑھنی نہیں آتی۔
سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا۔
ملایمت اور نرمی سے ہر ایک کام نہیں نکلتا۔
اس شخص کے لیے بولتے ہیں جس سے لطف
و نرمی سے کام نہ نکلے جب تک اس پر سختی
نہ کریں۔ پوری مثل یوں ہے "سیدھی انگلیوں
گھی نہیں نکلتا جب تک ٹیڑھی نہ کیجیے۔
سیر کی ہانڈی میں جہاں سوا سیر
پڑا اور آ بلی۔ کم ظرف کو جہاں ذرا سی آمد
ہوئی اور وہ آپے سے باہر ہوا۔
سیر کے واسطے سوا سیر موجود ہے۔
زبردست کی سرکوبی کے لیے اس سے زیادہ
زبردست موجود ہے۔
سیر میں پنسیری کا دھوکا۔ چھوٹی رقم
میں سے بڑے حصے کا غبن۔ (خانصاحب)

یہ الٹا دھڑا سیر میں پنسیری کا دھوکا
بھاتی نہیں باتیں مجھے ہرگز یہ غبن کی

سیر میں پونی بھی نہیں۔ جتنی مقدار درکار
ہے اسکا قلیل سے قلیل حصہ بھی نہ ہونا کی جگہ
سیف تو ہٹ پڑی تھی مگر نیمچہ کام
کر گیا۔ جب کسی بڑے سے کام نہ ہو سکے
اور اس سے چھوٹا وہی کام کر دے تو اس
موقع پر بولتے ہیں۔
سیکڑوں گھڑے پانی پڑ جانا۔ (کنایۃً)
کمال ندامت ہونا۔ شرم سے آب آب ہونا
(جرأت) ۵

چند اس زلف سے قطرے جو گرے پانی کے
پڑ گئے سینکڑوں سنبل پہ گھڑے پانی کے

سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنا - بڑے عمر کے آدمی کا چھوٹوں کی صحبت میں شریک ہونا - بڑا ہو کر چھوٹوں کی سی باتیں کرنا -

ش

شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
(ف) زندگی سے بیزاری کے لئے مستعمل ہے -
شادی خانہ آبادی - بیاہ کرنے سے گھر آباد ہو جاتا ہے -
شاکر کو شکر موذی کو ٹکر - شاکر کو خدا کی طرف سے نعمتیں ملتی ہیں اور موذی کو تکلیفیں پہونچتی ہیں -
شام تے مُردے کو کب تک روئے -
(ہندو) عمر بھر جھگڑے کی کب تک شکایت کیجئے - (شام کو ہندو مُردے کو آگ نہیں دیتے)
(شاد) ؎

جاں زلفوں میں کہاں تک کھوئے
شام کے مُردے کو کب تک روئے

شرمائی بلی کھمبا نوچے - دیکھو کھسیانی بلی -
شرم چہ کُتی ست کہ پیش مرداں بیاید
(اُردو) اُس فعل پر بیجا کے بولتے ہیں جو بے غیرتی سے ہو -
شعر فہمی عالم بالا معلوم شد - (ف)
فیضی کا مقولہ - سعدی کا ایک بڑا مقبول شعر ہے - ؎

برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

فیضی کو اس شعر پر رشک تھا اور اس فکر میں تھا اس سے بڑھا چڑھا شعر کہے آخر اُس نے یہ شعر کہا - ؎

ہر ہا بُن موکہ می نہم گوش
فوارہ فیض اوست در جوش

یہ شعر کہکر بہت خوش ہوا - صحن میں ٹہل رہا تھا اوپر سے گزری ایک چیل اُس نے بیٹ کی تو فیضی کے مُنھ پر پڑی - اُس پر فیضی بولا شعر فہمی الخ طرز آسخن فہمی کا حال معلوم ہوگیا -
شکار کے وقت کُتیا ہگاسی - کام کے وقت حیلہ بہانہ کرنے والے یا عین موقع پر ٹل جانے والے کی نسبت بولتے ہیں -
شکر خورے کو خدا شکر دیتا ہے - دیکھو خدا -
شکر خورے کو شکر موذی کو ٹکر - اچھے کو نیک نتیجہ اور برے کو سزا ملتی ہے -
شکل چڑیلوں کی مزاج (یا دماغ) پریوں کا - بدصورتی پر غرور کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں -
شوق دادِ الٰہی ہے - (مقولہ) کسی چیز کی رغبت یا محبت بغیر تائید غیبی نہیں ہوتی -
شوق میں ذوق دستوری نہیں لڑکا -

ایک لطف چاہا دو لطف حاصل ہوئے۔ کوشش ایک کام کے لئے کی دوسرا مفت میں حاصل ہوا۔

شوقین بڑھیا چٹائی کا لہنگا۔ طنزاً اُسکی نسبت بولتے ہیں جو اپنی عمر اور وضع کے خلاف لباس پہنے۔

شہسوار ہی گرتا ہے۔ مشّاق ہی دھوکا کھاتا ہے۔

شہد سہاگا گھی مری دھات کا جی۔ کیمیاگر کہتے ہیں کہ ان تینوں چیزوں سے مری ہوئی دھات زندہ ہو جاتی ہے۔

شہد لگا کے الگ ہو جانا۔ (دہلی) جھگڑا برپا کر کے الگ ہو جانا۔ لڑوا دینا۔

شہر میں اونٹ بدنام۔ مثل وہ شخص جو کسی عیب کے باعث مشہور ہو مشہور آدمی کی شامت آتی ہے۔

شیخ نے کچھوے کو بھی دغا دی ہے۔ شیخ مکّار ضرور ہوتے ہیں (قصّہ) ایک شیخ صاحب دریا کے کنارے کھڑے ہوئے پار اُترنے کی تدبیریں سوچ رہے تھے۔ اتنے میں ایک بڑا کچھوا کنارے پر آیا شیخ صاحب کو متردد دیکھکر پوچھنے لگا کہ آپ کیا سوچ رہے ہیں اُنھوں نے جواب دیا بھائی پار اُترنے کی تدبیر سوچ رہا ہوں کچھوے نے کہا اگر میں آپ کو پار لگا دوں تو آپ میرے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ شیخ جی بولے اس شکرانہ میں بکرا ذبح کروں گا تو اُسکا گوشت کھا لینا۔ اس بات پر کچھوا راضی ہوا اور پشت پر بٹھا کر دریا کے پار اُتار دیا۔ جب شیخ جی سے کہا وعدہ ایفا کیجئے آپ نے اپنے سر میں سے ایک جوں نکالکر چٹ سے ناخن پر دے ماری اور چلتے پھرتے نظر آئے اُس روز سے یہ جملہ مشہور خلایق ہو گیا۔

شیخوں کی شیخی پٹھانوں کی ٹر۔ شیخوں کی ڈینگ اور پٹھانوں کی حجت مشہور ہے۔

شیخی اور تین کانے۔ بیجا شیخی اور نمود کرنا۔

شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ مثل۔ عدل اور انصاف کی تعریف میں بولتے ہیں۔ بڑے چھوٹے دونوں کے ساتھ برابر کا برتاؤ ہوتا ہے کسی کی رعایت نہیں ہوتی۔

شیر شاہ کی ڈاڑھی بڑی یا سلیم شاہ کی۔ (مثل۔ شیر شاہ سور اور سلیم شاہ سور) باپ۔ بیٹے دہلی کے مشہور بادشاہ تھے۔ بیکار خفیف لفظی تکرار اور حجت کے لئے مستعمل ہے۔

شیر کا مُنھ چوم کر طمانچہ کھانا۔ (کنایۃً) کسی زبردست کو چھیڑ کر زک اُٹھانا۔ (سحر)

دشت غربت میں جو یاد آیا بگڑنا اُن کا
چوم کر شیر کا مُنھ ہم نے طمانچہ کھایا

شیر کھائے یا نہ کھائے منھ لال۔ مثل۔ بدنام پر سب الزام تھپ جاتے ہیں۔ (رشاد) ؎

سرخروئے نشۂ مے بھی وہ گل تمثال ہے
شیر کھائے یا نہ کھائے ہر طرح منھ لال ہے

شیر کے برقع میں چھیچھڑے کھاتے ہیں۔ مثل۔ باوجود مقدرت اور امیری کے دعوے کے تھوڑے سے لالچ پر گر پڑتے ہیں۔ باطن ظاہر کے خلاف ہے۔

شیطان طوفان اللہ نگہبان۔ (عو) جھوٹی تہمت کے وقت بولتی ہیں۔

ص

صاحب الغرض مجنوں۔ مقولہ۔ غرض والا اپنے مطلب کے لئے دیوانہ ہوتا ہے موقع محل نہیں دیکھتا۔

صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ مثل۔ اگر آدمی برے کاموں سے متنبہ ہو کر آخر میں بھی توبہ کرے تو غنیمت ہے۔ انسان بہت خرابی اٹھا کر بھی سنبھل جائے تو غنیمت ہے۔ (غالب)

اس کو بھولا نہ جانئے کہنا
صبح جو جائے اور آئے شام

صبح کی تھنی اللہ میاں کی آس۔ یہ مقولہ دوکانداروں کا ہے جب اوّل دفعہ بے تکرار کوئی چیز بکے اس وقت بولتے ہیں۔

صبر کی داد خدا کے ہاتھ ہے۔ صبر کرنے والوں کا خدا ہی انصاف کرتا ہے۔

صحنک سے اٹھ جانا۔ (کنایۃً) پاکدامن نہ ہونا۔ جب کوئی عورت بے عصمتی کا فعل کرتی ہے صحنک میں شرکت کے قابل نہیں رہتی۔ (شوق) ؎

ڈر ہے ہم صحبتوں کی جھٹک سے
ارے اٹھ جاؤں گی میں صحنک سے

صحیح گئے سلامت آئے۔ (عو) مثل۔ (طنزاً) جیسے گئے تھے ویسے ہی چلے آئے نہ کچھ کمایا نہ صرف کیا۔ جیسے یہاں سے نکلے تھے ویسے ہی باہر رہے۔

صدقہ دیا ردِّ بلا۔ مثل۔ خیرات دینے سے بلا رد ہوتی ہے۔ (قدر) ؎

کی جو بھلائی تو بھلا ہو گیا
صدقہ دیا ردِّ بلا ہو گیا

صرفیاں را مغز باید چوں سگاں
نحویاں را مغز باید چوں شہادن۔
مقولہ۔ علم صرف حاصل کرنے والے کو بہت رٹنا پڑتا ہے اور علم نحو حاصل کرنے والے کو غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔

صلاح کار کجا و من خراب کجا۔ (ف) حافظ کا مصرع ہے۔ دوسرا مصرع یہ ہے

(ببیں تفاوت رہ از کجاست تابہ کجا) - میر
ایسے کہاں نصیب جو مقصد پورا ہو سکے

صندل کے چھاپے منھ کو لگے - عو - (طنزاً) رسوائی ہوتی یا سرخروئی حاصل ہوئی -

صورت ببیں حالش مپرس - (ف) مقولہ - چہرے مہرے سے حالت ظاہر ہے کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں -
(فقرہ) جیسی جیسی مصیبتیں جوگیوں سنیاسیوں کو پیش آتی ہیں صورت ببیں الخ -

صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا مثل - بدشکل مغرور کی نسبت بولتے ہیں

ط

طاقت مہماں نداشت خانہ بمہماں گزاشت - (ف) اس جگہ بولتے ہیں جب کسی کے یہاں کوئی مہمان آئے اور وہ مہمانداری کے موقع سے ٹل جائے -

طویلہ کی بلا بندر کے سر - مثل - ایک کی آفت دوسرے کے سر - قصور کسی کا اور کوئی مارا جائے - اس موقع پر بولتے ہیں جب کئی آدمیوں کی آفت ایک شخص کے سر پڑے - (کہتے ہیں کہ طویلہ میں اگر بندر رکھا جائے تو طویلہ نظر بد اور آفات سے محفوظ رہتا ہے) -

ظ

ظالم کا زور سر پر - مثل - زبردست کے آگے کچھ نہیں چلتی -

ظالم کی داد خدا دے گا ظالم کی داد خدا کے گھر - مثل - ستانے والے کا انصاف خدا کرے گا - (شعور) ؎

داد ظالم کی خدا دیتا ہے
جلد دنیا میں سزا دیتا ہے

(تسلیم) ؎

تیری سنے گا کون یہاں آہ بے اثر
ظالم کی داد اے دل مضطر خدا کے گھر

ظالم کی عمر کوتاہ ہوتی ہے - مثل - ظلم بہت دنوں نہیں رہتا - (نیاز) ؎

ڈھل گیا جوبن ترا سچ ہے مثل
عمر ظالم کی بہت کوتاہ ہے

ظاہر اللہ باطن اللہ - (لکھنؤ کے آزادوں کی صدا) اللہ اپنی قدرت سے ہر جگہ موجود ہے - (ناظر) ؎

ہر جگہ جلوہ ہے اسکا موجود
ظاہر اللہ ہے باطن اللہ

ظاہر رحمٰن کا باطن شیطان کا - مثل - ظاہر اچھا باطن برا - اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جسکا ظاہر اچھا باطن برا ہو اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جسکا

ظاہر اچھا باطن خراب ہو۔
ظاہر کی آنکھیں اور ہیں باطن کی آنکھیں اور ہیں - دل کی سوجھ بوجھ ان آنکھوں سے جدا ہے۔ (داغ) ؎
اہل بصارت کے لئے چشم بصیرت چاہئے
ظاہر کی آنکھیں اور ہیں باطن کی آنکھیں اور ہیں
ظاہر کی دنیا ہے - مثل۔ دکھاوٹ کی دنیا ہے مثلاً جس کے پاس دولت ہے سب اُسی کے طرفدار ہیں۔ (تسلیم) ؎
بجا ہے گر زمانہ حسن کی دولت پہ شیدا ہے
مثل مشہور ہے اے سیمتن ظاہر کی دنیا ہے

ع

عاشقی خالا جی کا گھر نہیں ہے - مثل۔ یعنی عاشقی کرنا آسان کام نہیں ہے۔ مشقت کا کام کرنا آسان نہیں ہے۔
عالی ہمت صدا مفلس - مثل۔ سخی کے پاس کچھ نہیں رہتا۔
عرش سے چھوٹی کھجور میں اٹکی - مثل۔ ایک مصیبت سے چھوٹ کر دوسری مصیبت میں گرفتار ہونے کی جگہ مستعمل ہے اور اُس محل پر بھی بولتے ہیں جب کوئی کسی امیدوار کو نہیں سے کچھ بھیجے اور لانے والا اپنے پاس رکھ لے اور اُس کو نہ دے۔ (شاد) ؎
اُلجھ گئے رگِ گُل خط میں وہ زلف جب لٹکی
مثل ہے عرش سے چھوٹی کھجور میں اٹکی
عصمت بی بی از بے چادری - (ف) مثل۔ اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص نیک کام مجبوری سے کرے۔
عطا پاش خطا پوش - (ف) صفت (کنایتہً) خدائے تعالیٰ جو بندوں کے گناہوں کی پروا نہیں کرتا اور مہربانیاں کرتا رہتا ہے ؎
اے صبا گلشن و دیر و حرم و میخانہ
کونسی جا وہ عطا پاش خطا پوش نہیں
عطائے تو بہ لقائے تو - (ف) مثل۔ جب کوئی دی ہوئی چیز ناپسند ہو اُسے واپس کرتے وقت طنزاً کہتے ہیں مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ کی چیز آپ ہی کو مبارک رہے مجھکو لینا منظور نہیں۔
عقل بڑی کہ بھینس مثل بے تکی بات پر مزاحاً بولتے ہیں۔
عقل پر پتھر پڑے ہیں - کچھ نہیں سمجھتا۔ (ترجمۃ القرآن) باوجودیکہ جانتا بوجھتا ہے پھر اُس کی عقل پر پتھر پڑے کہ انکار کرتا ہے۔
عقل چہ کتی ست کہ پیش مرداں بباید - (عم) مثل۔ بے عقل کی باتیں

کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

عقلمند کی دور بلا۔ (طنزاً) بے وقوف کی نسبت کہتے ہیں۔

عمر بہ پایاں رسیدہ۔ صفت۔ انتہائی عمر پر پہونچا ہوا۔ (امیر) ؎

اٹھنے اہل بزم مجھکو اٹھاو نہ بزم سے
شمع سحر ہوں عمر بہ پایاں رسیدہ ہوں

عورت کی ذات بیوفا ہوتی ہے۔ عورت سے وفا نہیں ہوتی۔

عورت کی عقل گدّی کے پیچھے۔ مثل۔ عورت بیوقوف ہوتی ہے۔

عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ عوض دارد گلہ ندارد۔ (ف) مقولہ جس چیز کا بدلا ہو سکتا ہے اُس کی شکایت ہی کیا۔

عید کے پیچھے چاند مبارک۔ مثل (دہلی) تہوار کے بعد مبارکباد دنیا کی جگہ۔ جب موقع گزر جانے کے بعد کسی بات کا ذکر کیا جائے اُس وقت بھی بولتے ہیں

عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔ مثل۔ ہر شخص اپنے مذہب سے کام رکھتا ہے دوسرے کے مذہب سے کیا واسطہ۔

غ

غرض باؤلا اپنی گاوے۔ غرض کا باؤلا اپنی گاوے۔ مثل۔ غرضمند اپنی ہی بات کی دُھن رکھتا ہے۔

غرض کے لئے گدھے کو باپ بنانا پڑتا ہے۔ مثل۔ حاجتمند کو ذلیل ترین کام کرنا پڑتا ہے۔ (ابن الوقت) ایک چپراسی اندر چٹھی لئے ہوئے نمودار ہوا گیا کہ یں اپنی غرض کے لئے گدھے کو باپ بنانا پڑتا ہے حیا اور غیرت بالائے طاق آپ منہ پھوڑ کر اُس کو متوجہ کیا۔

غریب کی جورو سب کی بھابھی۔ مثل۔ مفلس بیکس کو ہر ایک بُرا بھلا کہتا ہے غریب پر سب کا بس چلتا ہے۔

غریبوں نے روزے رکھے تو دن بڑے ہو گئے۔ مثل۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی کسی اچھے کام کا قصد کرے اور اُس میں دقت اور دشواری پیش آئے۔ (امیر) ؎

گردش دنوں کی کم نہوئی کچھ کڑے ہوئے
روزے رکھے غریبوں نے تو دن بڑے ہوئے

غصہ بہت زور تھوڑا مار کھانے کی نشانی۔ مثل۔ کمزور کا غصہ اُس کی ذلت

کا موجب ہے۔

غلہ چوں ارزاں شود امسال سیدی شوم۔ (ف) مثل۔ اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو موقع وضع بدلتا رہے۔

غیر کا سر کدو کی برابر۔ مثل۔ پرائے سر کی کچھ قدر نہیں ہوتی اس وقت بولتے ہیں جب کوئی کسی کے سر کی جھوٹی قسم کھائے۔

غیر کی بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کٹانا۔ مخالف کے تھوڑے نقصان کے واسطے اپنا بڑا نقصان کرنا۔

ف

فاتحہ نہ درود کھا گئے مردود۔ مثل۔ کسی شے کا عبث ضائع ہونا۔

فاتحہ نہ درود کھانے کو موجود۔ مثل۔ بے محنت و مشقت مزدوری مانگنا۔

فاتحہ نہ درود مر گیا مردود۔ مثل۔ شریر اور بدمزاج کی موت پر بولتے ہیں۔

فالِ زبان یا فالِ قرآن۔ (جب کوئی شخص اپنے لئے کوئی بدشگونی کی بات کہتا ہے تو اس سے کہتی ہیں، یعنی ایسی بات اپنی نسبت نہ کہو اکثر زبان کی کہی ہوئی بات پوری ہو جاتی ہے۔

فال کی کوڑیاں مُلّا کو حلال ہیں۔ مثل۔ مشقت کی اُجرت جائز ہے۔

فتح خاں۔ (طنزاً) بہادر۔ شجاع۔

فتح خدا کے ہاتھ ہے مار مار تو کیے جاؤ۔ مثل۔ کوشش کئے جاؤ کامیابی خدا کے ہاتھ ہے۔

فتح دادِ الٰہی ہے۔ فتح و شکست خدا کے ہاتھ ہے۔

فرعون بے ساماں۔ (اُردو) مذکر۔ وہ شخص جو مقدرت نہ ہونے پر بھی مغرور ہو۔ نہایت گھمنڈی آدمی جو ناحق گھمنڈ کیا کرے۔ (ذوق) نفس بے مقدور کو قدرت ہو کر تھوڑی سی بھی۔ دیکھ پھر ساماں اُس فرعون بے ساماں کا۔

فرنی فالودہ ایک بھاؤ نہیں ہوتا۔ مثل۔ نیک و بد یکساں نہیں ہوتے۔

فقیر اپنی کملی ہی میں مست ہے۔ مثل۔ غریب تھوڑے ہی سامان میں خوش ہے۔ (شوق قدوائی) ؎

گلی پست ہو دل نہیں پست ہے
فقیر اپنی کملی ہی میں مست ہے

فقیر جاہل شیطان کا گھوڑا۔ مقولہ۔ فقیر جاہل جہاں جاتا ہے۔ شیطان اس کے ساتھ رہتا ہے۔

فقیر را بجادلہ چہ کار۔ (ف) مقولہ۔ فقیر

کو کٹ حجتی اور جھگڑا نہیں کرنا چاہئے۔
فقیر کا پوت چلن امیروں کا۔ جو غریب ہو اور امیرانہ وضع رکھے۔
فقیر کو کملی ہی دوشالہ ہے۔ مثل۔ غریب آدمی کو تھوڑی ہی پونجی بہت ہوتی ہے۔
فقیر کی جھولی میں سب کچھ۔ مثل۔ یعنی فقیر کے اختیار میں ساری خدائی ہے۔
فقیر کی صدا۔ وہ آواز جو بھکاری فقیر اکثر دیا کرتے ہیں۔
فقیر کی صورت سوال۔ مثل۔ حاجتمند کے چہرہ سے اسکا مافی الضمیر معلوم ہو جاتا ہے۔
(شوق قدوائی) ؎

ظاہر ہے میری شکل سے جو میرا حال ہے
پوچھو نہ کچھ فقیر کی صورت سوال ہے

فکر اور ذکر دونوں چاہئے۔ یاد خدا خشوع خضوع کے ساتھ ہونا چاہئے۔
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ (ف) مقولہ۔ ہر شخص کا خیال اس کے حوصلہ اور ہمت کے مطابق ہوتا ہے۔
ماں نے خصم کیا بہت برا کیا کر کے چھوڑ دیا اور بھی برا کیا۔ مثل۔ (عو) اس محل پر بولتی ہیں جب کوئی شخص ایک غلطی کی اصلاح میں دوسری غلطی اس سے زیادہ کرے۔
فوج کا آگا برات کا پیچھا بھاری ہوتا ہے۔ مثل۔ فوج کے مورچے کا روکنا اور شادی کے بعد کے خرچ کا بندوبست کرنا اور دونوں کاموں کو اختتام پر پہنچانا بہت دشوار ہے۔
فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی۔ مثل۔ فوج کا اگلا حصّہ اور آندھی کا پچھلا حصہ زور شور کا ہوتا ہے۔

ق

قاسم محروم۔ بانٹنے والا خود حصہ سے محروم رہتا ہے۔
قاضی بہ رشوت راضی۔ رشوت دینے سے سب ہی راضی ہو جاتے ہیں۔
قاضی جی بہتیرا ہرائیں میں ہارتا ہی نہیں۔ مثل۔ جب کوئی شخص باوجود فہمائش کے بھی نہ سمجھے اور جو کچھ اس کے ذہن میں جمع ہو اسی پر قائم رہے یا بیجا بات سے قائل نہ ہو اور ضد یا کج فہمی سے اڑا رہے اس وقت طنزاً بولتے ہیں۔
قاضی جی کے مرنے سے کیا شہر سونا ہو جائے گا۔ مثل۔ ایک کے نہ ہونے سے کچھ نقصان نہیں۔
قاضی جی کیوں دبلے شہر کے اندیشے سے۔ مثل۔ ناحق اور بے موقع فکر کرنیوالے

کی نسبت بولتے ہیں۔

قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔ مثل۔ سیانے لوگوں کے چھوٹے بھی سیانے ہوتے ہیں۔ حاکم یا امیر کے گھر کے ادنےٰ آدمی بھی چالاک ہوشیار ہوتے ہیں۔ قاضی کی جگہ قاضی جی بھی مستعمل ہے۔

قاضی کے موسل میں ناڑا۔ مثل۔ دانشمندی کی کوئی عجیب حرکت۔

قاضی کی موچ۔ مثل۔ اُس موقع پر بولتے ہیں جب کسی کے ذِمہ ناحق کی کر لگ جائے (قصہ) کہتے ہیں قاضی جی کے مکان پر ایک دوست بیٹھے تھے اس وقت موچ کی ضرورت ہوئی اتفاقاً بازار میں نہ ملی ان کے دوست نے کہا کہ قاضی صاحب میرے پاس موجود ہے جتنی درکار ہو منگوا لیجئے چنانچہ بقدر ضرورت اُن کے یہاں سے منگوائی گئی منصَدی نے دفتر میں لکھ دیا کہ اسقدر موچ فلاں شخص کے گھر سے آئی جب ایک مدت کے بعد اس منصب پر کوئی اور قاضی معمور ہوا اور اس کو سرکاری کام کے لئے موچ درکار ہوئی دفتر سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص سے موچ لی گئی تھی اُس نے بھی اُنھیں کے یہاں سے منگوائی آخر کار اس موچ کا خرچ اُس غریب کے ذمہ پڑ گیا۔

قاضی گلہ نہ کرے گا۔ (عوام) کوئی معترض نہ ہوگا۔ کچھ قباحت نہ ہوگی کوئی شکوہ و شکایت نہیں کرے گا۔ فقرہ۔ تم اس وقت نہ جاؤ گے تو قاضی گلہ نہ کرے گا۔ اس جگہ کیا قاضی گلہ کرے گا بھی ہے۔ دیکھو کیا قاضی کی گدھی چرائی ہے۔

قبل از مرگ واویلا۔ (ف) مثل۔ مصیبت آنے سے پہلے فریاد کرنے کے لئے مستعمل ہے۔

قدرِ جوہر شاہ داند یا بداند جوہری۔ (ف) جواہر کی قدر ہر شخص نہیں جانتا یعنی اہل کمال کے قدرداں خاص خاص لوگ ہوتے ہیں۔

قدرِ عافیت کسے داند کہ بہ مصیبتے گرفتار آید۔ (ف) مثل۔ ہر چیز کی شناخت اُس کی ضد سے ہوتی ہے۔

قدرِ نعمت بعد زوال۔ (ف) مقولہ اچھی حالت جب نہیں رہتی اُس وقت اُس کی قدر ہوتی ہے۔ (سحر)

سچ تو یہ ہے قدرِ نعمت ہوتی ہے بعد زوال
پیر کے دل سے کوئی پوچھے جوانی کا مزہ

قدرِ درویشاں رَدِّ بلا۔ مقولہ۔ بابرکت آدمی کے آنے سے بلا رد ہو جاتی ہے۔

قدموں سے لگے پڑے ہیں۔ مطیع ہیں۔ فرمانبردار ہیں۔ (فقرہ) ایسے ایسے تو بہتیرے اُن کے قدموں سے لگے پڑے ہیں۔

قرار بر کف آزادگاں نہ گیرد مال۔ (ف)
سخی کے ہاتھ میں روپیہ نہیں رکتا ہے ؎
قرار بر کف آزادگاں نہ گیرد مال
ہمارے ہاتھ میں اے بحر کیا درم ٹھہرے

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند۔ (ف)
مثل۔ جس کے ذمہ کوئی کام پڑے وہ اپنی نسبت کہتا ہے۔

قصائی کے کھونٹے سے بکری باندھنا۔
(کنایۃً) بے رحم بدمزاج آدمی کے ساتھ لڑکی بیاہ دینا۔ کسی غریب کو خوفناک جگہ پر ڈال دینا۔

قسمت کا سارا کھیل ہے۔ بھلائی برائی قسمت کے کرشمے ہیں۔ (صبا) ؎
صید گاہِ دہر میں قسمت کا سارا کھیل ہے
زہر اگر عنقا ہو تو دام ہوس میں کھینچ لے

قصّہ زمیں بر سر زمیں۔ (ف) مقولہ
جس مقام کا جھگڑا ہو اُسی موقع پر طے ہونا چاہئے۔

قطب از جا نہ جنبد۔ مقولہ۔ اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو اپنے مقام سے نہ ہٹتا ہو یا کم حرکت کرتا ہو۔ (ابن الوقت)
آخر اسکا سبب کیا ہے اور ابھی تو ڈپٹی ہیں قطب از جانہ جنبد برسوں سے ایک جگہ جمے بیٹھے ہیں۔

قلم روشن رہے۔ فقرا کی دُعا۔ حکومت بنی رہے۔ حکم جاری رہے۔

قند سے لٹے اور کوئلوں پر مُہر۔ مثل۔ دیکھو اشرفیاں لُٹیں اور کوئلوں پر مُہر۔

قول مرداں جان دارد۔ مثل۔ شریفوں کی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔

قہر درویش بر جان درویش۔ (ف)
مثل۔ غریب آدمی غصہ کرے گا تو کسی کا کیا لے گا صرف اپنی جان کھوئے گا مصیبت برداشت کرنے کی جگہ مستعمل ہے۔

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔
(ف) مثل۔ ابتدائی حالت سے آئندہ حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ک

کاتا اور لے دوڑی۔ مثل۔ (عو) ہمیشہ ایک نیا مشغلہ اُٹھانے والی کی نسبت بولتی ہیں۔

کاتک بات کا ہاتک۔ مثل۔ اس مہینہ میں بات کرنے میں دن جاتا ہے۔

کاٹے باڑھ نام تلوار کا۔ لڑے فوج نام سردار کا۔ کارندوں کی کارگزاری سے رئیس کی نیکنامی ہوتی ہے۔ جب چھوٹوں کی کارگزاری بڑے کے نام کا سبب ہو وہاں بولتے ہیں۔

کاٹے تلوار نام سپاہی کا۔ مثل۔ دیکھو باڑھ (بحر رباعی) ؎

روشن تم سے ہے خوش نگاہی کا نام
ان دونوں بھووں سے کجکلاہی کا نام
ابرو نے کیا ہے تم کو قاتل مشہور
کاٹے تلوار ہو سپاہی کا نام

کاٹے ہاتھ نام تلوار کا۔ دیکھو باڑھ کاٹے نام تلوار کا۔

کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی۔ مثل۔ جعلسازی اور فریب بار بار نہیں چلتا ناپائدار شے کا بار بار اعتبار نہیں ہوتا۔ (نظیر)

کوندنا بجلی کا اور جوبن کا مت کر اعتبار
کاٹھ کی ہانڈی نہیں چڑھتی پیارے بار بار

کاجل کی کجلوٹی بھوتوں کا سنگار۔ مثل۔ بدصورت آدمی جب بناؤ سنگار کرتا ہے اس کی نسبت طنز سے بولتے ہیں۔

کاجل کی کوٹھری میں دھبے کا ڈر۔ مثل۔ جو امر اختیار کیا جائے اس کے نقصان سے احتراز کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ یعنی بدنام جگہ میں بدنامی کا خوف رہتا ہے۔

کاجل کی کوٹھری میں جو جائے گا اسے ٹیکا لگے گا۔ مثل۔ بری جگہ جانے والا ضرور بدنام ہوگا۔

کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی۔ مثل۔ بے اصل اور ناپائدار شے کے وجود کا کچھ اعتبار نہیں۔

کاغذ کی ناؤ پانی پر نہیں چلتی۔ مثل۔
کاغذ کی ناؤ پانی پر نہیں بہتی۔ کسی چیز کے ناپائیداری ہونے کے لئے مستعمل ہے۔ (ذوق)

بھول مت علم کتابی پر کہ آخر کب تلک
ناؤ کاغذ کی بہے اے طفل کو دن آب میں

کال کا مارا سب جگ ہارا۔ بھوک کا مارا کوئی نہیں بچتا یا موت کا مارا کوئی نہیں بچتا۔

کالا کوا کھایا ہے۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جس کے بال بڑھاپے میں بھی سفید نہیں ہوتے۔ عوام سمجھتے ہیں کہ کالے کوّے کا گوشت کھانے سے عمر بہت بڑی ہوتی ہے اور بال سیاہ رہتے ہیں۔

کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں۔ (پیشتر ہندوستان میں دستور تھا کہ جب حاکم کسی سے ناراض ہو جاتا تھا اس کا منہ کالا ہاتھ پاؤں نیلے کر کے گدھے پر چڑھا تشہیر کیا کرتا تھا۔ اور پھر شہر سے نکلوا دیتا جس سے نہایت رسوائی اور بدنامی ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے تنفر کی حالت میں یہ کلمہ بولنے لگے) (عو) کلمہ تنفر و دعائے بد عورتیں اس کلمہ سے نفرت اور بیزاری ظاہر کرتی ہیں۔

کالی ہانڈی سر پر دھرنا۔ (ہندو) بہت بدنام ہونا۔

کالے آدمی صابن سے گورے نہیں ہوتے۔ پیدائشی بات کبھی نہیں جاتی۔

کالے کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔

کالے کے کاٹے کا نہ جنتر نہ منتر۔

کالے کے کاٹے کا منتر نہیں۔ مثل۔ فریبی اور حیلہ گر کی دغا سے کوئی صورت بچاؤ کی نہیں۔ دیکھو کالے کا منتر نہیں۔

کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ (کالے سانپ کی پھنکار سے چراغ گل ہو جاتا ہے) مثل۔ زبردست کے آگے کچھ پیش نہیں جاتی۔ اعلیٰ کے سامنے ادنیٰ کی نہیں چلتی۔

(ذوق) ؎

سچ کہا ہے آگے کالے کے نہیں جلتا چراغ
چھپ گیا مہ رخ پہ تیری زلف شبگوں دیکھ کر

(اسیر) ؎

داغ دل کیوں نہ مٹے جب وہ دکھائے گیسو
سامنے کالے کے جلتا نہیں زنہار چراغ

کالا ہے بد پرستش خاوند۔ (ف) کالا اسباب۔ متاع۔ پونجی۔ مثل۔ دیکھو ٹوٹی ہاتھ گل جنڈرے۔

کام پیارا ہے چام (یعنی چمڑا) پیارا نہیں۔ مثل۔ انسان کی قدر کام سے ہے اس کی نسبت بولتے ہیں جو کچھ کام نہ کر سکے اور بیٹھا روٹیاں توڑا کرے۔

کام چور نوالے حاضر۔ مثل۔ وہ شخص جو کام کے وقت ٹل جائے اور کھانے کے وقت آموجود ہو۔ وہ سست آدمی جو کام تو نہ کرے مگر لینے کو موجود ہو۔

کام دولھا دولھن ہی سے پڑتا ہے۔ مثل۔ آپس کا معاملہ آپس ہی میں طے ہوتا ہے۔

کان پر جوں نہیں چلتی }
کان پر جوں نہیں رینگتی } (کنایۃً) بالکل بےخبر ہونا۔ غافل
کان پر جوں نہیں پھرتی } ہونا۔ بے پروا ہونے کی جگہ۔

(ذوق) ؎

دور گر بانوں کو سر پر سے کھسکے ہے لیلی
پر نہیں کان پہ مجنوں کے ذرا جوں چلتی

(اسیر) ؎

فریاد قیس کتنی ہے اے ساربان ضعیف
جوں رینگتی نہیں کبھی لیلی کے کان پر

(شوق) ؎

آنکھ کچھ بھی کہوں نہیں پھرتی
کان پر تیرے جوں نہیں پھرتی

(بحر) ؎

خود بخود محشر میں چونکے خفتگان نالہ کش
کان پر جوں بھی نہ رینگی سن کے نالہ صور کا

کان پیارے تو بالیاں۔ جورو پیاری تو سالیاں۔ مثل۔ (عو) ایک چیز کے ساتھ محبت ہونے کی وجہ سے اس کے متعلقات کے ساتھ محبت ہونے کے موقع

پر بولتی ہیں۔

کان میں (کانوں میں) تیل ڈالے بیٹھے ہیں۔ بالکل بے خبر اور غافل آدمی کی نسبت کہتے ہیں۔ (شوق قدوائی) ؎

فریاد پر بھی تم نے تغافل نہ کم کیا
کانوں میں تیل ڈال کے تم نے ستم کیا

کانا ٹنٹو، ٹنڈھو، لنفر۔ مثل۔ نہایت مفلس جس کے پاس کوئی سامان درست نہ ہو۔

کانے چوٹ کنونڈے بھینٹ۔ مثل۔ جس بات کا ڈر ہو پیش آجاتی ہے۔ جس شخص سے ملاقات کرنا منظور نہ ہو اُس سے یکایک ملاقات ہو جانے پر بھی بولتے ہیں۔

کانے کو منھ پر کانا نہیں کہتے۔ مثل۔ عیب والے کا عیب منھ پر نہیں کہتے ؎

چشم پوشوں سے رہوں شاد میں کیا آئینہ وار
منھ پہ کانا نہیں کہتا ہے کوئی کانے کو

کانا مجھے بھائے نہیں کانڑے بن سہائے نہیں۔ مثل۔ ایک شخص سے نفرت بھی کرنا اور پھر بغیر اُس کے صبر بھی نہ کرنا۔ یا جسکا شکوہ اور شکایت ہو اس کے بدوں آرام و چین بھی نہ ہو۔

کانڑے کی ایک رگ سوا ہوتی ہے۔ مثل۔ (دہلی) کانے میں شرارت زیادہ ہوتی ہے

کبوتر باکبوتر باز باباز۔ کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ (ف) مثل۔ ہر شئے اپنی جنس کی طرف رجوع کرتی ہے۔

کبھی رات بڑی کبھی دن بڑا۔ مثل۔ (**کبھی کا دن بڑا کبھی کی رات بڑی**) زمانہ ایک حال پر نہیں رہتا۔ (ناسخ) ؎

ہر چند ہر اک امیر مومن ہے بڑا
پر حق تو یہ ہے امیر محسن ہے بڑا
احسان کرو اعتماد امارت پہ نہیں
ہے رات کبھی بڑی کبھی دن ہے بڑا

کبھی گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں۔ مثل۔ کبھی بدقسمتوں کا زمانہ بھی موافق ہوتا ہے۔ (امیر) ؎

جائے میخانہ بنی ہے مسجد
کبھی گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں

کپڑا پہنئے جگ بھاتا کھانا کھائیے من بھاتا۔ لباس عام پسند اور خوراک اپنی پسند کے موافق کھانے سے آدمی اچھا رہتا ہے۔

کپڑا نہ لتا مسّی ملے البتہ۔ مثل۔ مفلس میں زیب و زینت کی ہوس وہ بھی غیر مناسب۔

کتا بھی بیٹھتا ہے تو دم ہلا کر بیٹھتا ہے۔ مثل۔ جو شخص اپنے مکان کو میلا کچیلا اور گندہ رکھتا ہے اس کی نسبت

صفائی کرنے کی تاکید میں بولتے ہیں۔
کُتا نہ دیکھے گا نہ بھونکے گا۔ دشمن کے سامنے سے ٹل جانا چاہئے دیکھ کر بھڑکے گا۔
کتنا بعد کو سمجھتے ہیں۔ جس جگہ صاف اور بیوقوف اور احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہیں وہاں آپ بھی کتنا بعد کو سمجھتے ہیں یا تم بھی کتنا بعد کو سمجھتے ہو کہکر مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہیں۔
کتنے پانی میں ہے۔ کس قدر حوصلہ ہے۔ کس قدر قوت ہے کتنا ظرف ہے۔ (ذوق)

اشکباری مری مژگاں کی ذرا دیکھیں تو
کتنے پانی میں ہیں فوارے دیکھیں تو

کتے تیرا منھ نہیں تیرے سائیں کا منھ ہے۔ مثل۔ (عو) اس محل پر بولتی ہیں جب کسی کمینے کے کمینہ پن سے کسی شریف کی خاطر درگزر کرتی ہیں۔
کتے کو گھی نہیں پچتا
کُتے کو کھیر نہیں پچتی } مثل۔ ناقص کو اچھی صحبت پسند نہیں۔ کمظرف کو حوصلہ نہیں ہوتا۔
کتے کی دم کو بارہ برس نلکی میں رکھا پھر ٹیڑھی کی ٹیڑھی۔ مثل۔ طبیعت کی کجی سعی اور تربیت سے درست نہیں ہوتی۔ اس معنی میں "کتے کی دم موسے پر بھی ٹیڑھی" بھی مستعمل ہے۔
کتے کی سی پسلی پھڑکی۔ جب کوئی شخص کسی کھانے پینے کی چیز میں بے بلائے آجائے اس وقت کہتے ہیں۔
کتے کی موت آتی ہے تو مسجد کی طرف بھاگتا ہے۔ مثل۔ جو شخص از خود جان جوکھوں اور خطرناک کام میں پڑتا ہے اس کی نسبت بولتے ہیں۔
کچھ بسنت کی بھی خبر ہے۔ مثل۔ یعنی دنیا کے حالات سے بھی خبردار رہو ہوشیار کرنے کے لئے بولتے ہیں۔
کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے۔ کسی بات کا تمہیں خیال ہوا اور کسی بات کا ہمیں۔ یعنی دل ہی دل میں دونوں سمجھ گئے۔ راز کی باتیں۔ (سعید) ؎

تم دیکھ کے رنگ عاشق مغموم و دیدہ نم سمجھے
تصریح یہاں بیفائدہ ہے کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے

نوٹ۔ (قصہ) ایک پیادہ مسافر ہزار روپے لئے جاتا تھا رستہ میں ایک سوار ملا۔ دونوں کی بات چیت ہوئی پیادہ نے سوار سے کہا کہ یہ میرے روپیہ دوسری منزل تک رکھ لو۔ سوار نے بوجھ باندھنے سے انکار کیا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد افسوس ہوا کہ ہزار روپئے مفت میں کھوئے اور پیادہ مسافر اس بات سے خوش ہوا کہ بھلا

ہوا سوار نے انکار کر دیا ورنہ روپیہ ہاتھ سے
نکل ہی جاتا اور پھر ہاتھ نہ آتا۔ اتفاق سے
پھر دونوں ملے سوار نے کہا کہ لاؤ میاں مسافر
تمھارا روپیہ رکھ لیں اُس وقت اُس نے
جواب میں یہ فقرہ کہا کہ کچھ تم سمجھے کچھ ہم
سمجھے جب سے یہ مثل مشہور ہوگئی۔

کچھ تم نے خواب دیکھا ہے۔ جب
کوئی شخص کوئی ناممکن بات بیان کرے
یا متکلم کی نسبت ایسا امر ظاہر کرے۔ جو
اُس پر عائد نہ ہو تو ایسے موقع پر یہ فقرہ
کہتے ہیں کہ کیا بیہوش ہو کچھ تم نے خواب
دیکھا ہے۔

کچھ دال میں کالا ہے۔ کوئی سبب
ضرور ہے۔ کچھ نہ کچھ عیب ضرور ہے۔
(شوق قدوائی) سے

کاجل پہ بہت مائل وہ گیسوؤں والا ہے
میں ایک نہ مانوں کچھ دال میں کالا ہے

کچھ سونا کھوٹا کچھ سنار کھوٹا۔ مثل
بگاڑ دونوں طرف سے ہوتا ہے۔ لڑائی
طرفین سے ہوتی ہے۔

کچھ گیہوں گیلے کچھ جندرے ڈھیلے۔
کچھ گیہوں گیلے کچھ جانگر ڈھیلے۔
(جندرے بالفتح وسکون سوم وکسر چہارم
چکی کے پرزے۔ جانگر چکی کے پرزے)
مثل۔ (عو) بہانہ کرنے والے کے نسبت

بولتی ہے۔

کچھ لوہا کھوٹا کچھ لہار۔ مثل۔ کچھ اس کی
خطا کچھ اُس کی۔ خطا سے خالی دونوں نہیں۔

کچی زینڈی دستر خوان کا ضرر۔ مثل۔
اُس محل پر بولتے ہیں کہ کوئی نادان اور ناتجربکار
داناؤں یا آزمودہ کاروں کی صحبت میں دخل
پائے اور اس کی شرکت سے انھیں افشائے
راز کا خوف ہو۔

کچّی گولیاں کھیلنا۔ (ربڑ کی ہوئی گولی
جلد ٹوٹ جاتی ہے) (کنایۃً) نادان ہونا۔
ناتجربہ کار ہونا۔ (شوق) سے

اور وہ ہونیاں (ہولی) ہائیں البیلی
میں نہیں کچی گولیاں کھیلی

کچّی لکڑی۔ مونث۔ (عو) (کنایۃً) کم عمر
لڑکا لڑکی جو صحبت و تعلیم کا اثر جلد قبول
کرے۔ (ایامی) ذرا بھی خدشہ ہوا اُس کو
جھٹ سے جاکر صاف کر لیا۔ اور یہ تو کچی لکڑی
ہے۔ اگر کسی بدعقیدہ کے پالے پڑے گی تو
جاتے ہی بیدین ہو جائے گی۔

کچّی لکڑی جدھر موڑو مڑ جاتی ہے۔
بچپن میں جس طرح چاہو ڈھنگ سے تعلیم
دے سکتے ہیں۔

کر تو ڈر نہ کر تو بھی ڈر
کر تو کر نہیں تو خدا کے غضب سے ڈر
مثل۔ جب کسی بیگناہ پر کوئی الزام ہو تو

یہ مثل بولتے ہیں۔ یعنی خدائے تعالیٰ سے ہر وقت پناہ مانگنا چاہیئے۔

کرنے کی سب بدّیا ہے۔ مثل۔ عمل کرنے سے کامیابی ہوتی ہے۔

کرتب کی بدّیا ہے۔ (دہلی) مثل۔ ہر کام مشق سے ہوتا ہے۔

کردنی خویش آمدنی پیش۔ (ف) مثل۔ اپنا کیا آگے آتا ہے۔ بُرے کام کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے۔

کرگا چھوڑ تماشے جائے ناحق چوٹ جُلاہا کھائے۔ یعنی اپنا کام چھوڑ کے اوروں کے ربس میں نقصان ہوتا ہے۔

کروڑ روپے کی بات۔ بیش بہا بات ؎

سحر کروڑ روپئے کی تو ایک بات یہ ہے۔
کشود کار جہاں ہے زباں پہ موقوف

کرے ڈاڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا۔ مثل۔ کسی کا قصور ہو اور کوئی ملزم قرار دیا جائے۔

کڑوا کریلا نیم چڑھا۔ مثل۔ بدمزاج کی نسبت بولتے ہیں جو کسی وجہ سے زیادہ بدمزاج ہو جائے یہ مثل بیشتر "ایک تو" کے ساتھ مستعمل ہے۔ دیکھو ایک تو۔

(جانصاحب) ؎

اے باجی مثل سچ ہے کسی کی یہ مقرر
کڑوے تو کریلے تھے چڑھے نیم کے اوپر

کڑھی میں کوئلہ۔ مثل۔ اچھی بات میں کچھ نقص۔

کس نمی پرسد کہ بھیّا کون ہو۔ ڈہائی ہو یا تین ہو یا پونے ہو۔ وہاں بولتے ہیں جہاں کوئی کسی کی بات نہ پوچھے۔ اکثر پہلا مصرع استعمال میں ہے۔

کس نہ گوید کہ دوغ من ترش است۔ (ف) مثل۔ اپنی چیز کو کوئی بُرا نہیں کہتا۔

کس باغ کا بتھوا ہے۔ کس کھیت کی مولی ہے۔ (دہلی میں کس باغ کی مولی کہتے ہیں) محض بے حقیقت ہے۔ بے قدر ہے

(جانصاحب) ؎

شمع کہتی ہے اسے بتھوا ہے تو کس باغ کا
کہتا پروانہ ہے تو کس کھیت کی مولی ہے شمع

(نکہت) ؎

اُس چشم سے اور قد سے ہو نرگس و سرو ہمسر
کس کھیت کا بتھوا ہے کس باغ کی مولی ہے

کس خصم کے کالے تل چابے ہیں۔ (عو) کس زمانہ سے اطاعت و فرمانبرداری کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ جو ذرا نافرمانی نہیں کرتے

کسی کا گھر جلے کوئی تاپے۔ مثل۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کسی کا رنج اوروں کی

راحت کا باعث ہو ؎

آنکھیں سینکے باغباں دل میں لگے بلبل کے آگ
گھر کسی کا باغ عالم میں جلے تاپے کوئی

کسی کا منہ چلے کسی کا ہاتھ۔
کسی کا ہاتھ چلے کسی کی زبان۔

مثل۔ بدزبانی کا نتیجہ مار کھانا ہے۔ (شعور) ؎

معاف کیجئے ہم سے بھی ہو جو گستاخی
کسی کا ہاتھ کسی کی زبان جناب چلے

کسی نے منہ آرسی میں دیکھا کسی نے آئینہ میں۔ مثل۔ یکساں بات کیلئے استعمال میں ہے۔ (فقرہ) قفل توڑنے کی ایک ہی کہی کہ اگر توڑا بھی تو شکایت کیا کسی نے منہ آرسی میں دیکھا کسی نے آئینہ میں

ککڑی کا چور باندھا جانا۔ ادنی قصور پر بڑی سزا ملنا۔ اندھیر ہونا۔ (سودا) ؎

باندھا جاتا ہے چور ککڑی کا
مارا جاتا ہے دزد لکڑی کا

ککڑی کھیرا کرنا۔ (عو) نہایت بیقدر سمجھکر کوسنا۔ ککڑی کھیرا ارزاں کم قیمت ترکاری ہیں۔ (نظیر) ؎

حسن میاں ہم کو جو تو کرتا ہے ککڑی کھیرا
کوسنا ہر گھڑی ہر آن کا ہوتا ہے بُرا

ککڑی کے چور کو گردن نہیں مارتے۔ مثل۔ ادنی قصور پر بڑی سزا نہیں دیتے۔ (ظفر) ؎

ٹوٹی کلائی اب کرو موقوف شور کو
گردن کوئی نہ مارے گا ککڑی کے چور کو

(جانصاحب) ؎

ککڑی کے چور کا نہیں کرتا ہے کوئی خون
منہدی کے چور پر کیا تم نے ستم غاظ

کل کے جوگی تمندھے پر جٹا۔ مثل۔ جب تک کمال نہ ہو وضع اختیار کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

کُلُّ حَمُوضٍ بَارِدٌ۔ (ع) ہر کھٹی چیز سرد ہوتی ہے ؎

ہمتو سنتے تھے سدا کُلُّ حَمُوضٍ بَارِدٌ
ذوق ہوتا ہے وہ کیوں ہو گے ترش ابرو گرم

کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ۔ (ع) مقولہ۔ ہر چیز اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

کلوخ انداز را پاداش سنگ ست۔ (ف) مقولہ۔ خواہ مخواہ چھیڑ کرنے والے کو سخت سزا ملنا چاہئے۔

کلھیا میں گڑ تھوڑا ہی پھوٹتا ہے۔ (دہلی) بڑا کام چھپکر نہیں ہو سکتا۔ راز پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

کمزور مار کھانے کی نشانی۔ مثل۔ زبردست ہمیشہ دبتا رہتا ہے۔

کمان سے نکلا تیر اور منہ سے نکلی بات پھر نہیں آتی۔ بہت سمجھ بوجھ کر

بات کہنا چاہیئے۔

کما وے ٹوپی والا اڑا دے دھوتی والا کوئی کمائے کوئی اڑائے۔ ایک کا مال دوسرے کے تصرف میں آنا کی جگہ۔

کماویں میاں خانخاناں اڑاویں میاں فہیم۔ مثل۔ (عبدالرحیم خاں خانخاناں بیرم خاں خانخاناں کا بیٹا تھا اس کے غلام کا نام فہیم تھا خانخاناں جو کچھ کماتا فہیم اس کو اپنے اختیار سے صرف کر دیتا تھا) کوئی دولت پیدا کرے کوئی صرف میں لائے۔ دوسرے کے مال پر گلچھرے اڑانے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

کمر ہیں توشہ راہ کا بھروسا مثل۔ روپے پیسے سے بڑی دلجمعی ہوتی ہے راہ کی جگہ منزل بھی بول چال میں ہے۔

کمبل اوڑھنے سے فقیر نہیں ہوتا یعنی بھیس کے ساتھ ہی ذاتی کمال بھی چاہیے۔

کملی جتنی بھیگے گی بھاری ہوگی۔ جتنا اسراف کروگے یا جھگڑا بڑھاؤ گے زیر باری بڑھے گی۔

کمہار پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے۔ مثل۔ زبردست پر زور نہ چلا کمزور کو لگے دھمکانے یعنی زبردست کے بدلے کمزور کو ستایا۔ (فقرہ) واہ بوا واہ عورتیں جاہل ہیں تو مردوں سے واسطہ یا وہی کہاوت ہے کہ کمہار پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے۔

کمہار کہنے سے گدھے پر نہیں چڑھتا۔ مثل۔ جب کوئی شخص لوگوں کے کہنے سننے سے کام نہ کرے اور پھر مجبوری سے اس کو وہ کام کرنا پڑے اس موقع پر بولتے ہیں۔

کنکوں سے اکھڑ جانا۔ ۱۔ کنے ٹوٹ جانے سے پتنگ کا اکھڑ جانا۔ ۲۔ (مجازاً) ذراسی ناراضی سے قطع تعلق کر لینا۔ بالکل نارضامند ہو جانا۔ (فقرہ) وہ پہلے کچھ کچھ راضی ہو چلے تھے تمہاری گفتگو سن کر کنکوں سے اکھڑ گئے۔

کنجڑے کے اگاڑی۔ قصائی کی پچھاڑی۔ ترکاری اول وقت اور گوشت آخیر وقت اچھا ملتا ہے۔

کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ (ف) مثل۔ ہر شے اپنی جنس کی طرف رجوع کرتی ہے اعلیٰ اعلیٰ کی طرف ادنیٰ ادنیٰ کی طرف۔

کنواری ارمان بیاہی پشیمان مثل۔ باوجود کامیاب ہونے کے کچھ نفع نہ اٹھانا۔

کنوئیں کی آواز ہے۔ تشبیہ سے کہتے ہیں۔ یعنی جیسا کہو گے ویسا سنوگے۔

کنوئیں کی مٹی کنوئیں کو لگتی ہے۔ مثل۔ جسقدر آمد ہوتی ہے اسیقدر خرچ بھی ہوتا ہے۔ جہاں کی کمائی ہوتی ہے وہیں صرف ہوتی ہے۔ (نصیر) ۵

ترے دہن کی مسی کا ذقن پہ کیوں نہ ہووے عکس
کنوئیں کی لگتی کنوئیں کو ہے جانِ من مٹّی

کنوئیں کے پاس پیاسا آتا ہے۔
کنوئیں کے پاس پیاسا جاتا ہے
کنواں نہیں جاتا۔ مثل کسی شئے کا طالب خود اُس شئے کے پاس پہنچتا ہے

(مومن) سے
گر مثل سچ ہے کنوئیں کے پاس پیاسا آئے ہے
کیوں نہ آ پہونچی زلیخا مصر سے کنعان تلک

کوّا اٹرّاتا ہی ہے دھان پکتے ہی ہیں۔ مثل۔ (کوا تلملاتا ہی رہتا ہے مگر دھان پکّے بغیر نہیں رہتے) دشمن کے بُرا چاہنے سے بُرا نہیں ہوتا۔

کوّا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھولا۔ اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی ادنیٰ بے حیثیت آدمی اعلیٰ اور صاحب حیثیت کی ریس کرکے نقصان اُٹھائے۔ یا اناڑی ہنر مندوں کی ریس کرکے بگڑ جائے۔

؎ عبث عدو کو ہے جرأت کی ہمسری کا خیال
کہ بھولے اپنی بھی کوّا چلے جو ہنس کی چال

کوّا ناک لیگیا ناک کو نہیں دیکھتے کوّے کے پیچھے دوڑے جاتے ہیں مثل۔ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی جھوٹی بات کی پیروی کرے جائے اور معاملے کی تحقیقات نہ کرے۔

کوّے کو سا کریں کھیت پکا کریں۔ مثل۔ جب کوئی شخص کسی کو ناحق بددعا دے اِس محل پر بولتے ہیں۔ یعنی ناحق کی بددعا کا کچھ اثر نہیں۔

کودوں کا بھات کن بھانوں میں مہیا ساس کن ساسوں میں۔ مثل۔ دور کے رشتے کا کیا اعتبار۔

کوڑھ میں کھاج۔ (کھاج۔ کھجلی)۔ مثل۔ مصیبت پر مصیبت۔ آفت پر آفت۔

کوڑی پاس نہیں اور چلے باغ کی سیر کو۔ مثل۔ مفلسی میں حوصلہ مندی کرنے والے کیلئے مستعمل ہے۔

کوئلوں کی دلّالی میں ہاتھ کالے۔
کوئلوں کی دلّالی میں منہ بھی کالا کپڑے بھی کالے۔ مثل۔ بُرے کام میں پڑنے کا انجام بدنامی ہے۔

کونسا درخت ہے جس کو ہوا نہیں لگی۔ (عو) مثل۔ عیب اور تکلیف سے کوئی خالی نہیں ہے

کونجڑن اپنی بیر کھٹے نہیں بتاتی۔ مثل۔ اپنی چیز کو کوئی بُرا نہیں کہتا۔

کوئی آنکھوں کا اندھا۔ کوئی پیٹ کا اندھا۔ کوئی جہالت اور بےعلمی کے سبب بے وقوف اور کوئی پڑھا لکھا ہوکر

جاہل سے بدتر ہے۔ یعنی پڑھے لکھے بھی بیوقوف ہوتے ہیں۔

کوئی تقدیر کے لکھے کو نہیں مٹا سکتا۔ کسی کو یہ قدرت نہیں کہ نوشتہ تقدیر کو بدل دے۔ (نکہت) ؎

خط نرا ہے ثبت تو خط کوئی لا سکتا ہے
کوئی تقدیر کے لکھے کو مٹا سکتا ہے

کوئی تو لوں بھاری کوئی مولوں بھاری
کوئی تو لوں بڑا کوئی مولوں بڑا۔
کوئی تو لوں کم کوئی مولوں کم۔ مثل۔ ہر شخص اپنی حیثیت کے موافق عزت رکھتا ہے۔ یعنی کسی میں کوئی صفت زیادہ ہے کسی میں دوسری صفت۔

کوئی نہیں پوچھتا کہ تیرے منھ میں کے دانت ہیں۔ مثل۔ خوش انتظامی اور انصاف کی تعریف میں یہ فقرہ بولتے ہیں یعنی کسی کو کسی سے غرض نہیں ہے نہایت امن و امان کا زمانہ ہے۔ ۲۔ اس جگہ بھی بولتے ہیں جہاں کسی قسم کی پوچھ گچھ نہ ہو۔

کہ کر دکھ نیافت۔ (ف) مقولہ۔ ہر شخص کو اپنے برے فعل کا نتیجہ ملتا ہے۔

کہنے کی زبان نہیں پکڑی جاتی۔ بولنے والا جو چاہے کہے اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ (ایامی) مولوی صاحب کی نیت کے بارے میں جو چاہے کلام کرے کہتے کی زبان نہیں پکڑی جاتی۔

کہو دن کی سنے رات کی۔ کہو کھیت کی سنے کھلیان کی۔ کہو زمین کی سنے آسمان کی۔ (کہو کی جگہ کہیں بھی مستعمل ہے) مثل۔ سوال کچھ جواب کچھ۔

کہے سے دھوبی گدھے پر نہیں سوار ہوتا۔ مثل۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں کوئی شخص کسی کے کہنے سے کوئی کام نہ کرے پھر از خود کرے۔

کہے سے کوئی کنوئیں میں نہیں گرتا۔ مثل۔ دوسرے کے کہنے سے کوئی نقصان والا فعل نہیں کرتا۔ ہر ایک اپنا نیک و بد خوب سمجھتا ہے۔

کہاں راجہ بھوج کہاں گنگلو اتیلی۔ مثل۔ ادنی کو اعلی سے کیا نسبت۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ گنگوا کی جگہ بھجوا بھی بولتے ہیں۔

کھانے کو بسم اللہ کمانے کو استغفر اللہ۔
کھانے کو چچا کمانے کو ننھا بچہ۔ مثل۔ کام چور نوالے حاضر۔ اس شخص کی نسبت بولتی ہیں جو کھانے کو تیار ہو اور کام کرنے سے جی چرائے۔ استغفر اللہ کی جگہ نعوذ باللہ بھی بولتی ہیں۔ پہلی مثل میں کمانے کی جگہ "کام کو" بھی بول چال

ہیں ہے۔

کھانے کو شیر کمانے کو بکری۔ مثل۔ اُس کی نسبت بولتے ہیں جو کھانے میں سب سے زیادہ کمانے کو سب سے کم۔ اور سست ہو۔

کھانے کے دانت اور ہیں دکھانے کے اور۔ مثل۔ نمائشی چیزیں کام نہیں دیتیں جسکا ظاہر باطن کے خلاف ہو اس کی نسبت بولتے ہیں۔

کھانے کے گال تہانے کے بال چھپے نہیں رہتے۔ مقولہ۔ دونوں باتیں چہرے سے معلوم ہو جاتی ہیں۔

کھانے پر کھایا وہ بھی گنوایا۔ مثل۔ زیادہ حرص کرنے والا آدمی اصل سرمایہ بھی کھو دیتا ہے۔

کھائے تو منھ لال نہ کھائے تو منھ لال۔ مثل۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو جرم کرے یا نہ کرے ہر حالت میں الزام اسی پر لگایا جائے۔

کھائیے من بھاتا اور پہنئے جگ بھاتا۔ مقولہ۔ کھانا اپنی پسند کا اچھا ہوتا ہے اور کپڑا دوسرے کی پسند کا۔

کھائیں تو گھی سے نہیں جائیں جی سے۔ مثل۔ ہو تو اچھا ہو نہیں جی کا مرنا منظور ہے۔

کھرا کھیل فرخ آبادی۔ فرخ آباد کا روپیہ کھرا مانا جاتا ہے۔ اس لئے خوش معاملگی کے معنی میں مستعمل ہے۔ زبانوں پر کھرا کھیل فرخ آبادی ہے۔

کھری مزدوری چوکھا کام۔ مثل۔ جب مزدوری جلد ملتی ہے تو کام اچھا ہوتا ہے۔

کھری چارپائی پر سو کے آئے ہو۔ جب کوئی شخص خواہ مخواہ بدمزاجی کی باتیں کرتا ہے اُس سے کہتے ہیں۔ کہ کھری چارپائی پر سو کے نہیں آئے ہو۔ یعنی یہ بدمزاجی بدخوابی کا نتیجہ تو نہیں ہے۔

کھر یا میں کوئلا۔ (عم) دہلی۔ ناموزوں اور بے میل بات۔

کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ مثل۔ غصہ دوسروں پر اپنی جھلاہٹ اُتارتا ہے۔

کھلائے سونے کا نوالہ دیکھے شیر کی نظر۔ مثل۔ اولاد کی تادیب کے موقع پر بولتے ہیں۔

کھلانے کا نام نہیں رولانے کا نام ہے۔ مثل۔ نیک کام اور حسن خدمت کی کوئی داد نہیں دیتا۔ لیکن بری بات فوراً پکڑ لیجاتی ہے۔

کہنے سے بات برائی ہوتی ہے۔ مثل۔ منھ سے نکلی ہوئی بات پر قابو نہیں رہتا۔ (میر)

کہنے سے گرچہ ہوتی ہے یارو برائی بات
ہو ہم سے تو نہیں نہ کہیں منھ پر آئی بات

کہوں تو ماں ماری جائے اور نہیں تو

باپ کتا کھائے۔ مثل - (عو) دونوں طرح
مشکل کی جگہ بولتے ہیں۔
کہنے سے کوئی کوئیں میں نہیں گرتا۔
مثل - ہر ایک اپنا نیک و بد خوب سمجھتا ہے
کھوٹا پیسا بڑے وقت پر کام آتا ہے
کھوٹا پیسا بھی کبھی کام آتا ہے۔
مثل - ضرورت کے وقت نکمی چیز بھی کام
آتی ہے۔ (نکہت) ع

داغ دل دیکھ کر تم مجھے خود کام آیا
کھوٹا پیسا ہی بڑے وقت پہ کام آیا

(ناسخ) ع

سچ مثل ہے کبھی کام آتا ہے کھوٹا پیسا
صنم دیر ہوئے طالب ایمان ہم سے

کھول کیسہ کھا ہریسہ - مثل - روپیہ
خرچ کرنے سے لطف حاصل ہو سکتے ہیں۔
کھیتی رکھے باڑ کو۔ باڑ رکھے کھیتی کو۔
مثل - یعنی ایک دوسرے کی محافظت
کرتے ہیں۔
کہیں اوس سے پیاس بجھتی ہے۔
مثل - کسی حال میں قلیل چیز بجائے کثیر
کافی نہیں ہو سکتی - (ذوق) ع

سامنے آکے اگر خلد سے ہو آب سبیل
کہے بینوش کہ بجھتی ہے کہیں اوس سے پیاس

اس جگہ کہیں اوسوں سے نہیں بجھتی ہے بھی
مستعمل ہے۔

کہیں بوڑھے توتے بھی پڑھتے ہیں۔
دیکھو بوڑھے توتے کو پڑھانا۔
کہیں تھوک سے بھی ستو سنتے ہیں
مثل - دیکھو تھوک میں ستو نہیں سنتے۔
کہیں ڈوبے بھی ترے ہیں - مثل -
بگڑے ہوؤں کا سنورنا دشوار ہے۔
کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی
نے کنبا جوڑا - مثل - بے میل رشتہ
جتانے کے محل پر بولتے ہیں۔
کہیں ناخن تنے بھی گوشت جدا
ہوتا ہے - مثل - اپنوں سے اپنے نہیں
چھوٹ سکتے۔
کہیں ہاتھوں کی لکیریں بھی مٹتی ہیں۔
مثل - نوشتہ تقدیر نہیں مٹتا۔
کے آمدی و کے پیر شدی - (ف) مثل -
تھوڑے سے تجربہ پر اترانے والے کی نسبت
بولتے ہیں۔
کیا اودھار کی ماں مری ہے - (دہلی)
جب کوئی قرض دینے میں حیلہ حوالہ کرتا ہے
تو یہ فقرہ کہتے ہیں مطلب یہ ہوتا ہے کہ لین
دین کا دستور دنیا سے نہیں اٹھ گیا ہے تم
نہ دو گے تو دوسرے سے لیں گے۔
کیا بھیڑ کیا بھیڑ کی لات - مثل - کیا
حقیقت ہے یعنی بے اصل شے ہے۔
کیا پدی کیا پدی کا شوربا - مثلاً -

بے حقیقت چیز کے نسبت بولتے ہیں۔
بدّی کی جگہ یہ بدّی بھی ہے۔ (ترجمۃ القرآن)
کافر غریب مسلمانوں کی حالت دیکھکر
اُن سے نفرت کرتے ہیں۔ اور پیغمبر
صاحب سے یہ اصرار تھا کہ اُن کو اپنے
پاس نہ بیٹھنے دو تو ہم آئیں یہ کیا اور انکا دین
کیا۔ کیا پدّی کیا پدّی کا شوربا۔

کیا کرے گا ڈولہ جیسے دے مولا۔
مثل۔ جیسے مولا دے اُسے ملے تدبیر سے
کچھ نہیں ہوسکتا۔ اللہ کی دین میں کسیکو
اختیار نہیں۔

کیا کوئی شاخ نکلی ہے۔ کیا کوئی
انوکھی بات ہے۔ (میر) ؎
کھنچی رہتی ہے اس ابروے خم سے
کوئی کیا شاخ نکلی ہے کمان میں

کیا گومتی کا پانی پیا ہے۔ (گومتی
لکھنؤ کی ایک ندی کا نام ہے) اس
شخص سے کہتے ہیں جو زنانہ پن کی باتیں
کرے۔

کیا گونگے کا گڑ کھایا ہے۔ مثل۔
یعنی کیوں نہیں بولتے۔

**کیا لعل لگے ہیں۔ کیا ایسے لعل
لگے ہیں۔** یہ محاورہ بیشتر جمع ہی میں
مستعمل ہے داغ نے اور طرح بھی
کہا ہے۔ (داغ) ؎
ہم آپ سے لیں گے بوسۂ گل تیرے سامنے
کیا ایسا لعل ہے تیرے لب میں لگا ہوا
(شوق قدوائی) ؎
بیٹھے تو چھپ گئے بہت پھول ہیں گلزاروں میں
ایسے کیا لعل لگے ہیں تیرے رخساروں میں

کیا مچھلیاں سڑی جاتی ہیں۔ مثل۔
(عو) کیا جلدی تھی کسی بات کی جلدی
پڑی تھی۔ (جان صاحب) ؎
نکاح جائیے جھپ جائیے سے توج کیا
مثل ہے کیا سڑی جاتی تھیں مچھلیاں میری

کیا منھ کا نوالہ ہے۔ یعنی یہ کام کچھ
آسان نہیں ہے۔ یہ کام مشکل ہے اور
دیر طلب ہے۔ (رشک) ؎
لاکھ اغماض سے کرتا ہے قبول دعوت
کھانا کھلوانا اُسے منھ کا نوالہ کیا ہے

کیا ننگی نہائے کیا نچوڑے۔ مثل۔
(عو) مفلس کے پاس کیا دھرا ہے۔ (شاد)
کاٹو تو لہو نہیں بدن میں
کیا ننگی نہائے کیا نچوڑے

**کیا اور کر نہ جانا میں ہوتی تو کر
دکھاتی۔** مثل۔ (عو) ہماری صلاح پر
چلتے تو یہ نقصان نہ ہوتا۔

**کیسی مسجد کیسا مندر جو دیکھو وہ
دل کے اندر۔** مثل۔ یہ قول وحدت وجود
والوں کا ہے۔ اُن کی مراد اس سے یہ ہے کہ

دل میں سب کچھ موجود ہے۔

گ

گاتے گاتے آدمی کلاونت ہو جاتا ہے۔ مثل۔ کام کرتے کرتے آدمی تجربہ کار ہو جاتا ہے۔ سیکھتے سیکھتے آدمی ماہر ہو جاتا ہے۔

گاڑھے پسینے کا پیسا۔ محنت مشقت کی کمائی۔

گاڑی بھر آشنائی نہ جو بھر ناتا۔ مثل۔ وقت پڑے پر رشتہ داری کام آتی ہے۔ اور میل جول والے لحاظ نہیں کرتے۔

گاڑی دیکھ کر پاؤں پھولتے ہیں مثل۔ جب کوئی شخص اپنا کچھ بھی زور نہ لگائے اور ہمت نہ کرے اور دوسروں کے سہارے پر چلے اس کی نسبت بولتے ہیں۔

گال والا جیتے مال والا ہارے۔ (مثل) زبان دراز کے آگے بھلے آدمی کو خاموش رہنا بہتر ہے۔ چھوٹا آدمی بڑے کو جھٹلا لیتا ہے۔

گالوں میں چاول بھرے ہیں۔ (عو) کوئی شخص طعن و طنز سے تقریر کرتا یا ڈینگ کی لیتا ہے تو کہتے ہیں گالوں میں چاول بھرے ہیں۔ (رجانصاحب)

وہ ایک دن تھا کہ میرے آگے فرشتوں کی تھی نہ دال گلتی
بھرے ہیں گالوں میں اب تو چاول کرے ہے باتیں چبا چبا کر

گائے ڈوبیں بچھڑے تریں مثل۔ اسکا استعمال دو محل پر ہوتا ہے۔ ۱۔ جب چھوٹا آدمی سچا اور سچا جھوٹا ہو جائے یا ایمان والے کا نقصان اور بے ایمان کا فائدہ ہو ۲۔ جب کمینہ کی عزت اور شریف کی ذلت ہو۔

گانا رونا کس کو نہیں آتا۔ مثل۔ یعنی ایسی باتیں سب جانتے ہیں۔

گاؤ بجاؤ کوڑی نہ پاؤ۔ مثل۔ ہزار خدمت کرو نفع کچھ بھی نہیں۔

گاہ باشد کہ کودک ناداں۔ بہ غلط بر ہدف زند تیرے۔ (ف) شیخ سعدی کا شعر۔ جب کوئی شخص اتفاقیہ صحیح بات کہتا ہے یا صحیح رائے قائم کرتا ہے اس وقت کہتے ہیں۔ (رند) سے

گاہ باشد مزاج میں آجائے
تجھ سے نا قدرداں بعید نہیں

گائے کو اپنے سینگ بھاری نہیں۔ مثل۔ (عوام) انسان کو وہ چیز بھاری نہیں معلوم ہوتی جو اپنی جان سے متعلق ہے یا انسان کو اپنے اہل و عیال کی

پرورش ناگوار نہیں ہوتی۔

گدا اگر تواضع کند خوے اوست۔
(ف) مثل۔ تواضع اور خاکساری کے موقع پر مستعمل ہے۔

گدڑی میں لال نہیں چھپتا۔ برے لوگوں میں اچھا نہیں چھپتا۔

گد گدا سے وہاں تک جہاں تک ہنسی آ سکے۔ مثل۔ دل لگی اور مذاق وہیں تک اچھا جہاں تک ناگوار نہ گزرے

گدھا کیا جانے زعفران کی قدر۔ مثل۔ بے وقوف اچھی چیز یا اعلیٰ مرتبہ کی قدر نہیں جانتا۔

گدھا گھوڑا ایک بھاؤ۔ مثل۔

گدھا گھوڑا برابر۔ بدتمیزی بے انصافی اور ناقدرشناسی کے موقع پر بولتے ہیں۔ یعنی اچھے برے سب یکساں ہیں۔

گدھے کو گدھا کھجاتا ہے۔ احمق کو احمق ہی سراہتا ہے۔

گدھے کی آنکھوں میں نون دیا اس نے کہا میری آنکھیں پھوڑیں۔ مثل۔ بے وقوف کے ساتھ احسان کیا اس نے سمجھا بدسلوکی ہوئی۔ یعنی نادان کے ساتھ بھلائی کرنا بھی بےفائدہ ہے۔

گدھے کے کھلائے کا پاپ نہ پن مثل۔ بے وقوف کے ساتھ بھلائی کرنا نہ کرنا برابر ہے۔ غیر مستحق اور نااہل کو دینے کا عذاب نہ ثواب۔

گر جاں طلبد مضایقہ نیست۔
زر می طلبد سخن دریں ست۔
(ف) بخیل کی نسبت بولتے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔
(ف) مقولہ۔ نذر یا کوئی تحفہ پیش کرنے کے وقت مستعمل ہے۔ (استاد) ؎

نذر عاشق گر قبول افتد زہے عز و شرف
اور کچھ رکھتا نہیں دل کے سوا اے جان پاس

گر نہ ستانی بہ ستم میرسد۔ (ف)۔ مقولہ۔ بغیر خواہش کسی چیز کے ملنے کیلئے مستعمل ہے۔ (فقرہ) اور جو تقدیر میں رہتا ہے پھر کیھنا ملتا ہے۔ گر نہ ستانی بستم میرسد

گرا نہیں سنبھلتا۔ مثل۔ ذلت پاکر پھر وقار حاصل نہیں ہوتا۔

گرے پڑے کا سودا۔ وہ معاملہ جو خوشامد درآمد کرکے کیا جائے۔ (شرف)

اب ایڑیاں رگڑنے کا یارا نہیں ہمیں
سودا گرے پڑے کا گوارا نہیں ہمیں

گراں بہ حکمت ارزاں بہ علت۔ (ف) مقولہ۔ جو چیز بیش قیمت ہوتی ہے اچھی ہوتی ہے۔ اور جو چیز ارزاں ہوتی ہے

اس میں خرابی ہوئی ہے۔ (مراۃ العروس)
ان لوگوں کو دو کی جگہ تین دینا گوارا ہے لیکن عظمت جیسی کو آٹھ آنے دیکر گھر لٹوانا منظور نہیں یہ کہاوت سچ ہے گرا ں بہ حکمت الخ

گربہ کشتن روز اوّل ۔ (ف) مثل ۔ رعب پہلے ہی دن خوب بیٹھتا ہے۔ (جان صاحب)

گربہ کشتن روز اوّل مردوں کی ہے مثل
فرق تم جو رد یہ اب کرتے ہو اے بیٹا عبث

نوٹ ۔ (حکایت) کہتے ہیں دو بہنیں نہایت بدمزاج تھیں اتفاق سے ایک ہی دن دونوں کی دوسروں سے شادی ہوئی ۔ ایک معمولی طور پر محبت اور خلق سے پیش آتا ۔ چند ہی دنوں میں بیوی صاحبہ اُس پر قابو پاگئیں دوسرے نے پہلے ہی دن جب خلوت میں گھر کی بلی گھس آئی تلوار سے اسکا تن سر سے جدا کر دیا جس سے بیوی پر دہشت بیٹھ گئی ۔ زن مرید خاوند نے اُس کی بیوی کو فرمانبردار دیکھکر دوست سے پوچھا بتاؤ تم نے کس ترکیب سے اس کو رام کیا ۔ اس نے سب حال کہہ سنایا اس پر یہ بھی گھر میں جاکر کسی بات پر بالتو بلی سے ناراض ہوکر مارنے لگے جس پر بیوی نے کہا ۔ اے میاں اب وہ موقع نہیں ہے بلی تو پہلے ہی دن مارنا چاہئے ۔

گر پڑے کی ہر گنگا ۔ مثل ہندوؤں میں کوئی گر پڑتا ہے تو ہر گنگا کہتا ہے مجبور ہوکر عاجزی ظاہر کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں ۔

گرجتے ہیں سو برستے نہیں ۔ مثل ۔ زبانی شیخی بگھارنے والوں سے کچھ نہیں ہوسکتا ۔ شیخی بازوں کی باتیں ہی باتیں ہیں ۔

گرگٹ کی دوڑ بٹورے تک ۔ مثل ۔ ہر شخص اپنے مربی پر بھروسا کرتا ہے ۔

گرو گڑ ہی رہے چیلے شکر ہوگئے ۔ مثل ۔ اس موقع پر طنزاً مستعمل ہے جب کوئی مبتدی کامل ہو جائے یا کامل ہونے کا دعویٰ کرے ۔

گرہ کا دیجئے پر ضامن نہ ہوجئے ۔ مثل ۔ ضمانت کی مذمت میں بولتے ہیں ۔

گرہ میں کوڑی نہیں اور بازار کی سیر مثل ۔ مفلسی میں امیرانہ وضع رکھنے والے کے لئے بولتے ہیں ۔

گڑ بھرا ہنسیا کھاتے بنے نہ اُگلتے ۔ مثل ۔ جب کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں سخت دشواری ہو وہاں یہ مثل بولتے ہیں

گڑ دئے مرے تو زہر کیوں دیجئے ۔
گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دو ۔ مثل ۔ جو کام آسانی اور نرمی سے نکل سکے اُس میں سختی نہیں کرنا چاہئے ۔ (اختر شاہ اودھ) سہ

بیفائدہ ہے غصہ و قسم
گڑ سے جو مرے تو دیجئے کیوں زہر
(ذوق) ؎
لے نگاہ مہر سے دل مست چشم قہر دیکھ
گڑ دئے سے جو مرے تو دے نہ اسکو زہر دیکھ

گڑ کھاؤں گلگلوں سے پرہیز - مثل - (عو) اس جگہ بولتے ہیں جہاں کوئی شخص کچھ کام کرے اور اسی طرح کے دوسرے کام سے پرہیز کرے - خفیف سی بدنامی سے بچنا اور بڑی بدنامی سے احتراز کرنا کی جگہ - (فقرہ) تم انکا کھانا کھانے سے انکار کرتی ہو لیکن انھیں کا دیا ہوا روپیہ ہے جس سے کھانا منگانے کی فکر کر رہی ہو یہ تو وہی مثل ہوئی کہ گڑ کھاؤں گلگلوں سے پرہیز -

گڑ ہتیا میں منہ دھو رکھو - بے تکلفی میں مذاق سے یہ جملہ اس جگہ کہتے ہیں جہاں کسی چیز کے دینے سے انکار کرنا مقصود ہو - (شوق)
اب رہو گے اسی تمنا میں
دھو رکھو اپنا منہ گڑ ہتیا میں
اس جگہ گڑ ہتیا میں منہ دھو ڈالو بھی مستعمل ہے - (عاشق) ؎
بس بس اب غصہ کو تھوکو مرا کہنا مانو
جاؤ منہ جا کے گڑ ہتیا میں ذرا دھو ڈالو

گڑیا کے بیاہ میں چیونٹوں کی بیل - مثل - جیسا دیکھنا ویسا برتنا - جیسا موقع ویسا خرچ - سب کام سرے سے بے اصل -

گزر گئی گزران کیا جھونپڑی کیا میدان - مثل - اخیر عمر میں جب زندگی کا بڑا حصہ گزر چکا ہے - اچھا برا برابر ہے -

گزشت آنچہ گزشت - (ف) - (جو کچھ ہوا ہو گیا) - بڑا صدمہ ہوا جو ناقابل بیان ہے - جو ہونا تھا ہوا ہو گیا - آئندہ احتیاط ہونا چاہئے -

گندم از گندم بروید جو ز جو - (ف) - مثل - جیسے اچھے برے افعال ہوتے ہیں ویسا ہی نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے -

گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت ست - (ف) مثل - بڑا فائدہ میسر نہ ہو تو تھوڑا ہی غنیمت ہے - اردو میں جو کی جگہ بھس بھی بولتے ہیں -

گندم نما جو فروش - (ف) صفت - وہ شخص جسکا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہو - مکار - دغاباز - دھوکے باز - (شفاعت و نجات) ؎
مجھے یاد آتی ہے اپنی خطا
کہ بھولا تھا میں بھی لا تقربا
بہ تلبیس ابلیس بیہودہ کوش
دغاباز گندم نما جو فروش
(بحر) اہل بازار جہاں گندم نما ہیں جو فروش
غافلوں سے کب ہوا سودا خدا کی راہ کا

گندی بوٹی کا گندا شوربا۔ مثل۔ بدوں کی اولاد۔ بُرے کام کا بُرا نتیجہ۔

گنوار گوں کا یار۔ مثل۔ خود غرض آدمی اپنے مطلب کا یار ہوتا ہے۔

گوا ذرہ گو مرغی کا گو۔ مثل۔ سب سے خراب چیز کے واسطے استعمال میں ہے۔

گو کا کیڑا گو ہی میں خوش رہتا ہے۔ جو شخص جیسی صحبت میں پلا ہوتا ہے ویسی ہی صحبت اس کو بھلی معلوم ہوتی ہے

گو میں ڈھیلا ڈالیں نہ چھینٹیں پڑیں۔ مثل۔ نہ شریر یا کمینے سے آدمی مقابلہ کرے نہ ذلت اٹھائے۔

گو میں کوڑی گرے تو دانتوں سے اٹھالے۔ مثل۔ یعنی ایسا بخیل ہے کہ نجاست کی بھی پروا نہیں کرتا۔

گود کھلایا گود نہیں رہتا۔ مثل۔ بیوقوف بڑا ہو کر بیوقوف نہیں رہتا۔

گود میں لڑکا شہر میں ڈھنڈورا۔ دیکھو بغل میں۔

گوشت خر دندان سگ۔ مثل۔ (کنایۃً) جب کوئی چیز کسی ایسے شخص کو ملے جو طماع ہو اس وقت یہ مثل بولتے ہیں۔ (فقرہ) نصیب اسکا بُرا ایسا کر گیا نہیں تو روپے ملجاتے اور مرزالال صاحب سے کئی بار میں نے کہا جواب دیا گوشت خر دندان سگ مجھے کیا واسطہ میرا کوئی کیا کرسکتا ہے۔

گوندھ پنجیری اور ہی کھائیں زچہ رانی پڑی کراہیں۔ (عو) مثل۔ تکلیف کوئی سہے فائدہ کوئی اٹھائے۔

گونگے کا اشارہ گونگا ہی سمجھے۔ مثل۔ ہر جنس اپنی ہی جنس سے میل کھاتی ہے۔

گونگے کا خواب۔ ۱۔ وہ بات جسے آدمی دیکھے اور زبان سے نہ کہہ سکے۔ پوشیدہ بات۔ (صبا) ؎

زلفوں کا عشق کیونکر اُن سے بیان کرونگا
حال دل پریشاں گونگے کا خواب ہوگا

۲۔ مبہم بات جسکا سمجھنا مشکل ہو۔ (امیر)

پوشیدہ دل کا حال ہے کیا سوچیے مآل
تعبیر کیا کہے کوئی گونگے کے خواب کی

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔ (ف) اس وقت کہتے ہیں جب کسی بات کے کہنے اور نہ کہنے میں دقت ہو۔ (بحر)

اے وائے عجب بلا نے گھیرا ہے مجھے
گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

گھٹنے پیٹ کو جاتے ہیں۔ (عو) مثل۔ ہر شخص اپنوں کی پاسداری کرتا ہے ع

یہ مثل سچ ہے کہ گھٹنے پیٹ کو جاتے ہیں شاد
جو کھیلی بھولی وہ سوئے اصل خم ڈالے ہوئے

گھر بار تمھارا کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا۔
مثل۔ (عو) چھوٹی باتوں سے دل پر چار دینے
اور مطلوبہ شئے نہ دینے کے محل پر بولتی ہیں۔
گھر پھونک تماشا دیکھنا۔ نقصان
کر کے تجربہ حاصل کرنا۔ گھر کی تباہی پر
خوش ہونا۔ خوب روپیہ لٹانا کی جگہ (داغ)

ہوا اثر اتنا تو سوز نالہ و فریاد کا
ہم تماشا دیکھیں گھر پھونک کے صیاد کا

(جلیل) ؎

نالہ کش کیا ہوئے گھر پھونک تماشا دیکھے
ایک تنکا بھی نہ بلبل کے نشیمن میں رہا

گھر جانی من مانی۔ (عو) اپنی خواہش
کے مطابق ہر کام کرنا۔ (جلیل) ؎

دل میں گھر کرنا پھر اپنے گھر کے جانے کا خیال
واہ صاحب یہ بھی کیا گھر جانی من مانی ہوئی

گھر جلے کسی کا تاپے کوئی۔ مثل۔
دیکھو کسی کا گھر جلے۔
گھر سے آئے ہیں سندیسا لائے
ہیں۔ مثل۔ جب شخص پر کچھ بیتی ہو
اس سے زیادہ سرگزشت دوسرا آدمی
اسکو سنانا چاہے تو وہ یہ فقرہ کہتا ہے یعنی
مجھ سے زیادہ واقف حال نہیں ہو۔
گھر عید تو باہر بھی عید۔ دل خوش
ہو تو سب کچھ اچھا معلوم ہوتا ہے ؎

مجھ سے جو ملا آج وہ رشک خورشید
چمکی میری تقدیر بر آئی امید
میں خوش مرے احباب بھی خوش ہیں اے داغ
سچ کہتے ہیں گھر عید تو باہر بھی عید

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ (مشہور
ہے کہ رامچندر کو راون کے بھائی نے کئی
باتیں راز کی بتائی تھیں جن کی وجہ سے
راجہ نے راون پر فتح پائی) رازدار کی
دشمنی سخت خطرناک ہوتی ہے۔ محرم کار ہی
بنا بنایا کھیل بگاڑتا ہے۔ اس محل پر
بولتے ہیں جب کوئی رازدار کچھ فساد اٹھائے
(شوق قدوائی) ؎

دل کھوٹا ہے ہمکو اس سے راز عشق نہ کہنا تھا
گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے اتنا سمجھے رہنا تھا

گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری۔ مثل۔
گھر کی کم آمدنی باہر کی زیادہ آمدنی سے بہتر
ہے۔ وطن کی آدھی روٹی پردیس کی
ساری سے اچھی ہے۔
گھر کی ٹیکی باسی ساگ۔ مثل۔ (عو)
بیجا شیخی بگھارنے والے کی نسبت بولتی
ہیں۔ یعنی گھر میں دیکھو مٹی کے برتن
اور باسی ساگ کے سوا کچھ بھی نہ نکلے گا
اور باہر صرف شیخی ہی شیخی ہے۔
گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ۔
مثل۔ گھر والوں کے ساتھ کم سلوک کرنے
اور غیروں کی بہت کچھ مدد یا خاطر تواضع

کرنے کے موقع پر مستعمل ہے۔

گھر کی جورو کی جو کسی کہا نتک۔ مثل۔ اپنے ہی گھر میں رہنے والے شخص کی نگہبانی کرنا بہت مشکل ہے۔

گھر کی کھانڈ کر کری چوری کا گڑ میٹھا۔ لوگ حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے حرام کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔

گھر کی مرغی دال برابر۔ مثل۔ اپنے یگانوں میں کمال کی قدر نہیں ہوتی۔ جو کچھ اپنے پاس ہے اس کی قدر نہیں ہوتی۔

گھر سلیٹے باسی ساگ۔ مثل۔ شیخی مارنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

گھر گھوڑا نخاس مول۔ مثل۔ بے دیکھے کسی چیز کی تعریف کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ (قدر) ؎

نہ بیچ ابھی اور نہ کچھ منھ سے بول
واہ جی گھر گھوڑا نخاس مول

گھر میں بھونی بھانگ نہیں۔ گھر میں کچھ نہیں۔ (شوق قدوائی)

یہ افلاس اور سبز خطوں سے حسن پرستی سوجھی ہے
گھر میں بھونی بھانگ نہیں اور باہر مستی سوجھی ہے

گھر میں بھونی بھانگ نہیں اور باہر نیوتے سات۔ مثل۔ اس شخص کے لئے مستعمل ہے جو باوجود افلاس اپنی حیثیت سے زیادہ عالی حوصلگی کرے۔

گھر میں جورو کا نام بہو بیگم رکھ لینے سے کیا ہوتا ہے۔ مثل۔ اپنی عزت اپنے منھ سے نہیں ہوا کرتی۔

گھر میں چوہے لوٹتے ہیں۔

گھر میں چوہے قلابازیاں کھاتے ہیں۔ مثل۔ اس قدر مفلس ہے کہ گھر کے چوہے تک بھوک کے مارے بیتاب ہیں۔ یعنی بہت ہی مفلس ہے۔

گھر میں دھان نہ پان بیٹی کو بڑا گمان۔ مثل۔ (عو) مفلسی میں غرور کرنے اور شیخی بگھارنے والوں کی نسبت بولتی ہیں۔

گھر نہ بار میاں محلے دار۔ مثل۔ بیجا شیخی بگھارنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

گھڑی تولہ گھڑی ماشہ۔ (کنایۃً) غیر مستقل مزاج۔

گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ (کنایۃً) متلون مزاج غیر مستقل مزاج

گھڑی میں گھر جلے تو گھڑی کا بھدرا۔

گھڑی میں گاؤں جلے تو گھڑی کا بھدرا! مثل۔ ایک آفت نے تو کام تمام کر دیا

اب آئندہ کی آفتوں کو کون چھین سکے گا۔

گھڑی میں گھڑیال - ہندوؤں میں جب کوئی بڈھا مر جاتا ہے اُس کی لاش مور چھل کرتے اور گھڑیال بجاتے جلانے کے لئے لیجاتے ہیں - اس طرح گھڑیال کی آواز سنے بیمار جانے والوں کو ذرا سی دیر میں اُس کے مرنے کی اطلاع ہو جاتی ہے - مثل - گھڑی میں کچھ ہے تو دم بھر میں کچھ - یعنی زمانہ کی حالت ہر ساعت بدلتی ہے -

(رشک) ؎

شب جوانی و شام وصلت ہر ایک مہماں ہے کوئی ساعت
گھڑی میں گھڑیال ہے زمانہ یہ بج کے دیتا صدا گجر ہے

(بحر) ؎

ہر وقت دگر گوں ہے زمانے کا حال
دن سے جو مہینہ تو مہینے سے ہے سال
امید ترقی کی تنزل میں رہے
اے کشتۂ یاس ہے گھڑی میں گھڑیال

گھنگنیاں منھ میں بھر کر بیٹھنا - (کنایۃً) خاموشی اختیار کرنا چپ سادھنا - (عاشق)

گھنگنیاں منھ میں بھرے بیٹھے ہو گونگے نہ بنو
رنج معلوم تو ہو اچھی بُری بولو تو

گھوڑا دانے گھاس سے آشنائی کرے گا تو کھائے گا کیا - آدمی اپنے نفع کی پروا نہ کرے گا تو نقصان اٹھائے گا -

گھوڑا گھڑسال ہی میں قیمت پاتا ہے - مثل - ہر چیز اپنی ہی جگہ قابل قدر ہوتی ہے -

گھوڑے کو تنگ اور مرد کو بنگ

گھوڑے کو ٹانگ مرد کو بانگ - نادان کو مار پیٹ مگر سمجھ دار کو اشارہ ہی کافی ہے - سست چالاک بنانے کے واسطے عاقل کو ایک اشارہ ہی کافی ہے -

گھوڑے کی دُم بڑھے گی تو اپنے ہی مکھی اڑائے گا - مثل - ہر شخص اپنی ترقی سے خود ہی فائدہ اُٹھاتا ہے - ہر ایک اپنا ہی بھلا چاہتا ہے -

گھوڑے گھوڑے لڑیں موچی کا زین لوٹے - مثل - کرے کوئی - بھرے کوئی - زبردستوں کے جھگڑوں میں کمزور ناحق نقصان اُٹھاتا ہے -

گھوڑے گئے گدھوں کا راج آیا - مثل - شریف گئے بیوقوف اُن کی جگہ قائم مقام ہوئے -

گھی گر پڑا اب مجھے روکھی بھاتی ہے

مثل۔ (عو) اپنی مجبوری اور شرمندگی چھپانے کے موقع پر بولتی ہیں جیسے اُخ تو کھٹے ہوتے ہیں۔

گئے نماز بخشوانے روزے گلے پڑے۔ مثل۔ ایک آفت سے بچنے کی تدبیر کی دوسری آفت اُس سے زیادہ سر پڑی۔ الٹے لینے کے دینے پڑ گئے۔

گئے دن وہ جب خلیل خاں فاختہ اُڑایا کرتے تھے۔ اقبالمندی کا زمانہ گزر گیا۔

گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ گیا وقت پھر نہیں آتا۔ گزرا ہوا وقت دوبارہ نہیں مل سکتا۔ جو موقع ہاتھ سے نکل جائے پھر میسر نہیں آتا۔ فرصت کو غنیمت سمجھو۔ (غالب) ؎

مہرباں ہو کے بلا لو مجھے چاہو جس وقت
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں

(میر حسن) ؎

سدا دور دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

گیلے سوکھے دونوں جلتے ہیں۔ (عو) اندھیر ہونا کی جگہ۔ (جان صاحب)

گیلے سوکھے دونوں جلتے ہیں یہ اندھیر کار ہیں
چاند! قائم عجب اندھیر ترے دربار میں

گیہوں کی بال نہیں دیکھی۔ مثل۔ نہایت ناتجربہ کار و ناداں ہے۔ گھر سے باہر قدم نہیں نکالا یہ بھی معلوم نہیں کہ گیہوں کا پیڑ اور اس کی بال کیسی ہوتی ہے۔

گیہوں کے ساتھ گھن پس گیا۔ مثل۔ زبردست کے ساتھ کمزور بھی مارا گیا۔

ل

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ (ع) کسی کو کوئی قدرت اور طاقت حاصل نہیں لیکن خدائے بزرگ و بلند کو۔ یہ کلمہ شیطان یا بھوت پریت بھگانے اور وہم و وسواس دور کرنے کے لئے پڑھتے ہیں۔

(جان صاحب) ؎

پڑھ تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ
گھیرے ہمزاد کی صورت ہے یہ شیطان عبث

۲۔ معاذ اللہ کی جگہ۔ (فقرہ) لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیا دھوکا ہوا ہے۔ ۳۔ ایسا نہیں ہو سکتا کی جگہ۔ (رشک) ؎

ہے دست اگر ہاتھ ترا بادشاہ
اب غیر کے ہاتھ پر نہ رکھ میری نگاہ
تیرا ہو غلام غیر کا دست نگر لاحول ولا قوۃ الا باللہ

کبھی آخری حصہ چھوڑ کر صرف لاحول ولا بھی کہتے ہیں۔ (صبا) ؎

بدمزاجی دل بیمار کی لاحول ولا

روگ لایا تو بہت دق وہ مسیحا ہوگا

لات کا آدمی بات سے نہیں مانتا۔ مثل۔ دیکھو لاتوں۔

لاتوں کے دیو (لاتوں کے بھوت) باتوں سے نہیں مانتے۔ مثل۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جس کی شرارت اور سرکشی لطف و مدارات سے نہ جائے تاوقتیکہ سختی سے اس کے ساتھ پیش نہ آئیں۔

لاٹھی مارے (یا مارنے سے) پانی جدا نہیں ہوتا۔ مثل۔ اس موقع پر مستعمل ہے جب کوئی شخص دو عزیزوں کے درمیان تفرقہ اور جدائی ڈالنے کا قصد کرے۔ شعرا نے تھوڑا تصرف کر کے کہا ہے۔ (ناسخ) ؎

کسی بلا میں نہیں چھوٹتے جو ہیں مخلص
کہ چوب مارے سے ہوتا نہیں ہے آب جدا

لاٹھی میں آواز نہیں۔ دیکھو اس کی لاٹھی۔

لاج کی آنکھ جہاز سے بھاری۔ مثل۔ یعنی جہاز اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے مگر لحاظ والی آنکھ سے بے شرمی نہیں اٹھائی جاتی۔ عزت اور شرم کے مارے بدلحاظی نہ کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔

لاد دے لدا دے لدانے والا ساتھ دے۔ مثل۔ چیز بھی دے اسے لدوا بھی دے اور ایک آدمی بھی دے جو جا کر اتروا دے۔ یعنی ہم سے کچھ نہ ہوگا جو کچھ بھی کرنا ہے آپ ہی کو کرنا چاہیئے۔ جو شخص ہر طرح کا بوجھ دوسرے پر ڈالے اس کی نسبت بولتے ہیں۔ (ابن الوقت) مگر ہندوستانی اس درجہ کے جاہل اور کاہل ہیں کہ اُن میں اپنی حالت کی درست کرنے کی گدگدی خدا نے پیدا ہی نہیں کی یہ لوگ گورنمنٹ سے چاہتے ہیں لاد دو ولدا دو لادنے والا ساتھ دو۔

لاکھ کی بات ایک بات۔ مختصر پُر مغز بات۔ (اوج) ؎

نثار تھی دو زباں پہ ہر ایک موج فرات
خدا کی شان تھی یہ لاکھ کی ایک بات

لاکھ ہاتھی لٹ گیا پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا ہے۔ مثل۔ دیکھو ہاتھی ہزار لٹے۔

لال پیارا تو اسکا خیال پیارا۔ مثل۔ جو دل کو پسند ہوتا ہے اُس کی ہر بات پسند آتی ہے۔ اپنوں کے عیب بھی گوارا ہو جاتے ہیں۔

لال خاں کا لکڑا۔ مذکر۔ مجرم کو سزا دینے کا ایک بڑا بھاری شہتیر جو بیچ میں سے چیرا ہوا اور سوراخدار ہوتا ہے اس میں مجرم کے پاؤں رکھکر دونوں ٹکڑے ملا دیتے ہیں۔

لال خاں کے لکڑے سے باندھنا۔
(کنایتہً) خوب کوڑے لگانا۔ سزا دینا۔
لال گودڑ میں نہیں چھپتا۔ مثل۔
اچھی چیز چھپائے نہیں چھپتی۔ اچھی بُری
جگہ رکھکر لوگوں کی نظر سے مخفی کی جائے
تاہم اُس کی خوبی ظاہر ہوتی ہے۔
لالہ باعتبار عینک۔ مثل جب کوئی
شخص دوسرے کے بھروسے پر رہتا ہو
اور خود کچھ نہ کرتا ہو۔ اُس کی نسبت یہ مثل
بولتے ہیں۔
لاؤ لپیٹ کی باتیں۔ (خوش ظاہرداری
کی باتیں۔ گول گول باتیں۔ (فقرہ)
صاف صاف کہتی ہوں۔ لاؤ لپیٹ کی باتیں
تو مجھے آتی نہیں۔
لپڑ دھول دھول۔ (دونوں نون غنہ
ہیں) مؤنث۔ ۱۔ غل۔ شور۔ ہنگامہ۔
تکرار۔ جھنجھٹ۔ ۲۔ بے ایمانی۔ ۳۔ بدانتظامی
بدعملی۔
لڑائی کا پیچھا بھاری ہوتا ہے۔
مقولہ۔ لڑائی کا زور آخر میں ہوتا ہے۔
ابن الوقت دوسرا پیشین گوئی کرتا تھا کہ لڑائی
کا پیچھا بھاری ہوتا ہے۔
**لڑائی کا گھر ہانسی (ہنسی) روگ
کا گھر کھانسی۔** مقولہ۔ لڑائی کی ابتدا
ہنسی مذاق سے ہوتی ہے۔ اور بیماری کا
آغاز کھانسی سے۔
**لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے۔ لڑائی میں
مٹھائی نہیں بٹتی۔** مثل۔ لڑائی میں
کچھ نفع نہیں ہوتا۔
لڑتوں کے پیچھے بھاگتوں کے آگے۔
مثل۔ بودے ڈرپوک آدمی کی نسبت بولا
کرتے ہیں۔
لڑکے کو منھ لگاؤ تو داڑھی کھسوٹے۔
مثل۔ کمینہ کو منھ لگانے سے سر چڑھتا ہے۔
**لڑکے کے پاؤں پالنے میں پہچانے
جاتے ہیں۔** مثل۔ ۱۔ ہونہار لڑکے کے
متعلق بولتے ہیں۔ ۲۔ معاملے کا انجام ابتدا
ہی سے معلوم ہو جاتا ہے۔
لڑے فوج نام سردار کا۔ مثل۔ دیکھو
کاٹے باڑھ نام تلوار کا۔ (امیر) ؎

قتل کرتی ہے مژہ شہرہ ہے چشم یار کا
جنگ کرتا ہے سپاہی نام ہے سردار کا

لشکر کی اگاڑی۔ آندھی کی پچھاڑی
مقولہ۔ دونوں بھاری ہوتی ہیں۔
لشکر میں اونٹ بدنام۔ (دہلی) دیکھو
شہر میں۔
لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ (ع) جھوٹ
بولنے والوں پر خدا کی لعنت ہے یہ آیت
قرآن شریف کی ہے۔
لکڑی کے بل بندریا ناچے۔ (ھ)

مثل - ہر ایک شخص حمائتی کے بل پر کودتا
ہے ۔ ۲ - ڈر کے مارے سب کچھ کرنا پڑتا
ہے ۔
لکڑی مارے پانی جدا نہیں ہوتا ۔
مثل - دیکھو لاٹھی ۔
لکھے موسیٰ پڑھے خدا ۔
موسیٰ یعنی بہت باریک ۔ بال سے باریک خدا ۔
یعنی تو دا گر ۔ مثل ایسی تحریر کی نسبت
مستعمل ہے جو کسی سے پڑھی نہ جائے
(ناسخ) ؎
تصویر چشم میں کمرائے کلک ازل
پنہاں ہے تنگ سے یا کہ کاٹ کا
جز عالم غیب کون جانے یہ راز
لکھے موسیٰ پڑھے خدا سچ ہے یہ مثل
(ذوق) ؎
سبزہ خط اسے خضر طریقت رکھتا رسم الخط ہے جدا
خط بتاں ہے خط الٰہی لکھے موسیٰ پڑھے خدا
لگا تو تیر نہیں تو تکا ۔ مثل - آدمی کو
ہر کام کرنے میں ہمت باندھنا چاہئے
چاہے ہو جائے نہ ہو - آدمی کو ہمت نہ
ہارنا چاہئے - (شاد) ؎
نالے کرتا ہوں اثر ہو کہ نہ ہو ڈر کیا ہے
وہ کہاوت ہے لگا تیر نہیں تکا ہے
لگی تو روزی نہیں تو روزہ - (مثل) ۔
کمال مفلسی کا کنایہ - (شوق قدوائی)
خدا ہی دے رحم جس کے دل میں کرے وہ پورا مول پڑ
لگی تو روزی نہیں تو روزہ یہ مفلسی میں ہے حال میرا
لگے دم مٹے غم - نشہ بازوں اور چرس
پینے والوں کا مقولہ ہے ۔
للاکثر حکم الکل - (ع) مقولہ - اکثر
کے لئے کل کا حکم لگایا جاتا ہے ۔
لنکا میں جو چھوٹا سو باون گز کا ۔
لنکا میں سب بڑے ہی ٹنکا میں
چھوٹے سے چھوٹا وہ بھی باون
گز کا - مثل - ایسے مقام پر بولتے ہیں
جہاں چھوٹے بڑے سب فتنہ انگیز ہوں
شرارت - لا فنا میں بڑھ چڑھ کر ہوں
لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا - (کنایۃً)
افلاس اور ناداری کی حالت میں عیش
و عشرت کرنا اور بے فکری سے زندگی
بسر کرنا - (دل) ؎
کھیلے وہ فاقہ مست لنگوٹی میں کیوں نہ پھاگ
ہولی میں پھاگ کھیلتے ہو تم رقیب سے
اس محاورے میں لنگوٹی کی جگہ لنگوٹے
بھی بول چال میں ہے - (شوق قدوائی)
نہ کھیں اونگوڑے لنگوٹے میں پھاگ
ابھی خیر ہے اپنا جی نہ کے پھاگ
لونڈی کو لونڈی کہا رو دی بیوی کو لونڈی کہا
ہنس دی - مثل - شریف اور رذیل
میں یہی فرق ہے کہ شریف کا ظرف

بڑا اور رذیل کا چھوٹا ہوتا ہے

لوہا جلے نہ لوہار جلے دھونکنے والے کی بلا جانے۔ مثل۔ (عو) اصل معاملہ جس سے متعلق ہے وہی جانتا ہے۔ درمیانی اور اجنبی آدمی کو کیا معلوم ہو۔

لہو لگا کر شہیدوں میں ملنا۔
لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا۔
لہو مل کے شہیدوں میں شامل ہونا۔ ذرا سا کام کر کے اپنے کو بڑا کام کرنے والوں میں شمار کرنا کسی کام میں تھوڑا سا شریک ہو کر اپنا نام کرنا کسی کام میں ذرا سا دخل دے کر پورا حقدار بنجانا۔ (ذوق) ؎

گل اس نگہ کے زخم رسیدوں میں مل گیا
یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا

(قدر) ؎

ہے مرے قتل سے انکار تو کیا ہوتا ہے
خود لہو مل کے شہیدوں میں ہوں شامل اے شوخ

(راسخ) ؎

غضب ادائیں ہیں تجھ میں قاتل کہ مرغ رنگ حنا ہے بسمل
ترے شہیدوں میں یہ بھی داخل ہوا ہے ظالم لہو لگا کر

۲- کسی کی صحبت میں ملجانا۔ دوسرے کی وضع اختیار کر لینا۔ (ذوق) ؎

گل اس نگہ کے زخم رسیدوں میں مل گیا
یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا

لینے دینے کی دونوں جہان میں خیر۔ فقیروں کی دعا۔ (راسخ) ؎

سائل ہیں لینے دینے کی دونوں جہاں میں خیر
بوسہ ہمارے حق میں ہے توشہ فرید کا

لیلے را بچشم مجنوں باید دید۔ (ف) مقولہ۔ معشوق کو عاشق کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ (رند) ؎

دید لیلیٰ کے لئے دیدۂ مجنوں ہے ضرور
میری آنکھوں سے کوئی دیکھے تماشا تیرا

لینا ایک نہ دینا دو۔ حاصل نہ حصول فائدہ نہ غرض نہ کسی سے ایک لیں گے نہ دو دیں گے۔ (شاد) ؎

رد و بدل کیا بوسہ دہن کا لینا ایک نہ دینا دو

لینا نہ دینا باتوں کا جمع خرچ۔ مثل۔ فضول وقت گذارنا۔ تضییع اوقات کرنا۔ ایسی باتیں کرنا جنکا نتیجہ کچھ نہ ہو۔

م

ما بخیر شما بسلامت۔ اس محل پر مستعمل ہے جب یہ کہنا ہو کہ تم سے ہم سے کسی امر میں شرکت نہیں ہم الگ تم الگ

ماچہ می سرائیم و تنبورۂ ماچہ می سراید۔ (ف) مثل بے تکی باتوں کے واسطے مستعمل ہے۔

مادر چہ خیالیم و فلک در چہ خیال۔ (ف) مثل۔ خلاف امید کسی امر کے پیش آنے کے لیئے بولتے ہیں۔

مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نہ بود۔ (ف) مثل۔ جب کوئی ضعیف یا کمزور ایسا کام کرے جو اس کے حوصلہ ہمت سے بالاتر ہو تو اس کی نسبت بولتے ہیں۔

مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔ (ف) مثل۔ کسی کے آنے جانے پر بے پروائی ظاہر کرنے کے لیئے۔

مات کردم مات کردم من ترا۔
ناک کاٹوں کان کاٹوں سے چھڑا۔
بیت بازی میں جو لڑکا جیت جاتا ہے وہ اپنے حریف کے ذلیل کرنے کے لیئے یہ شعر پڑھتا ہے۔

ماتھے چاند ٹھوڑی تارا۔ (ھ) مقولہ (عو) خوبصورتی کی تعریف میں کہتی ہیں یعنی ماتھا چاند سا روشن ہے۔ اور ٹھوڑی ستارے کی طرح چمک رہی ہے

مادہ بر عضو ضعیف می یزد۔ (ف) مثل۔ دیکھو سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔

مار سے بھوت بھاگتا ہے۔ مار کے آگے بھوت بھاگے۔ مثل۔ مار کے آگے سب سرکشی اور شرارت دور ہو جاتی ہے۔ مار کے آگے سبھی دب جاتے ہیں۔ زدوکوب سے پاجی متنبہ ہوتا ہے۔ (ذوق) ؎

زلف کی پیچی سے دل ڈرتا نہیں
بھوت بھاگے ہے وگرنہ مار سے

مار کٹائی۔ مونث۔ مار پیٹ۔ زدوکوب۔

مار دھاڑ۔ (اجتہاد) بے سوچے سمجھے گالی گلوج ہاتھا پائی مار کٹائی پر اُتر پڑے۔

مار کے آگے بھوت بھاگتا ہے۔ مثل۔ دیکھو مار سے۔

مار کے ہاتھ پکڑا جاتا ہے کہتے کا منھ نہیں پکڑا جاتا۔ مثل۔ بدزبان کی بدزبانی کے روک نہ سکنے کے محل پر بولتے ہیں۔

مارنے کے پیچھے بھاگتے کے اگاڑی۔ مثل۔ بزدل کے متعلق مستعمل ہے۔

مارے اور رونے نہ دے۔ مثل۔ زبردست۔ فریاد بھی نہیں سنتا۔

مارے سپاہی نام سردار کا۔

کاٹے باڑھ نام تلوار کا۔ مثل۔ کام کوئی کرے نام کسی کا ہو۔

مالِ حرام بود بجائے حرام رفت۔ (ف) مثل۔ اس محل پر بولتے ہیں جب حرام کا کمایا ہوا مال ضائع ہو جائے یا ناجائز جگہ خرچ ہو۔

مالِ عرب پیش عرب۔ (ف) مثل۔ اپنا مال اپنی ہی آنکھوں کے سامنے ہونا اچھا ہے۔ (ذوق) ؎

میں حضوری میں رہوں اس کی نہ کس طرح مدام
ہے یہ مشہور مثل مالِ عرب پیش عرب

(رویائے صادقہ) پھر جناب آپ فائدہ سے قطع نظر کیجئے اور جو کچھ آپ کے پاس ہے لئے بیٹھے رہئے مالِ عرب بپیش عرب۔

مال کا منہ کرتا ہے۔ جان کا منہ نہیں کرتا۔ مثل۔ بخیل کی نسبت بولتے ہیں یعنی مال کے مقابلے میں عزت آبرو کی پروا نہیں کرتا۔

مالِ مفت دل بے رحم۔ مثل۔ اس محل پر بولتے ہیں جب پرایا مال بے دریغ صرف کیا جائے۔ (مراۃ العروس) اور بے محنت جو روپیہ ملتا ہے اسکا یہی حال ہوتا ہے۔ کہ مال مفت دل بیرحم۔

مال موذی نصیب غازی۔ مثل بخیل کا مال ملنے کے لئے مستعمل ہے۔ (ذوق)

سچ کہا ہے کسی نے یہ اے ذوق
مال موذی نصیب غازی ہے

مال نہ سمجھنا۔ ہیچ سمجھنا۔ بیقدر سمجھنا۔ (آتش) دیوان بد کہا کرو تم یوں مال کچھ نہ سمجھو
ہمسا بھی خیر خواہ دولت نہیں ہے کوئی

ماں بیٹوں میں لڑائی ہوئی لوگوں نے جانا بیر پڑی۔ (ھ) مثل۔ اپنوں کی لڑائی اور خفگی دیرپا نہیں ہوتی۔

ماں پسنہاری بھلی۔ باپ ہفت ہزاری بھلا۔ مثل۔ باپ کی محبت سے ماں کی محبت زیادہ ہونے کی نسبت بولتے ہیں۔

ماں ٹھینی باپ کلنگ بچے نکلے رنگ برنگ۔ مثل۔ دوغلے یا نالائق خاندان کی بری اولاد کی نسبت بولتے ہیں۔

ماں سرنگی باپ تنبور۔ کلاونت بچہ۔ جس کی ماں ڈومنی اور باپ ڈوم ہو۔ میراثی۔

ماں سے سوا چاہے سو پھاپھا کٹنی کہلائے۔ مثل۔ ماں سے زیادہ پیار جتانا ضرور کسی خاص بات پر مبنی ہوتا ہے (تنبات النعش) اصغری نے کہا بوا بیگم صاحب سے بڑھکر محبت کا دعویٰ ہی دعویٰ ہے وہی کہاوت ہے ماں سے سوا الخ۔

ماں فقیرنی پوت فتح خاں۔ مثل۔ کم اصل اور نیچ خاندان کے معزز آدمی

کی نسبت بولتے ہیں۔

ماں کا پیٹ کمہار کا آوا۔ کوئی کالا کوئی گورا۔ مثل۔ جس طرح کمہار کے آوے سے برتن سرخ و سیاہ پکے اور کچے نکلتے ہیں اسی طرح ماں کے پیٹ سے بھی کالے اور گورے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ مثل وہاں بولی جاتی ہے جہاں ایک ہی ماں باپ کے بیٹے بعض خوبصورت اور بعض بدصورت ہوں۔

مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ مثل۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو بے بلائے کسی کے یہاں جائے۔ یا خواہ مخواہ بغیر پوچھے کسی کی بات میں صلاح دے۔

(فقرہ) لوگوں کو کیا غرض تھی کہ یہ تو اُن کی صورت سے بھاگیں اور وہ زبردستی اُن کے سر ہوں۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ (شوق)

ہے یہ تو وہی مثل مری جان
تو مان نہ مان میں ہوں مہمان

مان کا پان بہت ہوتا ہے۔ مثل۔ عزت کے ساتھ تھوڑا ملنا بھی بہت ہوتا ہے۔

مانو تو ایشر نہیں تو پتھر۔ مانو تو دیوتا نہیں پتھر۔ مثل۔ اعتقاد ہی سے کسی کی عزت و حرمت کی جاتی ہے بلا اعتقاد کچھ بھی نہیں۔

مٹی کا گھڑا بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں مثل۔ ہر چیز چاہے کیسی ہی کم قیمت کیوں نہ ہو پوری احتیاط اور دیکھ بھال کر کے لینا چاہیئے۔

مچھلی تو نہیں کہ سڑ جائے گی۔ اکثر اوقات بیٹی کی شادی کی نسبت بولتے ہیں یعنی ایسی جلدی کیا پڑی ہے جب کہیں اچھا بر ملے گا کر دیں گے۔

مچھلی کے جائے (بچے) کو تیرنا کون سکھائے مثل۔ (عو) آبائی کام سے ہر ایک بخوبی ماہر ہوتا ہے۔

محتسب را درون خانہ چہ کار۔ (ف) مثل۔ کسی کو اندرونی معاملات میں دخل دینے کا حق نہیں ہے۔ (قدر) ؎

حال دل کا سمجھنا ہے دشوار
محتسب را درون خانہ چہ کار

مدعی سست گواہ چست۔ مثل۔ وہاں بولتے ہیں جہاں خود اہل غرض تو تساہل کرے اور ساتھ والے اس کی تائید میں کوشش کریں اور زور لگائیں۔

مرتا کیا نہ کرتا۔ مثل۔ اس شخص کے لئے بولتے ہیں جو اپنی زندگی سے ناامید ہو کر جو چاہے کرے۔ یعنی ناچاری بے بسی کی حالت میں سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ (شاد) ؎

دم آخر بھی شکوہ کیا نہ کرتا تمھیں بتلاؤ مرتا کیا نہ کرتا

مرتے کو ماریں شاہ مدار ۔ مثل ۔ (دہلی)
دیکھو مرے کو ماریں (ایامی) زوال سلطنت نے اسلام کو ضعیف کر ہی دیا تھا مرتے کو ماریں شاہ مدار ۔ نادان دوست اُس کو اور بھی پنپنے نہیں دیتے ۔

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست ۔ (ف) مقولہ ۔ عاقبت اندیشی کی تعریف میں مستعمل ہے ۔

مرد چوں پیر شود حرص جواں میگردد ۔ (ف) مقولہ ۔ بڑھاپے میں حرص زیادہ ہو جاتی ہے ۔ (راسخ) سے

مرد چوں پیر شود حرص جواں می گردد
شوق بادہ تو زیادہ ہے جوانی نہ سہی

مرد کا نام مرد سے بہتر ہے ۔ مقولہ ۔ یعنی مرد سے زیادہ اُس کے نام کا رُعب ہوتا ہے ۔ (شاد) سے

یہ قول سچ ہے مرد سے بہتر ہے نام مرد
رستم سے بڑھ کے رعب ہے رستم کی دھاک میں

مرد کی موت نامرد کے ہاتھ ۔ مثل ۔ کبھی کمزور بھی زبردست کو مار لیتا ہے ۔

مردے پر جیسے سو من مٹی ویسی ہزار من ۔ مثل ۔ جب مصیبت ہے تو جیسی تھوڑی ویسی بہت ۔

مردے کو بیٹھ کر روتے ہیں ۔ اور روزی کو کھڑے ہو کر ۔ مثل ۔ روزگار کا غم مردے کے غم سے بھی زیادہ ہوتا ہے ۔

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ ۔ مقولہ ۔ ہر ایک امر میں خدا کی رضا پر راضی رہنا چاہئے ۔ کنایہ ہے کسی معاملہ میں انسان کی بے بسی سے ۔ (قدر) سے

ہے مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ تیرا چارہ اس میں نہیں
ہجر میں ہے نوشاد عیش پر رنج میں جینا ناشاد عیش

مرغ کی ایک ہی ٹانگ ۔ **مرغے کی ایک ہی ٹانگ** ۔ مثل ۔ وہاں بولتے ہیں جہاں کوئی اپنی بات پر اڑا رہے اور قائل نہ ہو ۔ (قصہ) کہتے ہیں کسی خانساماں نے ایک ٹانگ کا مرغ پکا کر صاحب کے آگے رکھا وہ دیکھ کر کہنے لگے ۔ خانساماں اس مرغ کی دوسری ٹانگ کہاں ہے اس نے کہا صاحب یہ مرغ اس نسل کا ہے جس کے ایک ٹانگ ہوا کرتی ہے صاحب مسکرا کر چپ ہو رہے جب کھانا کھا کر برآمدہ میں ٹہلنے لگے تو سامنے کچھ مرغ اور مرغیاں دانہ چگ رہی تھیں اور ایک مرغ ٹانگ سکوڑے کھڑا تھا ۔ خانساماں نے اپنے قول کے ثبوت میں صاحب سے کہا کہ دیکھئے یہ مرغ جو سامنے ہے ایک ٹانگ سے کھڑا ہے ۔ وہ مرغ بھی اسی نسل کا تھا ۔ صاحب اس کے پاس گئے ۔ اور ہش ہش کرنے لگے مرغ نے دوسری ٹانگ بھی نکالدی ۔ اس وقت

خانساماں نے کہا کیا خوب اگر حضور اس پکے ہوئے مرغ کے آگے بھی اسی طرح ہش ہش کرتے تو وہ بھی اپنی دونوں ٹانگیں نکال دیتا۔ جب سے یہ فقرہ ضرب المثل بن گیا۔ (فقرہ) اگر یہاں اس محاورہ کا استعمال کیا گیا تو کیا بیجا ہے آپ اس کو نہ مانیں اور مرغ کی ایک ہی ٹانگ کہے جائیں اس کی بات اور ہے۔

مرغا نہ ہوگا تو کیا اذان نہ ہوگی۔ مرغا بانگ نہ دے گا تو کیا صبح نہ ہوگی۔ کوئی کام کسی کی ذات خاص پر موقوف نہیں۔ بستی دنیا تک کام ہوتے ہی رہیں گے۔

مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والے کو مزا (سواد) نہ آیا۔ مثل۔ (عو) اس محل پر بولتی ہیں جب کوئی شخص کسی کے ساتھ سلوک اور معاملات کرنے میں کمال کوشش کرے اور وہ شخص اس جانفشانی کو کچھ خیال میں نہ لائے یا اسکا احسان نہ مانے۔ (فقرہ) میں تو حضور پر تصدق ہی ہو جاؤں گی مگر حضور کا کوئی کام نہ نکلے گا بقول شخصے مرغی اپنی جان الخ۔

مرغی کو تکلے کا گھاؤ بہت ہے۔ مثل۔ غریب کو تھوڑا نقصان بھی بہت ہے۔ کمزور کو تھوڑا صدمہ بھی بہت ہے۔ (محصنات) ۵ بڑھیا ہریالی اور کوٹھری کی دیوار میں اگر بجگئی مگر وہی مثل ہے مرغی کو تکلے ہی کا گھاؤ بہت ہوتا ہے دو تین دو ہتڑ جوان پہ جمے سسکیاں لینے لگی۔

مرغی کی بانگ کون سنتا ہے۔ مثل۔ عورت کی بات کا کیا اعتبار۔

مرگ انبوہ جشنے دارد۔ (ف) مثل۔ عام مصیبت کا رنج نہیں ہوتا۔ انسان کی طبیعت کا خاصہ ہے کہ وہ کسی کو شریک مصیبت دیکھ کر کسی قدر تسلی پاتا ہے اسی موقع پر یہ مثل بولتے ہیں۔

مرگ نو مبارکباد۔ مقولہ۔ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی تازہ حادثہ پیش آئے۔

مر گیا مردود جسکا فاتحہ نہ درود۔ نکمے بے نام و نشان کی نسبت بولتے ہیں۔

مرتے جائیں ملاریں گائیں۔ مثل۔ آزاد طبع اور بے پروائی کی نسبت بولتے ہیں کہ مرنے کو بھی ہنسی کھیل سمجھ کر بے فکر ہیں اور گیت گا رہے ہیں۔ شیخی

خوانے کی نسبت بھی بولتے ہیں۔

مرنے جوگا۔ (عو) صفت مذکر۔ مٹ جانے کے قابل۔ قابل نفرت۔ (شوق) ؎

کسبہ افیوں اس نے کھائی ہے
مرنے جوگے کی آفت آئی ہے

۲۔ جس وقت عورتیں کسی سے آزردہ ہوتی ہیں یہ کلمہ اس کے حق میں زبان پر لاتی ہیں اور کوسنے کے طور پر بھی کہتی ہیں۔ مونث کے لئے مرنے جوگی۔

مرے پر سو دُرّے۔ مثل۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی پہلے سے کسی مصیبت میں ابتلا ہو اور دوسری مصیبت اس پر آ جائے۔

مرے تو شہید مارے تو غازی۔ (مسلمان) مقولہ۔ یعنی ہر حالت میں اچھائی ہے۔

مرے کو ماریں شاہ مدار۔ مثل۔ غریب کے سب بدخواہ ہوتے ہیں۔ (فقرہ) چکروں نے پہلے ہی جان پر بنا رکھی تھی بچے کی ضد اور مرے کو مارے شاہ مدار ہو گئی۔

مرہٹی گھس گھس۔ (مرہٹوں کے راج کی بدانتظامی اور ابتری مشہور ہے) مونث۔ کمال۔ ابتری اور بے انتظامی کے لئے مستعمل ہے۔

مزدور خوشدل کند کار بیش۔ (ف) مقولہ۔ کام کا صلہ پانے والا محنت سے کام کرتا ہے۔

مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب۔ (ف) مثل۔ نیک لوگ گزر گئے اور نیکی کی باتیں کتابوں میں رہ گئیں۔ سچے مسلمانوں کے موجود نہ ہونے کے موقع پر بطور اظہار افسوس یہ فقرہ بولتے ہیں۔

مسلمانی اور آنا کانی۔ مثل۔ اپنے جنس سے پہلو تہی کرنے والی کی نسبت بولتے ہیں۔

مسلمانی آبادانی۔ مثل۔ مسلمانی باعث برکت ہے۔

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خویش باید زد۔ مشتے کہ بعد از جنگ

بساد آید بر کلہ باید۔ (ف) مثل۔ موقع
نکل جانے کے بعد سمجھنا ناعبث ہے۔

مشتے نمونہ از خروارے۔ (ف)
مثل۔ ذرا سے نمونہ سے ہی کل چیز کی اصلیت
معلوم ہو جاتی ہے۔

مشعلچی آپ ہی اندھا ہے۔
اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو اوروں کو
راہ بتائے۔ اور آپ گمراہ رہے۔

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود۔
مرد باید کہ ہراساں نہ شود۔ (ف)
مصیبت کی حالت میں تسکین دینے
کے واسطے مستعمل ہے۔ ہر مشکل رفع
ہو جاتی ہے۔ انسان کو ہمت سے کام
لینا چاہئے۔ اور ناامید نہیں ہونا
چاہئے۔

مطلب سعدی دیگرست۔ مقولہ۔
ظاہر یوں ہی ہے۔ لیکن دلی منشا
اور ہے۔

معقول میشوند جو معزول میشوند۔
مثل۔ انسان جب اپنے عہدے پر نہیں
رہتا ہے۔ اس میں انسانیت آ جاتی
ہے۔ (شعور) ؎

معقول میشوند جو معزول میشوند
ناآشنا امیر ہیں بیکار آشنا

معلوم شد بافندگی باافندگی۔ (ف)
بس حال کھل گیا۔

مفت را چہ گفت۔ مقولہ۔ جو چیز
مفت ملے اس میں تامل کیوں ہو۔

مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال
ہے۔ مفت کی شراب قاضی نے
بھی حلال کی ہے۔ مثل۔ مفت کی
چیز لینے میں کوئی بھی جائز ناجائز کا
خیال نہیں کرتا۔ (امیر) ؎

گرہ سے کچھ نہیں جاتا ہے پی بھی لے زاہد
ملے جو مفت تو قاضی کو بھی حرام نہیں

(راسخ) ؎

میکدہ میں سبیل ہے زاہد
مفت کی تو حلال ہوتی ہے

مقدر کا لکھا نہیں مٹتا۔ نوشتہ
تقدیر ضرور ہو کر رہتا ہے۔ (تھیا)

مقدر کا لکھا سچ ہے کسی صورت نہیں مٹتا
نمود خط سے حرف آیا صفائے روئے جاناں پر

مقدر کے آگے کسی کی نہیں چلتی۔
نوشتہ تقدیر کے خلاف کسی کا تدبر
نہیں چلتا۔ (داغ) ؎

حاصل ہوئی ہے عقل فلاطوں اگر تو کیا
چلتی نہیں مگر کسی کی مقدر کے رو برو

مقدر میں جو ہے ملتا ہے۔ جس قدر
نوشتہ تقدیر میں ہے ملتا ہے کمی بیشی نہیں
ہوتی۔ (شعور) ؎

عبث ہے پیروی دن رات زلف و رخ کے بوسہ کی
مقدر میں جو ہے بے نالہ و شیون ہم ملتا ہے

مکتوب نصف الملاقات ہے۔ مقولہ
خط سے کچھ کچھ ملاقات کا لطف حاصل
ہو جاتا ہے۔ (زند) سے

تصور مجھے خط کا دن رات ہے
کہ مکتوب نصف الملاقات ہے

مکھی اڑا دینا۔ مکھی سی اڑا دینا۔
(کنایہ) اچٹتا ہوا سلام کرنا۔ ([illegible]) سے

روز جھک جھک کے کرد گر تو مجرا صبح و شام
دیں اڑا مکھی سی پڑھتے ہی نکلے کچھ کلام

(ابن الوقت) چار و نا چار اچٹتا ہوا
سلام کر کے جیسے کوئی مکھی اڑاتا ہے
اس کو کہنا پڑا کہ آج ولایت کی ڈاک
کا دن ہے۔

مکھی چھوڑنا اور ہاتھی نگلنا۔
(کنایہ) چھوٹی چھوٹی باتوں میں
دیانتداری ظاہر کرنا اور بڑے معاملہ
میں بے ایمانی کرنا کی جگہ۔

مکھی ناک پر نہیں بیٹھنے دیتا۔
کسی کا احسان نہیں اٹھاتا۔

ملا کی دوڑ مسجد تک۔ مثل۔
ہر شخص کی کوشش وہیں تک ہوتی
ہے جہاں تک اس کی رسائی ہو۔ (ابن الوقت)
مگر ملا کی دوڑ مسجد [illegible]

منتوں اور نیازوں اور چلوں اور عملوں اور
دعاؤں کی بھرمار کر دی۔

ملا نہ ہوگا تو کیا مسجد میں اذان نہ ہوگی
مثل۔ کسی خاص آدمی کے نہ ہونے سے
اس کے متعلق کام نہیں رکا رہتا۔

ملاح در پئے سست و کشتی در فرنگ
(رشک) مثل۔ دو شخصوں یا دو چیزوں
میں بڑا فاصلہ ہونے کے لئے مستعمل ہے۔
(فقیر) سے

ہے مثل ملاح در پئے سست و کشتی در فرنگ
کشتی [illegible] دریاؤں کہاں

ملاحی کی [illegible]
مثل۔ ایک نقصان اٹھانا [illegible] کی جگہ [illegible]
سے نقصان اٹھانا [illegible] پر مستعمل
ہے۔

ملاخطے کی جگہ ملاحظہ ہے۔ مروت
والے سے مروت کی جاتی ہے یعنی ہر جگہ
مروت نہیں کی جاتی ہے۔

ملک خدا تنگ نیست پائے
گدا لنگ نیست۔ (ف) مقولہ۔
دنیا بہت وسیع ہے اور فقیر کو چلنے پھرنے
سے معذوری نہیں کسی خاص مقام پر
موقوف نہیں ہر جگہ کوشش کا موقع ہے
(اسیر) دل ہو جدا [illegible] کہاں تیرہ گاہ نہیں
[illegible] نہیں ملک خدا تنگ نہیں

ملی بھگت ہونا۔ سازش ہونا۔ (احسن)

جو تیری تاک ہے وہی دزدِ نگاہ کی
گویا یہ ملی بھگت نہیں چور اور شاہ کی

من بھائے منڈیا ہلائے۔ من چاہے منڈیا ہلائے۔ مثل۔ (عم-عو) اوپری دل سے انکار ہے۔

من بھر کا سر ہلاتے ہیں پیسے بھر کی زبان نہیں ہلائی جاتی۔ مثل۔ مغرور آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو سلام کا جواب سر ہلا کر ہی دیدے مگر زبان سے بات نہ کرے۔

من چلتا ہے ٹٹو نہیں چلتا۔ مثل حوصلہ بڑا ہے مقدور کچھ نہیں۔ حوصلہ بڑا ہے مگر کچھ ہو نہیں سکتا۔

من میں شیخ فرید بغل میں اینٹیں۔ مثل۔ ظاہر اچھا۔ باطن برا۔ (قدر) ؎

من میں ہیں شیخ فرید اور بغل میں اینٹیں
جب تو ناصح کی نصیحت میں اثر کچھ بھی نہیں

من جرّب المجرّب حلّت بہ الندامۃ (ع) مقولہ۔ جو شخص آزمائی ہوئی بات آزماتا ہے۔ اسے ندامت حاصل ہوتی ہے

من آنم کہ من دانم۔ (ف) مقولہ۔ مدح و تعریف کے جواب میں اپنی عاجزی اور خاکساری ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہے۔

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ (ف) مقولہ۔ طنزاً مستعمل ہے جب دو شخص ایک دوسرے کو نیک اور پاک باطن کہتے ہوں۔

من چہ می سرایم و طنبورۂ من چہ می سراید۔ (ف) مثل۔ یعنی ایک بیان اس شخص کا دوسرے بیان سے مخالف ہے۔

من خوب می شناسم پیران پارسا را۔ (ف) مثل۔ بطور طنز مستعمل ہے یعنی چالاک لوگوں سے خوب واقف ہوں۔

من در چہ خیالم و فلک در چہ خیال (ف) مقولہ۔ اس موقع پر مستعمل ہے جب کوئی امر منصوبے کے خلاف واقع ہو۔

منھ پر آئی نہیں رکتی ہے۔ جو بات ذہن میں آئی ہے کہنا ہی پڑتی ہے۔ (نواب مرزا شوق) ؎

وہ بولی کڑی شاخ جھکتی نہیں
ابھی منھ پر آئی نہیں رکتی نہیں

منھ پر سب کچھ دل میں خاک نہیں۔ ظاہر داری کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ (فریب عشق) ؎

جھوٹ سچ بولنے میں باک نہیں
منھ پہ سب کچھ ہے دل میں خاک نہیں

منھ پر کہے سو مونچھ کا بال۔ مثل۔

مرد وہی ہے جو بلا لحاظ سچ بات صاف
کہدے۔

منھ پر کی ساری باتیں ہیں۔ سب باتیں
ظاہرداری کی ہیں۔

منھ چلے ستر بلا ٹلے۔ مثل۔ (عو) ساری
طاقت کھانے پینے سے ہے۔

منھ چومتے ہی گال کاٹا۔ مثل۔ ابتدا
ہی میں نقصان پہنچایا۔ (شوق) ؎

کھل گیا مجھ پہ تیرا سارا حال
پہلے منھ چومتے ہی کاٹا گال

منھ در منھ خالہ نانی پیٹھ پیچھے دشمن
جانی۔ مثل۔ (عو) اس کی نسبت مستعمل
ہے جو ظاہر میں خوشامد کی باتیں کرے
اور درپردہ دشمن ہو۔ (بنات النعش) میں
وزیر بیگم کے ہاتھوں اسی ظاہرداری کے
دھوکے میں تو ماری پڑی۔ میٹھی چھری زہر کی
بجھی منھ در منھ خالہ نانی الخ۔

منھ دھوآؤ۔ منھ دھو رکھو۔ منھ
دھو ڈالو۔ اس کام کی امید نہ رکھو۔ تم
اس قابل نہیں ہو کی جگہ۔ (منیر) ؎

ذرا منھ تو دھوآیئے آپ پہلے
بڑے آبرو لینے والے ہوئے ہیں

(نواب مرزا شوق) ؎

دیکھو اتنا نہ جوش میں آؤ
منھ کو دھو ڈالو ہوش میں آؤ

(شعور) ؎

وہاں زخم بھی مانگیں دُر دنداں کا گر بوسہ
کہیں وہ ہنس کے منھ دھو رکھو اپنا آپ گو ہم سے

؎ اسے بجز رحم کھائے گا وہ رونے پر ضرور
دھو رکھئے منھ کو اپنے ذرا چشم تر سے آپ

(منیر) ؎

وصف یوں ممکن نہیں مچھلی بھوں کی نہر کا
پہلے جو سے شیر سے منھ دھو کے آئے صبح عید

منھ دیکھی سب کہتے ہیں خدا لگتی
کوئی نہیں کہتا۔ انصاف کی بات کوئی
نہیں کہتا۔ سب خوشامد اور طرفداری کی
باتیں کرتے ہیں۔ (شوق قدوائی) ؎

بتوں کے سامنے محشر میں میری سی نہیں کہتے
یہ سب کہتے ہیں منھ دیکھی خدا لگتی نہیں کہتے

منھ سوئی پیٹ کوئی۔ (کوئی = کنوئیں کا
مخفف ہے۔ ذرا سا منھ اور اتنا بڑا
پیٹ۔ آمدنی کم اور خرچ زیادہ۔ کھاؤ۔
لٹاؤ۔ (بنات النعش) اللہ رے چٹوری
منھ سوئی پیٹ کوئی۔ بس کھانے پر مرتی ہے

منھ سے بولو سر سے کھیلو۔ بات چیت
کرو۔ خاموش نہ رہو۔ سلب کے ساتھ مستعمل
ہے ؎

پڑے ہو کیوں قدر منھ لپیٹے ذرا بتاؤ تو حال دل کا
نہ منھ سے بولو نہ سر سے کھیلو گے کیونکر ملال دل کا

منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے۔ بات

ہی نہیں کرتا۔ بالکل چپ ہے مبہوت
ہو گیا ہے بالکل بیہوش ہے (ظفر) ؎

ڈسا ہو کا نے نے جس کو کافر تو وہ جیتوں
کے اثر سے کھیلے
وہاں و گیسو کا تیرے مارا نہ منہ سے بولے
نہ سر سے کھیلے

منہ سے دودھ ٹپکتا ہے۔ منہ سے دودھ کی بو آتی ہے۔ کنایہ ہے نادانی اور ناتجربہ کاری سے۔ (داغ) ؎

تلخی موت کو فرہاد کی وہ کیا جانے
منہ سے شیریں کے ابھی دودھ کی بو آتی ہے

منہ سے نکلی پرائی ہوئی۔ منہ سے نکلی کوٹھوں چڑھی۔ دیکھو بات منہ سے نکلی۔ (قدر) ؎

مثل مینا پیٹ کا ہلکا تھو
منہ سے جب نکلی پرائی ہو گئی

منہ کا منہ میں ہاتھ کا ہاتھ میں نوالہ رہ گیا۔ جب کوئی شخص کھاتا کھانے میں کسی صدمہ کی خبر سنکر فوراً کھانا چھوڑ دے۔ وہاں بولتے ہیں۔ یعنی خبر سنتے ہی حیرت کا عالم چھا گیا۔

منہ لگائی ڈومنی گاوے تال بے تال۔ مثل۔ وہاں بولتے ہیں جب کوئی ذرا سی مہربانی سے سبب بہت سر چڑھے۔ (رویائے صادقہ) بی بی۔ ہاں ہاں دیا اور سو دفعہ دیں گے ہزار دفعہ دیں گے۔ تم ہمارے آدمی سے بولنے والے کون ہو۔ منہ لگائی ڈومنی۔ الخ۔

منہ مانگی موت نہیں ملتی۔ مثل۔ خواہش کے موافق کام نہ ہونے سے رنج نہ ہونے کے لئے بولتے ہیں۔

منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ اس شخص کو کہتے ہیں جو بہت بوڑھا ہو۔

منہ میں روٹی سر پر جوتی۔ کمال بیعزتی کے ساتھ روٹی دینے کے لئے بولتے ہیں۔

منہ میں زبان نہیں۔ بولنے کی قدرت نہیں۔ رعب یا خوف سے۔ (رند) ؎

کر دیا رعب حسن نے خاموش
منہ میں گویا مرے زبان نہیں

منہ میں صابون کھلا ہوا ہے۔ کنایہ ہے منہ پھیکا اور بدمزہ ہونے سے۔

منہ میں کے دانت ہیں۔ کیا مجال ہے۔ کیا طاقت ہے۔ (فقرہ) کسی نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ تمھارے منہ میں کے دانت ہیں۔

منہ نکلی کوٹھوں چڑھی۔ مثل۔ دیکھو منہ سے نکلی پرائی ہوئی۔

مونڈے پر سو دُرّے۔ دیکھو مرے پر سو دُرّے۔

موت کا چلّو ہاتھ میں - (کنایتہً) بھلائی کے بدلے برائی کرنا۔ نیکی کے عوض بدی کرنا کسی کی ساری خدمت خاک میں ملا دینا۔ اُلٹا ملزم گردانا۔ (دنیا کے ساتھ)۔

موت سر پر کھیل رہی ہے - یعنی شامت آئی ہے۔ مار ڈالے جاؤ گے۔

موت کا بازار تیز ہونا۔ موت کا بازار گرم ہونا - کثرت سے موتیں واقع ہونے کی جگہ۔ (ناظم) ؎

تیز کیا موت کا بازار ہے اس گلشن میں
جعفری جعفر طیّار ہے اس گلشن میں

(جان صاحب) ؎

دیکھنے کو جو حیا تن کو گیا ٹھنڈا ہوا
گرم ہے اُس کی گلی میں موت کا بازار آج

موچی کے موچی ہی رہے - مثل - ذلیل کے ذلیل ہی رہے۔ جیسے تھے ویسے ہی رہے۔

موچی موچی لڑیں اور سرکار کا زین ٹوٹے - مثل - لڑے کوئی نقصان کسی کا ہو۔

مور ناچتا ہے جب اپنے پاؤں دیکھتا ہے تو رو دیتا ہے۔

مور ناچتا ہے پیروں کو دیکھ کر جھُر جاتا ہے - (مور کے پاؤں بدقطع ہوتے ہیں) خوبصورت آدمی کو ذرا سا عیب بھی بڑا معلوم ہوتا ہے - ساری اُمنگیں اور حوصلے مفلسی اور ناداری سے زائل ہو جاتے ہیں۔

موری کا کیڑا موری میں خوش رہتا ہے - دہلی - (عو) مثل - جو گندگی میں پلا ہو وہ گندگی میں خوش رہتا ہے۔

موری کی اینٹ چوبارے چڑھی - مثل - کمینہ کو اعلیٰ رتبہ مل گیا۔

موری میں پتھر ڈالو گے تو چھینٹیں اُڑیں گی - (دہلی) (عو) یعنی گندہ معاملے میں پڑو گے تو بدنامی ہوگی۔

موڑے کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ۔

موڑے کا گھاؤ میاں جانے یا پاؤں - مثل - اپنی تکلیف کو انسان آپ ہی اچھی طرح جانتا ہے غیر کے درد آشنا ہونے کے محل پر بولتے ہیں۔

مول سے بیاج پیارا ہوتا ہے - مثل - مال سے زیادہ اس کی آمدنی بھلی معلوم ہوتی ہے یا اولاد سے زیادہ اولاد کی اولاد عزیز ہوتی ہے۔ (جان صاحب)

جیئے بیٹی مجھے داماد کے دم کا سہارا ہے
مثل ہے مول سے بی جان ہوتا بیاج پیارا ہے

مولی اپنے ہی تیوں بھاری - مثل (عو) جب اپنے ہی بوجھ میں دبے بیٹھے

ہیں تو دوسرے کا بوجھ کس طرح اُٹھائیں گے
مولی کے چور کو سولی - مثل - چھوٹے
جرم پر بڑی سزا - (اجتہاد) سے
جیسی چوری لاکھ کی ویسی چوری راکھ کی
تو یہ حکم ویسا ہی ہوا جیسے مولی کے چور کو سولی
موم کی مریم - مونث - (عو) نہایت
نازک عورت - (مشرف)
بھلا ہم کب پگھلتے ہیں کسی کے روئے روشن پر
نرے آگئے پری کو موم کی مریم سمجھتے ہیں
مونگ موٹھ میں چھوٹا بڑا کون -
مثل - برادری میں سبھی برابر ہیں -
موئی بچھیا بامن کو دان - موئی
بچھیا بامن کے نام - مثل - اس
محل پر بولتے ہیں جب کوئی کسی ناقص
اور بیکار چیز کو جو اس کے کام کی نہ رہی
ہو دوسرے کو دیدے -
موئی مٹی کی نشانی - مرے ہوئے آدمی
کی نشانی - ماں یا مرے ہوئے باپ کی
اولاد - (جان صاحب) سے
موئی مٹی کی نشانی ہے تُرّا بن بنّو
کان کرتی ہو کھڑے ہو کے پریشان عبث
موئے بیل کی بڑی بڑی آنکھیں -
مثل - مرے ہوئے رشتہ دار کی حد سے
زیادہ تعریف کیا کرتے ہیں - کسی چیز کی
تعریف اس کے گزر جانے کے بعد کرنا

کی جگہ مستعمل ہے -
موئے پر تین دن بھاری - موت کے
بعد بھی تکلیفیں باقی رہتی ہیں - (راسخ)
لحد کہتی ہے ہوتے ہیں موئے پر تین دن بھاری
یہ تکلیف سفر جائے گی کل پرسوں اترسوں تک
موئے پر سو دُرّے - آفت پر آفت
آئی مرنے کے بعد بھی مورد سزا ہے -
موئے پر سو دُرّے - جب ایذا پر
ایذا پہنچے - اس وقت یہ فقرہ مستعمل
ہے -
موئے شیر سے جیتی بلّی بھلی - مثل -
زور آور مردہ سے کمزور زندہ بہتر ہے -
ادنیٰ زندہ آدمی اعلیٰ مردہ شخص سے
بہتر ہے -
موئے کا کوئی نام نہیں لیتا جیتے کا سب
کوئی - مثل - زندہ کی سبھی خوشامد کرتے
ہیں - مُردہ کا کوئی نام نہیں لیتا - روپیہ
سے سب یار ہوتے ہیں - کنگال کی مٹی
پلید ہوتی ہے -
موئے کی قبر ہوا اور جیتے کا گھر -
مثل - مُردے کو قبر میں اور زندہ کو اپنے
گھر میں آرام ہے - یعنی ہر شخص اپنے
ہی مسکن میں خوش ہے -
مہریں لٹکیں کوٹلوں پر مُہر - مثل -
اس محل پر بولتے ہیں جہاں بے موقع

روپیہ لٹایا جائے اور موقع کی جگہ بخل
کیا جائے۔

مہینہ بھاری ہونا۔ (محو) مہینہ منحوس
ہونا کی جگہ۔ (رنگین)

ہو گیا چاک جگر کا مجھے سینا بھاری
دشمنوں پر ہے مرے اپکے مہینا بھاری

میاں بیوی راضی کیا کرے گا قاضی
(ھ) مثل۔ جب آپس میں اتفاق ہو تو
دوسرا کس طرح دخل در معقولات
کر سکتا ہے۔

میاں کی جوتی میاں کا سر۔ مثل۔
اپنے ہاتھوں لاچار ہو گیا۔

میٹھا اور بھر کٹوری۔ مثل۔ اچھی
چیز اور مقدار میں زیادہ۔ اس محل پر
مستعمل ہے جہاں زیادہ ہوس کرنے سے
روکتے ہیں۔

میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو۔
مثل۔ اچھی چیز لے لینا اور بری چیز
سے نفرت کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔
(ابن الوقت) یہ کیا جنید بازی ہے کہ
دفع وحشت کی داد چاہو اور بیدینی
کا الزام اپنے اوپر نہ آنے دو۔ میٹھا میٹھا
ہپ۔ الخ۔

**میٹھے کے واسطے جھوٹا کھاتے
ہیں**۔ میٹھے کے لالچ۔ جھوٹا
کھاتے ہیں۔ مثل۔ نفع اور فائدے
کی طمع میں سخت زبانی اور تکلیف
برداشت کیا کرتے ہیں۔ (منیر) ؎

لب شیریں سے مزہ گالیوں کا پاتے ہیں
میٹھے کے واسطے کھا لیتے ہیں جھوٹا تیرا

(راسخ) ؎

جھوٹا کھائیں گے۔ میٹھے کے لالچ
منہ میں تیری زباں لیں گے آج

**میٹھے کے واسطے نہ سلونے کے
واسطے**۔ بغیر کسی طمع کے۔ (رشک)

دیدۂ محو ہوں لب و حسن ملیح کا
میٹھے کے واسطے نہ سلونے کے واسطے

میرا کیا نہ اپنا کیا۔ میرے کام کا رکھا
نہ اپنے کام کا رکھا۔ (قدر) ؎

لیتے ہی اسکے شیشۂ دل کو ٹیک دیا
میرا کیا نہ اپنا کیا اُف یہ کیا کیا

میرا ماتھا جب ہی ٹھنکا تھا۔
مجھے پہلے ہی اندیشہ ہوا تھا میں پہلے ہی
تاڑ گیا تھا۔

**میرا مُردہ اب بھی تیرے زندے
پر بھاری ہے**۔ میں مجبوری میں بھی
سب کچھ کر سکتا ہوں۔

میرے دونوں میٹھے۔ اس شخص
کی نسبت بولتے ہیں جو دو شخصوں یا
یا دو چیزوں کو یکساں دوست رکھتا ہو اور

اُن دونوں میں سے کسی کی جدائی گوارا نہ کرتا ہو۔ یہ مثل اُس جگہ بھی بولی جاتی ہے جب یہ کہنا ہو۔ ہر طرح فائدہ ہے کسی حالت میں نقصان نہیں۔ (امیر)

تلخیٔ ہجر ہے زائل مرے دونوں میٹھے
لذّتِ زیست ہے حاصل مرے دونوں میٹھے

میرے ہیں سو راجا کے نہیں اور راجا میرا منگتا ۔ (عو) مثل۔ شیخی خورے کی نسبت بولتی ہیں جو کسی چیز پہ گھمنڈ کرے۔

میری بلی اور مجھی سے میاؤں ۔ مثل۔ میرا مطیع اور مجھی سے مقابلہ کرے۔

میری جوتی میرے ہی سر ۔ ہماری چیز ہمارے ہی ذمّہ۔

میری سی میرے آگے تیری سی تیرے آگے ۔ (عو) یعنی ہر ایک کی طرفداری کرتا ہے اور خدا لگتی کسی کے سامنے نہیں کہتا۔

میری ہی بلی اور مجھ سے ہی میاؤں مثل۔ میرا ہی مطیع اور مجھی سے مقابلہ۔

میراث پدر خواہی علم پدر آموز ۔ (ف) مقولہ۔ بیٹے کو باپ کا علم حاصل کرنا چاہیئے۔

میں بھروں سرکار کے میرے بھرے سقّہ ۔ مثل۔ جو شخص اوروں کا کام خود کرے اور اپنا وہی کام کسی دوسرے پر ڈالے اس کی نسبت بولتے ہیں۔

میں بھی رانی تو بھی رانی کون ڈالے سر پہ پانی ۔ مثل۔ (عو) احدیوں اور کاہلوں کی نسبت بولتی ہیں۔ جو بہانے ہی کرتے ہیں۔

میں بھی ہوں پانچویں سواروں میں ۔ دیکھو پانچویں سواروں میں ہونا۔

میں تھکی تو نا خوش ۔ کوئی مشقت کرے اور دوسرے کو پسند نہ ہو۔

میں خوش میرا خدا خوش ۔ میں راضی ہوں۔ میری عین خوشی ہے۔ میں صدقِ دل سے منظور کرتا ہوں۔ (اختر شاہ اودھ)

اس بات سے میں نہیں ہوں ناخوش
میں خوش اس میں میرا خدا خوش

میں ڈال ڈال تو وہ پات پات ۔ دیکھو ڈال ڈال۔ (اقدرم)

میں ڈال ڈال تو وہ پات پات رہتا ہے
جہاں گیا مرے پیچھے پڑا وہاں صیاد

میں کی گردن ۔ (گلے پر چھری۔ (بکری کی آواز بھی لفظ میں سے مشابہ ہے اور میں کا لفظ اکثر نخوت کے معنی پر لیا جاتا ہے لہذا اس کا مفہوم یہ ہے

کہ غرور سے اسی طرح گردن کٹتی ہے جیسے بکری کی گردن (مغرور ہمیشہ تباہ ہوتا ہے) (توبتہ النصوح) صالحہ لیکن تم دونوں میں سے زیادہ تر واجب الرعایت کون ہے۔ نعیمہ۔ میں۔ صالحہ۔ میں کی گردن پر چھری۔ (ذوق) سے

وہ کہے کون ہے قربان میری چتون پر
میں کہوں میں وہ کہے میں کی چھری گردن پر

میں نے کیا تمھاری گدھی چرائی ہے
یعنی میں نے تمھارا کون سا قصور کیا ہے جو مجھکو برا بھلا کہتے ہو۔

میں ہوں یا خدا کی ذات ہے تنہائی اور بیکسی ظاہر کرنے کے لئے۔ (داغ)

ہجر کی یہ رات کیسی رات ہے
ایک میں ہوں یا خدا کی ذات ہے

مینڈکی چلی مداروں کو۔ مثل۔ کمینے یا نکمے آدمی نے بھی بڑا حوصلہ کیا۔ (نواب مرزا شوق) سے

ساتھ لے دے کے اپنے یاروں کو
مینڈکی بھی چلی مداروں کو

مینڈکی کو بھی زکام ہوا۔ اپنی حد سے بڑھکر شیخی مارنے والے سفلہ کی نسبت بولتے ہیں کہ وہ شیخی سے ایسے کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے جس کی اس میں طاقت نہیں حیثیت سے بڑھ کر کام کرنا کی جگہ (شوق)

اور باتوں کا اب پیام ہوا
مینڈکی کو بھی تو زکام ہوا

مینھ برسے گا تو بوچھار آ ہی رہے گی
مینھ برسے گا تو اولتی ٹپکے ہی گی۔ مثل۔ اپنے عزیز کے پاس دولت ہونے سے اپنے تئیں فائدہ پہونچ ہی جائے گا۔

ن

نامرد ہاتھی اپنے ہی لشکر کو مارتا ہے۔ مثل۔ اس محل پر بولتے ہیں۔ جب کوئی کم ہمت آدمی زبردست آدمیوں پر زور نہ چلائے اور اپنے ہی زیردستوں پر بیجا حکومت کرے۔

ناچ نہ جانوں آنگن ٹیڑھا۔ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔ مثل۔ اس جگہ بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی کام میں مداخلت نہ رکھنے کی وجہ سے حیلے بہانے کرے۔ یا اس سے کوئی کام نہ ہو سکے اور دوسرے پر الزام رکھے۔ یا کوئی کام اس کو نہ آتا ہو اور اسباب اور آلات کے برا ہونے کی شکایت کرے۔

ناچنے نکلے تو گھونگھٹ کیسا۔ مثل۔ جس کام کا کرنا منظور ہے پھر اس میں لحاظ کرنا عبث ہے۔ اس کام

کے واسطے بھی مستعمل ہے جس میں کوئی عیب
ہو۔ یعنی جب عیب والا کام اختیار کیا
تو پھر شرم کیسی۔

ناخن سے گوشت جدا نہیں ہوتا۔
اپنے کسی حال میں غیر نہیں ہوتے یگانوں
کا فساد اور بگاڑ جلد جاتا رہتا ہے۔

ناخن میں پڑے ہیں۔ ناخنوں میں پڑے ہیں۔ کسی کے سامنے کچھ
حقیقت نہ رکھنے کے لئے مستعمل ہے۔
(ناخنوں میں اکثر میل ہوتا ہے جو کسی
کام کا نہیں ہوتا۔ (راسخ) ؎

سخت جاں ہوں مجھے مرنا ہے کٹھن
موت میری تری شمشیر کے ناخن میں پڑی

(رویائے صادقہ) تم اس کو کہتے ہو لڑکا
اجی ہم تم جیسے تو اس کے ناخونوں میں
پڑے ہیں۔

ناک پکڑے دم نکلتا ہے۔ (کنایتہً)
بالکل بیجان ہے۔ کمال ناتوانی اور
لاغری کا کنایہ۔

ناک تو کٹی پر وہ بھی مر لئے۔ (دلی)
طنزاً ہمارا تھوڑا نقصان دوسرے کے
بڑے نقصان کا باعث ہوا۔

ناک چوٹی گرفتار ہیں۔ ناک چوٹی گرفتار رہتی ہیں۔ (عو) ناک اور
چوٹی۔ عزت اور زینت کی چیزیں ہیں
اس لئے ایسے امور کی طرف متوجہ رہنے
سے مطلب ہے جس سے عزت اور زینت
باقی رہے۔ عزت اور حرمت سنبھالنے
میں مصروف رہتی ہیں۔ ۲۔ گھر کے
دھندوں اور دنیا کے بکھیڑوں میں
گرفتار رہتی ہیں۔ (جان صاحب)

جانے بندی کی بلا تجھ پہ گزرتی ہے کیا
ناک چوٹی میں تو اپنی ہی گرفتار ہوں میں

مغرور۔ دماغدار۔ نازک مزاج ہیں۔

ناک کٹی مبارک کان کٹے سلامت
مثل۔ اس بیحیا اور ڈھیٹ آدمی کی نسبت
بولتے ہیں۔ جو اپنے عیبوں کے ظاہر
ہونے سے نہ شرمائے یا زیادہ بیحیا
اور ڈھیٹ ہوتا جائے۔

ناک نہ ہو تو گو کھائیں۔ عورتوں کی
مذمت میں مستعمل ہے۔ یعنی آبرو کی پروا
نہ کریں تو بدترین فعل کر گزریں۔
(بہار عشق) ؎

دل نہ لگتا ہو جسکا لگوا لیں
ناک ان کی نہو تو گو کھا لیں

ناگن کا راستہ کاٹ کے نکل جانا۔
(عو) شگون بد ہے۔ (شوق قدوائی)

بد ہے شگون خیر نہیں عشق زلف میں
اک ناگن آج کاٹ کے رستہ نکل گئی

نام رہنی دنیا تک قائم رہے - (عو) دعا - ہمیشہ عزت و آبرو برقرار رہے -
نام لیوا رہا نہ پانی دیوا - سب مر گئے کوئی باقی نہ رہا - کنایہ ہے نیست و نابود ہو جانے سے -
نام مرد بہ از ذات مرد - مقولہ - آدمی کی شہرت کی ڈھاک زیادہ ہوتی ہے - (منیر) سے

رستم کی ڈھاک سے نہیں کم شور شاعری
سچ ہے کہ نام مرد بہ از ذات مرد ہے

نام میرا گاؤں تیرا - مثل - کوئی کمائے کوئی اڑائے - خود مال مارنا - دوسرے کو دھوکے میں رکھنا -
نام وہ ہے جو خدا کھوائے - مثل - نیک نامی اپنے منھ میاں مٹھو بننے سے نہیں ہوتی -
نام ہی نام ہے - صرف کہنے کو ہے فی الحقیقت کچھ نہیں ہے کی جگہ - (اجتہاد) آدمی خود سوچے سمجھے تو معلوم کر سکتا ہے کہ جس کو اختیار کہنا چاہئے اسکا تو نام ہی نام ہے
نامی چور مارا جائے نامی دوکاندار کما کھائے -
نامی شاہ کما کھائے نامی چور مارا جائے - مثل - جو شخص بدنام ہوتا ہے - وہ کوئی فعل کرے یا نہ کرے الزام اسی پر لگایا جاتا ہے -
نانی کے آگے ننھیال کی بڑائی -
نانی کے آگے ماموں کی باتیں - مثل - اس وقت بولتے ہیں - جب کوئی واقف کار کے آگے ڈینگ مارتے
نانی نے خصم کیا نواسا چٹی بھرے - مثل کرے کوئی بھرے کوئی کی جگہ - قصور کسی کا ذمہ کسی کے -
ناؤ کس نے ڈبوئی خواجہ خضر نے - ناؤ خضر نے ڈبوئی - مثل - اس محل پر بولتے ہیں جب کسی کا رہبر اور رہنما ہی اس کی خرابی اور نقصان کا باعث ہو یا جس شخص سے کسی کام کی امید ہو اس سے اسی کام میں نقصان پہونچے - (ذوق) سے

وہ مثل ہے ناؤ یہ کس نے ڈبوئی خضر نے
لے گیا خط ذقن دلکو سوئے گرداب کھینچ

(رہندی) سے

حسن رخ کی بہار کھوئی ہے
ناؤ یہ خضر نے ڈبوئی ہے

نائی نائی بال کتنے - ججمان جی آگے آتے ہیں - مثل - جب کوئی فوراً ہی سامنے ظاہر ہونے والی بات کی نسبت پوچھے وہاں بولتے ہیں -
نائی کی برات میں سبھی ٹھاکر - مثل -

وہاں بولتے ہیں جہاں سب امتیازی ہوں اور کام کرنے والا کوئی نہو۔ اپنی قوم میں ہر کوئی ذی عزت ہے۔ اپنے گھر میں سب عزت دار ہوتے ہیں۔

نت کھودنا نت پانی پینا۔ (ہندو عو) روز مزدوری کرنا اور کھانا۔ جتنا کمانا اتنا ہی کھا جانا۔

نزلہ بر عضو ضعیف میریزد۔ (ف) مثل۔ مصیبت ہمیشہ کمزور ہی پر آتی ہے۔ کمزور کی ہر جگہ خرابی ہے۔

نصر من اللہ و فتح قریب۔ (ع) یہ آیت قرآن شریف کی بطور دعا رخصت کرتے وقت مسافر سے کہتے ہیں۔ (شعور)

نہ کرنا دیر جا نصر من اللہ
یہ کہکے ہم نے قاصد کو دیا خط

نقد را بہ نسیہ گزاشتن کار خردمنداں نیست۔ (ف) مقولہ۔ آئندہ نفع کی امید پر موجودہ نفع کو چھوڑنا خلاف عقل ہے۔

نقل را چہ عقل۔ (ف) مقولہ۔ نقل کرنے کے واسطے زیادہ عقل کی ضرورت نہیں۔

نقل کفر کفر نباشد۔ مثل کفر کی نقل کرنے سے ناقل کافر نہیں ہو جاتا بری بات کی نقل بری نہیں سمجھی جاتی۔ (رویائے صادقہ) جن کو ہم نے نقل کفر کفر نباشد کے بھروسے پر بہ مجبوری ڈرتے ڈرتے لکھ دیا ہے۔

نکٹا جیئے برے حوال۔ نکٹا جیا برے حوالوں۔ (عو) بدنام اور رسوا شخص کی زندگی ذلت سے بسر ہوتی ہے (منیر) ؎

گر رہا بے ہنر تو کچھ نہ کیا
ہو کے نکٹا جیا تو خاک جیا

نکٹے کا کھائے اوچھے کا نہ کھائے۔ مثل۔ کمینہ کا احسان مند نہ ہونا چاہئیے۔

نکٹے کی ناک کٹی سوا گز اور بڑھی۔ مثل۔ بے عزت آدمی ذلت کو بھی عزت سمجھکر خوش ہوتا ہے۔

نکلی ہونٹوں چڑھی کوٹھوں۔ (عو) مثل۔ منھ سے بات نکلی اور مشہور ہو گئی ؎

مثل پیرائے ظفر ہے نکلی ہونٹوں اور چڑھی کوٹھوں
نہیں کہنے کی جو بات اس کا کہنا ہی نہیں بہتر

نکلے ہوئے دانت پھر اندر نہیں جاتے۔ نکلے ہوئے دانت پھر نہیں بیٹھتے۔ مثل۔ جو بھید کھل جائے وہ پھر نہیں چھپتا۔ جو برائی ظاہر ہو گئی وہ پھر نہیں چھپتی۔

نکوئی با بداں کردن چناں ست۔

کہ بد کردن بجائے نیکمرداں۔ (ف)
مقولہ۔ بدوں سے نیکی کرنا ایسا ہے جیسے نیکوں کے ساتھ برائی کرنا۔

نکوئی کن ودر آب انداز۔ (ف)
مثل۔ ایسی جگہ بولی جاتی ہے جہاں کسی کے ساتھ نیکی کرکے امید احسانمندی کی نہو۔

نکھٹو کی جورو سدا ننگی۔ مثل۔ کاہل اور سست مفلس کی نسبت بولتے ہیں۔

نمازی کا ٹکا۔ بدی کا بدلا۔ فعل بد کی سزا۔ وہ بات جس کا کہیں نہ کہیں بدلہ مل کر رہے۔ (قصہ) ایک شریر لڑکا نمازیوں کی سجدے میں ٹانگیں گھسیٹ لیتا تھا ایک دفعہ جب اس نے ایک شخص کے ساتھ ایسا کیا تو اس نے ایک ٹکا لڑکے کو اس غرض سے دیا کہ جب اس کو چاٹ لگے گی تو اپنے افعال کی سزا کو پہونچے گا۔ چنانچہ ایک روز اس نے ایک پٹھان کی ٹانگیں کھینچیں تو اس نے ایک ضرب میں کام تمام کر دیا۔

نمک خوردن و نمکداں شکستن۔
(ف) محسن کشی کرنا ؎

زخموں پہ مرے مصحفی اب قصد کیا ہے
اس لئے بتسم نے نمکداں شکنی کا

نمک کھا کے نمکداں توڑنا۔ (فارسی) نمک خوردن و نمکداں شکستن کا ترجمہ۔ (کنایۃً) احسان فراموشی کرنا۔ (رند) ؎

اپنے محسن کے نہ احسان فراموش کروں
وہ نہیں میں کہ نمک کھا کے نمکداں توڑوں

ننانوے کے پھیر میں آجانا۔ ننانوے کے پھیر میں پڑجانا۔ روپیہ بڑھانے کی فکر میں پڑجانا۔ کنجوسی پر کمر بندھ جانا۔ (جان صاحب) ؎

بے مثل وہ آگیا ننانوے کے پھیر میں
بنگیا قارون کا خود آپ بچہ بدنصیب

۲۔ لالچ کے سبب مصیبت میں پڑجانا۔ جھگڑے میں پھنسنا۔ فکر میں مبتلا ہونا۔ (منیر) ؎

دل زلف کی تسبیح میں کسکا نہیں ملتا
ننانوے کے پھیر میں کیوں آپ پڑے ہیں

ننگی کیا نہائے گی کیا نچوڑے گی۔ مثل۔ بیمار اور مفلس کو کسی بات کی جرأت نہیں ہوتی۔ مفلس خرچ کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ (شاد) ؎

کاٹو تو لہو نہیں بدن میں
کیا ننگی نہائے کیا نچوڑے

نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ مثل۔ ساری عمر گناہ کرکے اخیر میں پارسا بن بیٹھے۔ اس شخص کی نسبت مستعمل ہے جو بہت سے گناہ کرکے نیک اعمال پر

مائل ہو - اور توبہ کرے - (بنات النعش) -
مسیح الملک سے سوا اس کے اور کچھ بن نہ
پڑی کہ کعبۃ اللہ جائیں تو سو چوہے کھا کے
بلّی حج کو چلی - سفر کا نام سنکر نوکروں نے
ٹکا سا جواب دیدیا -

نو نقد نہ تیرہ ادھار - مثل - بہت
ملنے کی امید سے سردست تھوڑا ملجانا ہی
بہتر ہے -

نورٌ علیٰ نور - (ع) نور پر نور - ایک سے
ایک بڑھ کر - کیا کہنا ہے - سب سے بہتر
اور اعلیٰ - زیادہ بہتر اور اعلیٰ (بحر)
کیا ہی تیرا حسن ہے نورٌ علیٰ نورٌ - اے صنم
چاند سا سارا بدن چہرہ مثال آفتاب
(ترجمۃ القرآن) روزہ قضا بھی رکھیں اور
محتاج کا پیٹ بھی بھریں تو نورٌ علیٰ نورٌ -

نوش کے بعد نیش در پیش - مثل -
ہر خوشی کے بعد رنج لگا ہوا ہے -

نوکر آگے چاکر - چاکر آگے نوکر -
مثل - اُس نوکر کی نسبت بولتے ہیں
جس کو کوئی خدمت دی جائے اور وہ خود
نہ کرے اور دوسرے کو اس کام کے کرنے کا
حکم دے -

نوکری ارنڈ کی جڑ ہے - (ارنڈ ایک
قسم کا درخت ہے جس کی لکڑی نہایت
بودی ہوتی ہے) مثل - نوکری پر بھروسا
نہ کرنا چاہیئے کیونکہ جس طرح ارنڈ کی جڑ کمزور
اور بودی ہوتی ہے اسی طرح نوکری کو بھی
کچھ قیام نہیں -

نوکری برطرف روزی ہر طرف -
مثل - انسان کو ملازمت سے موقوف ہونے
پر پریشان نہیں ہونا چاہیئے ایک در بند
ہزار در کھلے -

نوکری بڑی کیمیا ہے - مثل - یعنی
کیمیا تو بن جانے ہی پر فائدہ دیتی ہے
لیکن نوکری کا فائدہ سوتے جاگتے ہر وقت
رہتا ہے - نوکری بڑی فائدہ مند چیز ہے -

نوکری خالہ جی کا گھر نہیں - مثل -
نوکری میں آرام طلبی نہیں ہوتی -

نوکری کی جڑ زبان پر ہے - مثل -
نوکری کا کوئی اعتبار اور بھروسا نہیں -

نہ اِلَّذِی نہ اُلَّذِی - (رضی مرحوم
نے نہ الی الذی نہ اُلی الذی کہا ہے) ؎
تیری وہ مثل ہے کہ اسے رضی نہ الی اللذی
نہ اُلی اللذی
لیکن زبانوں پر نہ الا اللذی نہ اُلا اللذی ہے
(عو) صفت - ناکارہ - بے مصرف - نہ ادھر
کا نہ اُدھر کا -

**نہ اپنی خوشی آئے نہ اپنی خوشی
چلے** - دوسروں کی پابندی ہے -
(ذوق) ؎

لائی حیات آئے قضا لیچلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

نہ ایک ہنسنا بھلا نہ ایک روتا۔
مقولہ۔ تنہائی کسی حالت میں بھی اچھی نہیں۔(شوق قدوائی)

نہ آئے تم اور اکیلے گھر میں بسر امجت کی یا چکے ہم
نہ ایک ہنستا بھلا نہ روتا کہ سحر میں آزما چکے ہم

نہ اینٹ ڈالئے نہ چھینٹ کھائیے۔
مثل۔ نہ موری میں اینٹ ڈالو گے نہ چھینٹ پڑے گی نہ برا کہو نہ برا سنو۔

نہ باسی بچے نہ کتا کھائے۔ (عو) نہ زیادہ ہوگا۔ نہ ضائع جائے گا۔(رویائے صادقہ) اس میں شک نہیں کہ باسی کھانا بدمزہ ہو جاتا ہے لیکن صادقہ کا انداز ایسا ٹھیک تھا کہ کبھی کچھ بچتا نہ تھا۔ اسکا اصول یہ تھا کہ نہ باسی بچے نہ کتا کھائے۔

نہ پانی کے اوپر نہ پانی کے نیچے۔
صفت۔(عو) اوندھی سمجھ والے کی نسبت مستعمل ہے۔

نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔
(ف) مجبوری ظاہر کرنے کے لئے۔
(ابن الوقت) صاحب کلکٹر بیدل اور یہ سوار اتر نہیں سکتا معذوری ہے برابر چل نہیں سکتا بے ادبی ہے نہ پائے رفتن نہ روئے ماندن۔ آخر وہ یہ کہکر الگ ہوگیا کہ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔
(فقرہ) جو یہاں رہے گرفتار بلا ہو
نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن حو رہے
تو کیا رہے زیست سے بیزار رہے۔

نہ جاڑے دھوپ نہ گرمی چھاؤں
مثل۔ بیکار ہے نکمی چیز کے لئے مستعمل ہے۔(نبات النعش) حسن آرا نے جھجر کا نام سنکر آنکھیں نیچی کرلیں۔ اور بولی کہ نگوڑے گاؤں نہ جاڑے دھوپ الخ۔

نہ جنتی نہ ڈھول بجتی۔ مثل (دہلی۔عو) بدآدمی کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ نہ اس کی ماں نہ اسے جنتی اور نہ اسقدر بدنامی و رسوائی ہوتی۔

نہ جینے کی شادی نہ مرنے کا غم۔
کسی کی امنگ باقی نہیں۔(سحر)

سحر سا بھی دیوانہ دنیا میں کم ہے
نہ جینے کی شادی نہ مرنے کا غم ہے

نہ چڑھے گا نہ گرے گا۔ ایسا کام کیوں کرے جس میں نقصان کا احتمال ہو۔

نہ خدا کا دیدار نہ محمد کی شفاعت۔
کنایہ ہے دینداری کا تذکرہ نہونے کا (ایامی)
ذرا سیانے ہوئے ساتھ لیجا مدرسہ میں
نام لکھوا دیا جہاں خدا کا دیدار نہ محمد کی شفاعت

نہ زر بل نہ بازو بل۔ نہ بدن میں قوت

اور نہ دولت کا سہارا۔ (شاد)

نہ نِدبل نہ اے شاد ہے بانہہ بل
کریں کس کے بوتے پہ اوپر دماغ

نہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔
مثل۔ اس طرح کام نکلے کہ کسی کو
نقصان نہ پہنچے۔ نقصان کے بغیر کام
بن جائے۔

نہ ساون سوکھے نہ بھادوں ہرے۔
متوکل ہر وقت یکساں ہیں دیکھو
ساون ہرے۔

نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در
غربال۔ (ف) کنایہ ہے اضطراب اور
بیچینی کا۔ (قدر)

جواب دوگے نہ جبتک نہیں ہے قدر کو چین
نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

نہ کار سے نہ مشلے۔ (ف) بیکار نکما
کی جگہ۔ (فقرہ) غرضکہ سرتاپا فضول
نہ کچھ حاصل نہ حصول نہ کار سے نہ مشلے۔
آخر تم کس مرض کی دوا ہو جی

نہ کتا دیکھے گا نہ بھونکے گا۔
نہ دشمن کے سامنے جائیں گے نہ اس کے
منھ سے کچھ سنیں گے۔

نہ گندی گلی جائے نہ کتا کاٹے۔
مثل۔ نہ بروں کے پاس جائے نہ بدنامی
اٹھائے بدوں سے تعلق رکھنے کا نتیجہ۔

ذلت ہے۔

نہ گوہ میں اینٹ ڈھیلا ڈالو نہ
چھینٹ پڑے۔ نہ بروں کے
منھ لگو نہ گالیاں سنو۔

نہ مارے مرے نہ کاٹے کٹے۔
جو مصیبت کسی طرح دور نہ ہو۔ اس کی
نسبت اور جو چیز نہایت مضبوط ہو
اس کے حق میں بولتے ہیں۔

نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے۔
اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو بالکل
خاموش ہو۔ (ذوق)

ڈسا ہو کالے نے جسکو کافر تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے
وہاں گیسو کا تیرے مارا نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

نہ منھ میں دانت نہ پیٹ میں
آنت۔ نہایت بوڑھے آدمی کی نسبت
بولتے ہیں۔ (رجا لضا حب)

نہ منھ میں دانت ہیں گوہر نہ اب ہے پیٹ میں آنت
بنی ہے پوٹلی خوشش گیاں نہیں باقی

نہ میں کہوں تیری نہ تو کہہ میری۔
مثل۔ نہ دوسروں پر الزام لگاؤ نہ دوسرے
تم پر الزام دھریں گے نہ تم اسکا راز
کہو نہ وہ تمھارا بھید بتائے گا۔

نہ نام لیوا نہ پانی دیوا۔ تن تنہا۔
اکیلی جان۔ وہ شخص جسکا کوئی والی
وارث نہ ہو۔

نہ نگلتے بنتی ہے نہ اُگلتے۔ (دہلی)
اس وقت مستعمل ہے جب کسی کام کے
کرنے اور نہ کرنے میں دقت ہو۔ یعنی
دونوں طرح خرابی ہے نہ کرتے بن آتی
ہے نہ چھوڑتے۔ لکھنؤ میں اس جگہ
نہ نگلتے بنتی ہے نہ اُگلتے مستعمل ہے۔
نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی۔
مثل نہ اتنا سامان فراہم ہوگا نہ یہ کام
ہو سکے گا۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کسی
کام میں ایسی شرطیں لگائی جائیں جن کا
پورا ہونا ناممکن یا دشوار ہو۔
نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ
چوکھا آئے۔ مثل۔ کچھ خرچ کرنا نہ
پڑے اور فائدہ خوب ہو۔ (رویائے صادقہ)

یہ برکت خدا نے سود ہی میں دی ہے
نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے

نئی جوانی مانجھا ڈھیلا۔ مثل۔ اُس
شخص کی نسبت بولتے ہیں۔ جو باوجود
قوت اور جوانی کے سست اور کم ہمت
ہو۔
بانس کی نہرنی۔ مثل۔ نئے شوقین کی
ہر بات نرالی ہوتی ہے۔
نئے نواب آسمان پر دماغ۔
مثل۔ اس نو دولت کی نسبت بولتے ہیں
جو بہت غرور کرے۔

نیا بانکا تاڑ کی تلوار۔ مثل۔ نئے
حوصلہ والے کی سب باتیں نرالی ہوتی ہیں
کم ظرف اپنا ظرف دکھائے بغیر نہیں
رہتا۔
نیا پھل دانت تلے دشمن پاؤں
تلے۔ (عو) نیا پھل کھاتے وقت عورتیں
یہ فقرہ زبان پر لاتی ہیں۔
نیا گل پھولنا۔ عجیب و غریب بات
ظاہر ہونا۔ (امانت)

یاد میں بوسۂ رخسار کے سب کچھ بھولا
رُخ رنگیں کے تصور میں نیا گل پھولا

نیا ملا مسجد کو دوڑ دوڑ جائے۔
مثل۔ کوئی بات نئی سیکھتا ہے تو ہر وقت
اسی کو کہتا اور جتاتا پھرتا ہے۔
نیا نو دن پرانا سو دن۔ مثل۔
نئے کی نسبت پرانے کا اعتبار زیادہ
ہوتا ہے۔
نیا نوکر شکار کھیلتا ہے۔ نیا نوکر
ہرن مارتا ہے۔
نیا نوکر ہرن کے سینگ چیرتا
ہے۔ مثل۔ نیا ملازم اپنے رسوخ
کے واسطے چند روز خوب ہی محنت سے
کارگذاری دکھاتا ہے۔
نیت شب بخیر۔ نیت شب
حرام۔ (ف) مثل۔ کرات کے ارادے

کی کچھ سند نہیں۔ (نسیم)

نیت سب حرام اے ساقی
آج تو سوئیں کل سمجھ لیں گے

سینے کا پاٹ بھاری ہے۔ (دہلی) جورو زبردست اور غالب ہے فرمانبرداری نہیں کرتی۔

نیش عقرب نہ از پے کین ست۔ اقتضائے طبیعتش این ست۔ (ف) اُس شخص کی نسبت مستعمل ہے جس کی فطرت میں شرارت بھری ہو۔

نیک اندر بد۔ بد اندر نیک۔ اچھوں کے ہاں بُرے اور بروں کے ہاں اچھے کی جگہ۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔ مثل۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی کسی کے ساتھ کچھ بھلائی کرنے کے واسطے اس سے پوچھے۔ نیک کام میں مشورہ کی ضرورت نہیں۔ کار خیر میں صلاح لینے کی کیا حاجت۔

نیکی برباد گناہ لازم۔ مثل۔ جہاں نیکی کرنے کے بدلے اُلٹی برائی حاصل ہو۔ وہاں بولتے ہیں۔ (توبۃ النصوح) کبھی جاڑے کے دنوں میں افطار و سحور میں شریک ہونے کی نظر سے جو روزہ رکھنے کا اتفاق ہوا تھا تو ان میں دکھاوے اور ظاہرداری کا نقص تو تھا ہی تکلیف کی شکایت نیکی برباد گناہ لازم۔

نیکی کر کنوئیں میں ڈال۔ نیکی کر دریا میں ڈال۔ فارسی نیکی کردن و در آب انداختن کا ترجمہ) مثل۔ ۱۔ نیکی کر کے بھلا دینا چاہئے احسان کر کے جتانا ٹھیک نہیں۔ ۲۔ جس نیکی کا کچھ عوض نہ ملے۔ یا فائدہ ہو اس کی نسبت بولتے ہیں۔

نیکی کن و در آب انداز۔ (ف) مثل بے توقع عوض کے کسی کے ساتھ احسان کرنے کے لئے مستعمل ہے۔

نیکی نیک راہ بدی ایک راہ۔ (فارسی میں نیک را نیکی و بد را بدی ہے۔ یعنی ہر ایک کو اپنے اچھے بُرے فعل کی سزا اور جزا ملتی ہے۔ (فقرہ) افسوس کہ انھوں نے میری ذرا بھی قدر نہ کی خیر نیکی نیک راہ بدی ایک راہ اگر حیات مستعار باقی ہے تو انشاءاللہ پھر اُدھر کا ایک پھیرا کروں گا

نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان۔ ناتجربہ کار سے کام بگڑ جانے کا ڈر رہتا ہے۔

نیمے دروں نیمے بروں - آدھا اندر آدھا باہر۔ (فقرہ) کمرہ میں قدم ہنوز نیمے دروں نیمے بروں ہی تھا۔ یاروں نے نعرہ مارا۔

و

وارِ مرداں خالی نہ باشد - مردوں کا وار خالی نہیں جاتا۔

وارے نیارے - بڑا نفع بہت فائدہ کی جگہ (ہونا کے ساتھ)۔ (داغ) ؎

ہزار رنج و مصیبت کے دن گزارے ہیں
کبھی جو لڑ گئی قسمت تو وارے نیارے ہیں

واللہ اعلم بالصواب - (ع) خدا ہی بہتر جانتا ہے خدا کو خوب معلوم ہے (رند)

مجھکو کیا معلوم ہے واللہ اعلم بالصواب
حال دنیا یہ ہوا اب عالم عقبیٰ دیکھئے

ونڈے کے آگے سجدہ نہیں - مثل۔ (عو) کسی چیز یا فعل کے حد سے تجاوز ہونے کے لئے مستعمل ہے۔

وعدہ سے دم زیادہ نہ کم - مقولہ۔ موت کا وقت ٹالے نہیں ٹلتا۔ (توبۃ النصوح) دنیا پر کیا منحصر ہے وعدہ سے دم زیادہ نہ کم مرنا برحق۔

وقت آیا ہوا نہیں ٹلتا - مقولہ - موت کے وقت میں تقدیم تاخیر نہیں ہوتی۔ (داغ) ؎

موت کیوں آ کے پھر گئی شب غم
وقت آیا ہوا نہیں ٹلتا

وقت پر بھاگ جانا ہی مردانگی ہے - مثل۔ موقع کے موافق ہی کام کرنا دانائی اور ہنرمندی ہے۔

وقت پر کوئی کام نہیں آتا - مقولہ۔ مصیبت کے وقت کوئی مدد نہیں کرتا۔

وقت پر گدھے کو باپ بنا تے ہیں - مثل۔ مصیبت یا ضرورت کے وقت ادنیٰ سے ادنیٰ کی خوشامد کرنا پڑتی ہے۔

وقت کے بادشاہ ہیں - نہایت بے فکر اور بے غم ہیں۔ ۲- حاکم وقت ہیں۔ ان کے بہت اختیارات ہیں یہ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

وقت نکل جاتا ہے بات رہ جاتی ہے - وقت نہیں رہتا بات رہ جاتی ہے۔ مثل۔ کسی کا کام نہیں رکتا۔ البتہ مصیبت کے وقت جو کام نہ آئے اسکی بدسلوکی یاد رہ جاتی ہے۔

وقت وقت کا راگ اچھا ہوتا ہے - ہر چیز اپنے موقع اور محل پر اچھی ہوتی ہے۔

دلی کو دلی ہی پہچانتا ہے - مثل - ہر قسم کے آدمی کو اسی قسم کا آدمی پہچان سکتا ہے - جب کوئی شخص اپنی طرح کے چالاک آدمی کی چالاکی کو تاڑ جائے - اس کی نسبت بولتے ہیں - (اشوق قدوائی)

میں مجنوں کو مجنوں مجھے جانتا ہے
دلی کو دلی خوب پہچانتا ہے

ولی کے گھر شیطان - مثل - نیک کے گھر میں بد - لائق کی اولاد نالائق - اچھوں کے برے -

وہ پانی ملتان بہہ گیا - اب موقع جاتا رہا - وہ بات گئی گزری ہوئی -

وہ دن گئے کہ خلیل خاں فاختہ اڑایا (ریا مارا) کرتے تھے - اقبال کا زمانہ گزر گیا -

وہ راہ تمہاری ہے تو یہ راہ ہماری - بے پروائی ظاہر کرنے کو کہتے ہیں - (انیس)

کیا لطف کسی کو نہیں گر چاہ ہماری
وہ راہ تمہاری ہے تو یہ راہ ہماری

وہ گلی ہی نہیں جس میں تل بندھتے تھے - مثل - یعنی اب وہ چیز ہی نہیں رہی جس کے سبب لوگ رجوع تھے - وہ حسن ہی نہیں رہا جس پر کوئی عاشق ہو

وہ نہیں تو اسکا بھائی - ایک نہیں دوسرا سہی - یعنی ایک ہی پر کوئی کام موقوف نہیں ہے -

وہاں تک گدگدائیے جہاں تک دوسرا رو نہ دے -

وہاں تک ہنسائیے جو رو نہ دے مثل - حد سے زیادہ مذاق اچھا نہیں - ہنسی اتنی کافی ہے جتنی ناگوار نہ گزرے

وہاں گردن مارئیے جہاں پانی نہ ملے - نہایت سخت اور سنگین سزا دینے کا کنایہ (امراۃ العروس) تو گھر گھر فساد ڈلواتی ہے انشاء اللہ تعالی تجھکو وہاں ماروں جہاں پانی نہ ملے -

وہم کے دارو لقمان کے پاس بھی نہیں - وہم کی دوا لقمان جیسا حکیم بھی نہیں کر سکتا - وہم کا کچھ علاج نہیں - (ذوق)

تجھ میں کیا باقی ہے جو دیکھے ہے تو ان کے پاس
بدگماں وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس

وہی پھول جو میر سر چڑھیں -
دیکھو پھول وہی جو اُخ

وہی تین بیسی وہی ساٹھ - وہی من وہی چالیس سیر - نتیجہ دونوں کا ایک ہی ہے -

وہی ڈھاک کے تین پات - اس جگہ کہتے ہیں جہاں معمولی مقررہ رقم سے زیادہ نہ ملے -

وہی کاسہ وہی آش - حالت سابقہ میں تغیر نہونے کے لیئے مستعمل ہے (رشک)

دل نہ رکھو گے جو قابو میں تو غم کھاؤ گے
پھر حریفیو وہی کاسہ ہے وہی آش تمھیں

ہ

ہاتھ بیچے ہیں ذات نہیں بیچی - یہ مقولہ خدمتگاروں کا ہے یعنی تمھاری خدمت اور نوکری بجا لائیں گے مگر برا بھلا گالی گلوج نہیں سنیں گے۔ (جان صاحبؔ)

مثل ہے ہاتھ بیچا ہے تمہیں کچھ ذات بیچی ہے
نہ سمجھے نرم کوئی میں بھی بیٹھی ہوں تکرار کو

ہاتھ پاؤں کی کاہلی اور منہ میں موچھیں جائیں - مثل - اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی کام کے کرنے میں سستی اور کاہلی کرتا ہو اور وہ سستی اور کاہلی اس کے حق میں اچھی نہ ہو۔

ہاتھ کا دیا ساتھ کھانے لگا - مثل کمینے بھی برابری کا دعوی کرنے لگے۔

ہاتھ گشتہ آسمان پر دیدہ - (عو) جسکا ہاتھ تہیں اور ہو اور خیال کہیں اور - اس کی نسبت بولتے ہیں جو نہایت ہی شوخ چشم ہو۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا - مثل - جو کچھ ظاہر و عیاں ہے اس کے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے جو چیز آنکھوں کے سامنے ہو اس کے دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا - (انجم)

صاف صورت دعا کی پیدا ہے
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

ہاتھ کی لکیریں نہیں مٹتیں - اپنے کسی طرح غیر نہیں ہو سکتے۔

ہاتھ لیا کاسا تو بھیک کا کیا سا لنسا - مثل - (عو) جب گدائی اختیار کرلی تو پھر مانگنے میں کیا شرم۔

ہاتھ میں سمرنی اور بغل میں کترنی - مثل - ایسے آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو ظاہر میں نیک ہو اور بباطن دغاباز۔

ہاتھ نہ کنگے ناک میں پیاز کے ڈالے - مثل - (عو) کم ظرف اور ذرا سی چیز پر اترانے والی کی نسبت بولتی ہیں۔

ہاتھی پھرے گاؤں گاؤں جسکا ہاتھی اسکا ناؤں - مثل - جس کی چیز ہو اسکا نام ہوتا ہے۔ اصل شے مالک ہی کی ہوا کرتی ہے۔

ہاتھی کا بوجھ ہاتھی ہی اٹھائے - بڑے کام بڑے ہی حوصلے والا کرتا ہے۔

ہاتھی کے پاؤں میں سب کے

پاؤں ۔ مثل ۔ بڑے آدمی کے سب مطیع
و فرمانبردار ہوتے ہیں ۔ ۲ ۔ سخی کی کمائی
میں سب کا حصہ ہے ۔ ۳ ۔ امیروں سے
غریبوں کو فائدہ پہنچتا رہتا ہے ۔

ہاتھی کی ٹکر ہاتھی ہی سنبھالے ۔
بڑے کا مقابلہ بڑا ہی کر سکتا ہے ۔ (امیر)

ہاتھی کی ٹکر ہاتھی ہی اُٹھائے
چیونٹی کا کیا جگر جو منہ پہ آئے

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور ۔ مثل ۔
دکھانے کی چیز اور ہوتی ہے اور کام
میں لانے کی اور ۔ دنیا کے لوگ ظاہر
میں کچھ اور باطن میں کچھ ۔

ہاتھی گھوڑے بھاگ گئے ۔ گدھا پوچھے کتنا پانی ۔ مثل ۔ بڑے
بڑے ہمت والے ہار گئے ۔ ادنیٰ کو ابھی
حوصلہ باقی ہے ۔

ہاتھی نکل گیا دُم اٹکی رہ گئی ۔
مثل ۔ جہاں سارا کام ہو کر تھوڑا کام
باقی رہ جائے وہاں بولتے ہیں ۔

ہاتھی ہزار لٹے تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا ۔ ہاتھی ہزار لٹے تو بھی لاکھ من کا ۔ مثل ۔ امیر آدمی کیسا ہی
غریب کیوں نہ ہو جائے پھر بھی اس کی
قدر باقی رہتی ہے مالدار سے مفلس
ہو جانے کے موقع پر مستعمل ہے ۔

ہانڈی میں ہو گا سو ڈوئی میں نکلے گا ۔
مثل ۔ جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر
آتا ہے ۔

ہتھیلی پر سرسوں جمانا ۔ (کنایۃً)
کوئی کام اس طرح آناً فاناً کر دینا ۔
جس سے عقل حیران ہو جائے ۔ کمال
چالاکی دکھانا ۔ نہایت مشکل کام کا کمال
عیاری اور پھرتی سے کر دینا ۔ (ذوق)

کیا ساغرِ زریں کو کیا جلد مہیا
ساقی نے تو سرسوں ہے ہتھیلی پہ جمائی

ہتیلی کا پھپولا ۔ (کنایۃً) کمال نازک
چیز ۔ جو ذرا سے صدمہ سے ٹوٹ جائے ۔
(بحر) آج کل جس نے ذرا چھیڑا مجھے میں رو دیا
غم کے ہاتھوں دل ہتیلی کا پھپولا ہو گیا
۲ ۔ کوئی امر جو باعث رنج و ایذا ہو ۔ (رشاد)

میکشی میں جو ہوا چشم خماری کا خیال
رہ گیا جام ہتیلی کا پھپولا ہو کر

ہرچہ از غیب میرسد نیکوست ۔
(ف) اس جگہ اردو میں ہرچہ از دوست
میرسد نیکوست ۔ مستعمل ہے ۔ دوست
کے ہاتھ سے جو ایذا پہنچے اس کی کچھ
شکایت نہیں ۔

ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم ۔
(ف) مثل ۔ اس وقت مستعمل ہے

جب کوئی شخص اہم کام شروع کرے
اور نتیجہ پر نظر نہ کرے۔
ہر چہ در دیگ ست بچمچہ می آید۔
مثل۔ جو دل میں ہے وہی زبان سے
بھی ظاہر ہوتا ہے۔
ہر چہ در کان نمک رفت نمک
شد۔ (ف) مثل۔ یہ مثل تاثیر صحبت
کے اظہار میں بولی جاتی ہے۔
ہر چہ گیرید مختصر گیرید۔ (ف) مثل۔
تھوڑی سی چیز پر قناعت کرو زیادہ
کی ہوس نہ کرو۔
ہر دفعہ گڑ میٹھا ہی میٹھا۔ مثل۔
گرکو جب دیکھو میٹھا ہی ہوگا۔ ہر دفعہ
فائدہ ہی فائدہ ڈھونڈھنے کے موقع
پر بولتے ہیں۔
ہر رنگ میں یانی۔ اس کی نسبت
کہتے ہیں۔ جو ہر ایک شخص سے ربط
ضبط پیدا کرے۔ (شوق قدوائی)
جو کوئی ملے دل سے ہمکو وہی پیارا ہے
ہر رنگ میں یانی ہیں یہ رنگ ہمارا ہے
ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد
کسے۔ مثل۔ روز روز ایسا عمدہ موقع
ہاتھ نہیں آتا۔ (صبا)
ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے
اے دل کجا حلاوت وصل نگار روز

ہر سخن نکتہ و ہر نکتہ مکانے دارد۔
(ف) مثل ہر بات کا کوئی محل ہوا کرتا
ہے بے موقع کلام کے لئے مستعمل ہے۔
ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنر ست۔
(ف) مقولہ۔ بُری بات جو حاکم کرتا ہے
لوگ اُسی کی تقلید کرتے ہیں (ابن الوقت)
انگریزوں نے ناواقفیت کی وجہ سے
غلط نا مربوط اُردو بولنی شروع کی۔
اُدھر ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنر ست
ہمارے ہی بھائی بند لگے اُس کی تقلید
کرنے۔
ہر فرعونے را موسیٰ۔ (ف) ایک
پر ایک غالب ہے۔
ہر کارے و ہر مردے۔ مثل۔
یعنی ہر شخص ہر کام کا اہل نہیں ہے۔
(شعور) ۵
مثل مشہور ہے یہ سچ کہ ہر کارے و ہر مردے
کدورت دل کی دھوئے یہ نہیں ہے کام گازر کا
ہر کجا چشمہ بود شیریں۔ مردم و مور
و مرغ گرد آئند۔ (ف) مقولہ۔
جہاں فائدے کی امید ہوتی ہے سب
لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔
ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔
(ف) مثل۔ ہر ایک اپنی رائے کو صحیح
جانتا ہے۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند۔
(ف) ہر شخص ایک خاص کام کے لئے موزوں ہے۔

ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند۔
(ف) مقولہ۔ اپنی مصلحت ہر شخص خوب جانتا ہے۔

ہر کمالے را زوال۔ (ف) انتہائی ترقی کے بعد زوال شروع ہوتا ہے۔
(سحر) سہ

حسن پر مغرور کیا ہو ہر کمالے را زوال
دن کو ہم پوچھیں گے تم سے ماہ کامل کیا ہوا

ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت۔
(ف) مثل۔ ہر شخص اپنی ہی خیال کے مطابق کام کرتا ہے۔

ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد۔
(ف) مثل۔ جو جیسی صحبت میں ہو وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ مقولہ قول کی تصدیق کے واسطے مستعمل ہے۔

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند۔
(ف) مثل۔ زبردست کا رعب سب پر ہوتا ہے۔

ہر گلے را رنگ و بوے دیگر ست۔
(ف) ہر ایک کا انداز جداگانہ ہے۔ (بحر)
کیا ہوا گو ہر گلے را رنگ و بوے دیگر ست
اس چمن میں سب یہ طرّہ ہے نگار سبزہ رنگ

ہر ملکے و ہر رسمے۔ ہر جگہ کا چلن جدا ہوتا ہے (بنات النعش) سرحد چین میں مرد خانہ داری کا کام کرتے ہیں۔ عورتیں کھیتی باڑی۔ غرض کہ ہر ملکے و ہر رسمے۔

ہر نوالے بسم اللہ۔ ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو بیعزتی اور بیشرمی سے کھانے کی صلاح کے ساتھ ہی بسم اللہ کر کے کھانے کو موجود ہو جائے۔

ہر یکے را بہر کارے ساختند۔
(ف) مقولہ۔ ہر ایک کو خاص کام کے واسطے بنایا ہے۔ (سحر)
سچ تو یہ ہے ہر یکے را بہر کارے ساختند
دل تو آنے کے لئے ہے جان جانے کے لئے

ہرّا لگے نہ پھٹکری رنگ بھی چوکھا آئے۔ مثل۔ بے خرچ کئے نمود حاصل ہونا کی جگہ۔

ہرتی پھرتی چھاؤں۔ مؤنث۔ آتی جاتی چھاؤں۔ (کنایتہً) ایک جگہ یا ایک کے پاس نہ رہنے والی چیز۔ (فقرہ) دولت ہرتی پھرتی چھاؤں ہے لکھنؤ میں اس جگہ چلتی پھرتی چھاؤں ہے۔

ہل ہانکتے کودوں پھانکتے۔

(کنایۃً) اضطراب کی حالت میں۔
ہلدی کی گرہ لیکر پنساری بن بیٹھنا۔
ہلدی کی گرہ لیکر پنساری بن جاتا۔
(کنایۃً) تھوڑی سی پونجی پر نازاں
ہونا۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی
ناقص اپنے آپ کو علم و فن میں کامل
جانے۔
ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ بھی
چوکھا آئے۔ مثل۔ اس جگہ بولتے ہیں
جہاں بغیر کچھ خرچ کئے خاطر خواہ کام
نکل آئے۔
ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں
دیکھو پانچویں سواروں میں۔
ہمچو ما دیگرے نیست ہمچو من دیگرے
نیست۔ مقولہ۔ میرے یا ہمارے
مثل دوسرا نہیں ہے۔ یہ فقرہ خودستائی
کے واسطے مستعمل ہے۔
ہمراہ اگر شتاب کند ہمرہ تو نیست۔
(ف) مقولہ۔ ساتھی اگر جلدی کرے تو
وہ سچا رفیق نہیں ہے۔
ہمسایہ دھوئیں کا شریک۔ مثل۔
پڑوسی سے ہمدردی ہونا ضرور ہے۔ (نصیر)
جب دل جلے تو کیوں نہ جگر ہو بلا شریک
ہمسایہ کو سنا ہے دھوئیں کا سدا شریک
ہمارا تمھارا خدا بادشاہ۔ قصہ گو جب
کسی بادشاہ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ فقرہ کہتے
ہیں۔ (لذت عشق)
خلقت میں تھا ایک شاہ عالم پناہ
ہمارا تمھارا خدا بادشاہ
ہماری بلی ہمیں سے میاؤں۔ مثل۔
ہمارا ہی کھائے اور ہمیں پر غرائے۔
ہماں آتش در کاسہ۔ (ف) مقولہ
اس وقت مستعمل ہے۔ جب پہلی حالت
میں باوجود کوشش کچھ تبدیلی نہ ہو۔
(فقرہ) مرزا حسن بیگ نے کچھ اٹھا نہ
رکھا ہوگا۔ سب کچھ مفصل حال کہا ہوگا
اب تک ہماں آتش در کاسہ ہے عجیب و
غریب تماشا ہے۔
ہمت مرداں مدد خدا۔ (ف) مقولہ
کام میں کوشش شرط ہے خدا تعالیٰ
ضرور ہی مدد کرتا ہے۔
ہموں آتش در کاسہ۔ (ف) دیکھو ہماں۔
ہمیں گو ہمیں چوگاں ہمیں چوگاں
ہمیں میداں۔ یا ہمیں گو۔ (ف) ہمیں
یائے معروف۔ مقولہ۔ یہی مقابلہ کا
میدان ہے ابھی آزمائش ہو جائے (شعر)
جسے ناز سخندانی ہو آئے
ہمیں چوگاں ہمیں میداں ہمیں گو
ہنستا پھول بکستی کلی۔ (ع) نازک
اور خوش مزاج آدمی جو اکثر مسکراتا اور

ہنستا رہتا ہے وہ شخص جسے ذرا بھی خلاف طبع بات گوارا نہ ہو۔ تنک مزاج۔

ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ (عو) مثل۔ ہنسی ہنسی میں کام بن جاتے ہیں۔ باتوں باتوں میں مطلب نکل آیا کرتا ہے۔ اس مقام پر بولتے ہیں کہ کوئی کسی پر ازراہ طنز خندہ زنی کر رہا ہو۔ (ذوق)

سینہ و دل یہ مرے زخم جگر ہنستے ہیں
ہنستے دو چار اگر د ہنستے ہی گھر بستے ہیں

ہنس ہنس کھائے بھو بہر کا مال۔ مثل۔ بے وقوف کا مال کھانے میں کچھ شکر گزاری اور احسان ماننے کی ضرورت نہیں۔

ہنوز دلی دور۔ مثل۔ ابھی مطلب پورا ہونے میں بہت دیر ہے۔ (فلق)

یوں مٹاؤ تو آپ کو نہ حضور
وصل ابھی ہے ہنوز دلی دور

کہتے ہیں ایک قاصد صبا رفتار جہانگیر بادشاہ نے لاہور سے دہلی نور جہاں بیگم کے پاس روانہ کیا تھا یہ ایسا تیز رو تھا کہ بہت ہی کم ایسے شخص دنیا میں پیدا ہوئے ہیں اس نے کہا جہاں پناہ ایک دن میں لاہور سے دہلی پہنچ جاؤں گا۔ اور دوسرے دن جواب لیکر قدمبوسی حاصل کروں گا یہ کہکر روانہ ہوا۔ جب دہلی کے قریب پہونچا تو ایک بڑھیا سے پوچھا کہ دلی یہاں سے کتنی دور ہے اس نے جواب دیا کہ نوج دلی دور یہ سمجھا۔ کہ ہنوز دلی دور کہتی ہے یہ فقرہ سنکر قاصد کی روح پرواز کر گئی۔ بادشاہ نے جب یہ حال سنا بہت افسوس کیا یہ فقرہ مشہور ہو گیا۔

ہنوز روز اوّل ہے۔ مثل۔ ابھی تک کچھ ترقی نہیں کی ہے۔

ہوت کی جوت ہے۔ (عو) مثل۔ ہوت (ھ) مقدرت۔ جوت۔ (ھ) روشنی ساری رونق روپے کی ہے۔

ہوتے ہی نہ موا جو کفن تھوڑا لگتا۔ مقولہ۔ ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں۔ جس سے سخت نفرت ہو یعنی ایسا شخص پیدا ہی نہ ہوتا تو بہتر تھا کہ زیادہ کفن بھی نہ دینا پڑتا۔

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ مثل۔ ہونہار شئے کے آثار پہلے ہی اچھے نظر آنے لگتے ہیں۔

ہیئے کیار کی چھوٹی ہیں۔ کنایہ ہے کمال بے عقلی سے۔

ہیچ آفت نہ رسد گوشۂ تنہائی را۔ (ف) مقولہ۔ جو سب سے الگ ہو گیا۔ وہ رنج و غم سے بچ گیا۔

ہیرے کی پرکھ جوہری جانے۔ مثل۔ اہل ہنر کو قدرداں ہی پہچانتا ہے۔

ی

یا یہ ایں شوراشوری یا یہ ایں بے نمکی - مثل - یا تو اتنا اخلاص تھا یا اب اتنی بے اعتنائی ہے -

یا بسے گوجر یا رہے اوجڑ - مثل - اس جگہ بولتے ہیں جہاں کوئی شخص اپنی ہی آبادی چاہے اور دوسرے کو آباد نہ ہونے دے -

یا بھینسا بھینسوں میں یا قصائی کے کھونٹے میں - مثل - یا کامیاب ہوئے یا جان گئی یہ کام کرنا ضرور ہے چاہے معاملہ ادھر ہو یا اُدھر -

یا جائے ہزاری یا جائے بزاری - میلے تماشے میں یا تو امیر آدمی جائے کہ میلے کی سیر کرے - یا فقیر جائے کہ سیر کرنے کے علاوہ کچھ مانگ بھی لائے -

یا کسی کو کر رہے یا کسی کا ہو رہے - یا کسی کا مطیع ہو جائے یا کسی کو اپنا مطیع کر لے -

یار در خانہ و من گرد جہاں میگردم - (ف) مثل - اس جگہ مستعمل ہے جب چیز پاس موجود ہو اور ادھر اُدھر ڈھونڈتے پھریں - (جلیل) ؎

یار در خانہ و ما گرد جہاں می گردیم
جان ہے گرم تلاش اور ہے جاناں دل میں

یار زندہ صحبت باقی - (ف) مثل - اب نہیں تو پھر سہی - زندگی ہے تو پھر ملاقات ہوگی -

یار کی یاری سے کام اُس کے فعلوں سے کیا کام - دوست کی دوستی سے غرض ہے اُس کے افعال سے کیا مطلب - یہ مثل دوست کے عیبوں پر خیال نہ کرنے کے موقع پر بولتے ہیں -

یاراں چوری و پیراں دغا - مثل - دوستوں سے کوئی بات نہیں چھپانا چاہئے اور نہ پیروں سے دغا کرنا زیبا ہے - متکلم اپنی صداقت کی تائید میں کہتا ہے -
۲ - اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی شخص دغابازی دوستوں سے کرے -

یک انار صد بیمار - (ف) مثل - وہاں بولتے ہیں جہاں چیز ایک ہو - اور خواہشمند سینکڑوں - دیکھو ایک انار - (مجروح)

ایک دل اور خواستگار ہزار
کیا کروں ایک انار و صد بیمار

یک انگور و صد زنبور - (ف) مثل - دیکھو ایک انگور -

یک پیری و صد عیب - (ف) مثل - بڑھاپا سو بیماریوں کے برابر ہے -

یک جان دو قالب - (ف) گہرے دوست یکتا یار۔ (داغ)

بہت ہمدرد و یک جان و دو قالب ہم نے دیکھے ہیں
نہیں ہے کوئی دنیا میں کسی کا ہم نہ مانیں گے

یک در گیر محکم گیر - (ف) مثل ایک ہی جگہ استقلال کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔

یک سر ہزار سودا - (ف) جب کوئی آدمی بہت سے کاموں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے تو وہ اپنی کم فرصتی جتانے کو یہ مثل زبان پر لاتا ہے۔

یک لقمۂ صباحی بہتر ز ہزار مرغ و ماہی - (ف) مقولہ۔ صبح کا تھوڑا کھانا ہر قسم کی غذاؤں سے بہتر ہے۔

یک من علم را دہ من عقل می باید - (ف) مثل۔ ایک حصہ علم کے لئے دس حصہ عقل کی ضرورت ہے۔

یک نہ شد دو شد - (ف) مثل۔ ایک بلا تو تھی ہی دوسری اور پیچھے پڑی ایک امر عجیب کے بعد دوسرے امر عجیب واقع ہونے پر بھی بولتے ہیں۔ (قائم)

کل صبر و طاقت اس کی گلی میں ہو لی بھیٹ کم
خالی ہے آج دل سے بغل یک نہ شد دو شد

یکے را بگیر و دیگرے را دعویٰ کن - (ف) مثل۔ اس محل پر بولتے ہیں۔ جب یہ کہنا ہو کہ جو ملتا ہو لیلو۔

یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ - (ف) مثل۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کسی کام میں اپنا نقصان اور خلق خدا کی ملامت کا احتمال ہو۔

یہ بات وہ بات ٹکا دھر میرے ہاتھ - اس خود غرض کی نسبت بولتے ہیں جو ادھر اُدھر کی باتیں کر کے اپنا مطلب نکالنا چاہتے۔

یہ بھی کسی نے نہ پوچھا تیرے منہ میں کے دانت ہیں - جہاں کسی کی کوئی پوچھ کچھ اور خاطر تواضع نہ ہو وہاں بولتے ہیں

یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی - یہ کام پورا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ (داغ)

پیغام انھیں دیکر گیا۔ ریشہ دوانی ہو
یہ بیل منڈھے چڑھتی معلوم نہیں ہوتی

یہ ٹانگ کھولو تو لاج وہ ٹانگ کھولو تو لاج - مثل۔ جب دونوں باتوں میں رسوائی اور بدنامی ہو اس وقت مستعمل ہے۔ یہ گھٹنا کھولیں تو لاج وہ گھٹنا کھولیں تو لاج۔ دیکھو یہ ٹانگ کھولیں الخ۔

یہ منہ اور مسور کی دال - اس لائق نہیں اس کام کے قابل نہیں۔ اسی منہ سے کہتے ہو کہ ہم یوں کریں گے۔

یہ وہ گڑ نہیں کہ چیونٹے کھائیں - یہ وہ گڑ نہیں جو مکھیاں کھائیں۔ ہر ایک